﴿ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿…اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾ (آل عمران:74) ﴿…عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ

جلد 26

جمعۃ المبارک 03/ مئی 2019ء
27 شعبان 1440 ہجری قمری ☆ 03/ ہجرت 1398 ہجری شمسی

شمارہ 18

ارشادِ نبوی ﷺ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
’’قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں مقدر ہیں۔ ایک خوشی اُسے اُس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب اسے روزہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔‘‘
(بخاری کتاب الصوم)

شاہدین جامعہ احمدیہ کینیڈا، جامعہ احمدیہ جرمنی و جامعہ احمدیہ یوکے کی تقریب تقسیم اسناد 2018ء کا بابرکت انعقاد

2018ء کے دوران شاہد کی ڈگری حاصل کرنے والے جامعہ احمدیہ کینیڈا کے 6، جامعہ احمدیہ جرمنی کے 18 جبکہ جامعہ احمدیہ UK کے 17 اور کُل 41 مربیان سلسلہ کی تقریب تقسیم اسناد نیز تعلیمی سال جامعہ احمدیہ یُوکے 2017-18ء کے دوران تمام درجات میں اعزاز پانے والے طلباء میں تقسیم انعامات و اسنادِ امتیاز

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت شمولیت اور نہایت بصیرت افروز خطاب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 29/ اپریل 2019ء بروز سوموار جامعہ احمدیہ یوکے (UK) کے ساتویں، جامعہ احمدیہ کینیڈا کے نویں جبکہ جامعہ احمدیہ جرمنی کے چوتھے کانووکیشن میں رونق افروز ہوئے۔ امسال بھی اس کانووکیشن کے لیے جامعہ احمدیہ یُوکے واقع ہیزل میئر (Haslemere) میں ایک مشترکہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اِس روز سال 2018ء کے دوران شاہد کی ڈگری کے حقدار قرار پانے والے جامعہ احمدیہ کینیڈا کے 6، جامعہ احمدیہ جرمنی کے 18 اور جامعہ احمدیہ یوکے (UK) کے 17 کل 41 فارغ التحصیل طلباء نے اسنادِ شاہد جبکہ جامعہ احمدیہ برطانیہ کے تعلیمی سال 2017-18ء کے دوران تمام درجات کے سالانہ امتحانات میں اعزاز پانے والے خوش نصیب طلباء نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے انعامات و اسناد امتیاز پانے کا اعزاز حاصل کیا۔

جامعہ احمدیہ یوکے اپنی خوش نصیبی پر اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کرے کم ہے کہ اب تک یہاں منعقد ہونے والی تمام تقاریبِ تقسیمِ اسناد میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بنفس نفیس رونق افروز ہوئے۔ آج بھی حضورِ انور نے دنیا بھر میں خدمات بجالانے والے مربیان و مبلغین کرام کو نہایت قیمتی نصائح فرما کر ان لمحات کو تاریخ ساز اور یادگار بنا دیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری اور تقریب تقسیم اسناد

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع ممبران قافلہ تقریباً بارہ بجے جامعہ احمدیہ یوکے کے احاطہ میں رونق افروز ہوئے۔ امیر جماعتِ احمدیہ برطانیہ مکرم رفیق احمد حیات صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ یُوکے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر انعام احمد صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا محترم داؤد حنیف صاحب، پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ جرمنی محترم شمشاد احمد قمرؔ صاحب اور صدر تعلیمی کمیٹی جامعہ یوکے و ناظم اعلیٰ تقریب تقسیم اسناد محترم ظہیر احمد خان صاحب نے حضورِ انور کے استقبال کا شرف حاصل کیا۔ بعد ازاں حضورِ انور 12 بجکر 05 منٹ پر جامعہ احمدیہ کے آڈیٹوریم میں تشریف لائے جہاں تقریب تقسیم اسناد کا انتظام کیا گیا تھا اور طلباء و اساتذہ جامعہ احمدیہ کے ساتھ ساتھ تقریب میں شامل ہونے والے مہمان بھی حضورِ انور کے لیے چشم براہ تھے۔ حضورِ انور کی تشریف آوری پر تمام شاملین

جامعہ احمدیہ UK

……باقی صفحہ نمبر 17 پر

اس شمارہ میں:

☆… خلاصہ خطبہ جمعہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 19/ اپریل 2019ء (2) ☆… نیا قصر خلافت (منظوم) (2) ایک تہنیتی قطعہ (2) ☆… سیرت النبی ﷺ بیان فرمودہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ (3) ☆… کلام امام الزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام (3) ☆… رمضان ربرکتوں اور صحت کا مہینہ (4) ☆… خطبہ جمعہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12/ اپریل 2019ء (05) ☆… امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات (10) ☆… رپورٹ عشرہ صلوٰۃ جماعت احمدیہ برطانیہ (10) ☆… رپورٹ احمدیہ یورپین فٹ بال ٹورنامنٹ 2019ء (11) ☆… جماعت احمدیہ عالمگیر اور جلسہ ہائے یوم مسیح موعودؑ (12) ☆… امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ امریکہ (14) ☆… احمدیت کے علمبردار دو گروہوں کے صدی کے سفر کا تقابلی جائزہ (15) ☆… رپورٹ سیمینار وقفِ نو سوئٹزرلینڈ (16) ☆… الفضل ڈائجسٹ (22) ☆… سالانہ رپورٹ IAAAE ۔ (24)

@alfazlintl

نائب مدیر: فرخ راحیل مینیجر: طاہر مہدی امتیاز احمد www.alfazl.org مضامین و آراء کے لیے: info@alfazlintl.org خریداری و اشتہارات کے لیے:۔ manager@alfazlintl.org 22 Deer Park Road SW19 3TL London UK

اخلاص و وفا کے پیکر بدری صحابیٔ رسول ﷺ حضرت عثمان بن مظعونؓ کی سیرتِ مبارکہ کا دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 19/اپریل 2019ء بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، یوکے

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 19/ اپریل 2019ء کو مسجد بیت الفتوح مورڈن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

خطبہ جمعہ میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت ﷺ کے بدری صحابی حضرت عثمان بن مظعونؓ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ فرمایا۔ جمعہ کی اذان دینے کی سعادت مکرم فیضان احمد راجپوت صاحب کے حصہ میں آئی۔ تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج جن بدری صحابی کا ذکر کروں گا ان کا نام ہے حضرت عثمان بن مظعونؓ۔ ان کی کنیت ابوسائب اور والدہ کا نام سُخیلہ بنت عنبس تھا۔ آپؓ کا تعلق قریش کے خاندان بنو جمح سے تھا۔ حضورِ انور نے حضرت عثمان بن مظعونؓ کے قبولیتِ اسلام کے واقعے کی تفصلات بیان فرمائیں۔ عثمان بن مظعونؓ نے آنحضرت ﷺ کی مجلس میں آیتِ کریمہ ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان وأیتاء ذی القربی ... الخ سنی تو آپؓ فرماتے ہیں میرے دل میں ایمان نے اپنی جگہ پکّی کرلی اور مجھے محمد ﷺ سے محبت ہوگئی۔

حضرت مصلح موعودؓ، آنحضرت ﷺ کے ابتدائی دور میں حضرت طلحہؓ، زبیرؓ، عمرؓ، حمزہؓ اور عثمان بن مظعونؓ کے ایمان لانے کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ عقل، سمجھ، تقویٰ وطہارت والے ان افراد کی وجہ سے مسلمان ایک طاقت سمجھے جاتے۔ اگر کوئی آنحضرت ﷺ کی نسبت کہتا کہ وہ نعوذ باللہ پاگل ہیں تو اسے جواب ملتا کہ اگر وہ پاگل ہے تو فلاں شخص جو بڑا سمجھ دار اور عقل مند ہے اسے کیوں مانتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اس مضمون کو حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ جوڑا ہے۔ حضرت خلیفہ اولؓ شروع ہی میں آپؑ پر ایمان لے آئے، مولوی محمد حسین بٹالوی دعوے سے پہلے تعریف کرنے والے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ماموریت کا اعلان کیا تو تعلیم یافتہ لوگوں کی ایک جماعت فوراً آپؑ پر ایمان لے آئی۔

حضرت طلحہؓ، زبیرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور عثمان بن مظعونؓ بڑے بڑے خاندانوں کے افراد تھے۔ ہزاروں لوگ ایسے تھے جو اسلام کے شدید دشمن تھے مگر ان کی اولادوں نے اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کے قدموں میں ڈال دیا۔

عثمان بن مظعونؓ نے تیرہ آدمیوں کے بعد اسلام قبول کیا، حبشہ کی طرف ہجرت بھی کی۔ جب خبر ملی کہ قریش ایمان لے آئے ہیں تو واپس آ گئے۔ ولید بن مغیرہ کی امان میں مکّہ میں داخل ہوئے۔ ابنِ اسحٰق بیان کرتے ہیں کہ عثمان بن مظعونؓ نے جب دیکھا کہ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کو تکالیف دی جا رہی ہیں تو ولید کی امان واپس کر دی۔ آپؓ نے خانہ کعبہ کے پاس جا کر اعلان کر دیا کہ اب میں اللہ کے سوا کسی اور کی امان میں نہیں رہنا چاہتا۔

حضورِ انور نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اور حضرت مصلح موعودؓ کے حوالے سے ہجرتِ حبشہ کی تفاصیل بیان فرمائیں۔

یہ ہجرت آپؐ کے ارشاد پر رجب پانچ نبوی میں ہوئی۔ حبشہ جو ایتھوپیا، ابی سینیا کہلاتا ہے شمال مشرقی افریقہ کا ملک ہے۔ یہاں کے عیسائی بادشاہ نجاشی کا ذاتی نام اصحمہ تھا۔ یہ ایک عادل، بیدار مغز اور مضبوط بادشاہ تھا۔ کُل گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ یہ تمام لوگ قریش کے طاقت ور قبائل سے تعلق رکھتے تھے۔ ان لوگوں کو مکّے سے چھپ کر نکلنا پڑا۔ ایک صحابیہ امِّ عبد اللہؓ کو راستے میں حضرت عمرؓ ملے، جو ابھی اسلام نہیں لائے تھے۔ عمرؓ کو جب علم ہوا کہ مسلمان قریش کے مظالم سے تنگ آ کر ہجرت کر رہے ہیں تو انہوں نے کہا خدا تمہارے ساتھ ہو۔ امِّ عبد اللہؓ کہتی ہیں کہ میں نے اس وقت عمرؓ کی آواز میں ایک رقّت محسوس کی۔ پھر وہ جلدی سے منہ پھیر کر چلے گئے۔

ایک مرتبہ عرب کا مشہور شاعر لبید، مکّہ کے رؤوسا میں بیٹھا شعر سنا رہا تھا۔ اس نے مصرع پڑھا کہ الا کل ماخلا اللہ باطل۔ عثمان بن مظعونؓ کہنے لگے تُو نے سچ کہا۔ پھر لبید نے کہا وکل نعیم لامحالۃ زائل۔ اس پر عثمانؓ سے نہ رہا گیا اور کہا کہ تُو نے غلط کہا۔ جنت کی نعمتوں کو زوال نہیں۔ لبید نے اس بات کا برا منایا اور قریش سے کہا کہ تمہاری محفلیں ایسی تو نہ تھیں۔ اس پر قریش سے ایک احمق آدمی کھڑا ہوا اور عثمانؓ کو مکّا مار دیا۔ جس سے آپؓ کی آنکھ نیلی ہوگئی۔ وہاں موجود لوگوں نے آپؓ کو ولید کی پناہ کی یاد دلائی۔ حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ اللہ کی امان زیادہ محفوظ اور معزز ہے، اور میری دوسری آنکھ بھی اسی طرح کی مصیبت کی آرزو مند ہے۔ آپؓ کو مصائب میں آنحضرت ﷺ اور صحابہ کے نمونے دیکھ کر تکلیف پہنچتی تھی۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ عثمان بن مظعونؓ نے یہ جواب اس لیے دیا کہ آپؓ نے قرآن کریم سنا ہوا تھا، اسلامی تعلیم سنی ہوئی تھی۔ اب اُن کے نزدیک شعروں کی کچھ حقیقت ہی نہیں تھی۔ لبید نے مسلمان ہونے کے بعد خود یہی طریق اختیار کیا، چنانچہ حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ اپنے گورنر کو بعض شعرا کے تازہ کلام بھجوانے کا ارشاد فرمایا تو لبید نے قرآن کریم کی آیات لکھ کر بھیج دیں۔

حضرت عثمان بن مظعونؓ کی وفات پر آپؐ نے انہیں بوسہ دیا، آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اپنے صاحبزادے ابراہیم کی وفات پر ان کی نعش پر فرمایا کہ ہمارے صالح عزیز عثمان بن مظعونؓ کی صحبت میں جا۔ ہجرتِ مدینہ کے موقع پر آپؓ کا رشتہ مؤاخات حضرت ابو ھیثم بن تیّھان کے ساتھ قائم ہوا۔ آپ تمام لوگوں سے زیادہ عبادت کرتے، روزے رکھتے، خواہشات سے بچ کر رہتے اور عورتوں سے دُور رہنے کی کوشش کرتے۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ عثمانؓ کی اہلیہ پراگندہ حال ازواجِ مطہرات کے پاس حاضر ہوئیں۔ ازواجِ مطہرات نے فرمایا کہ اپنے آپ کو سنوار کر رکھا کرو۔ تمہارے شوہر سے زیادہ دولت مند تو قریش میں کوئی نہیں۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ عثمانؓ کے جذبات ہمارے لیے کچھ نہیں۔ ازواجِ مطہرات نے یہ بات آنحضور ﷺ کو بتائی تو آپؐ عثمانؓ سے ملے اور فرمایا کہ کیا تمہارے لیے میری ذات میں اسوہ نہیں؟ تم دن بھر روزے رکھتے ہو، رات بھر عبادت کرتے ہو۔ ایسا مت کرو۔ تمہاری آنکھوں، تمہارے جسم، تمہارے اہل، تمہارے بیوی بچوں کا تم پر حق ہے۔

عثمان بن مظعونؓ کے ایک واقعے سے علم ہوتا ہے کہ آپؐ نے عمرؓ کی نسبت فرمایا کہ یہ شخص غلق الفتنۃ یعنی فتنے کی راہ میں روک ہے۔ آپؐ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ تمہارے اور فتنے کے درمیان ایک دروازہ ہوگا۔ جب تک یہ شخص یعنی عمرؓ زندہ رہے گا کوئی فتنہ اسلام میں نہیں آئے گا۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ تاریخ بھی یہی بتاتی ہے۔ اس کے بعد ہی زیادہ فتنے شروع ہوئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ فتنے مسلمان امت میں بڑھتے چلے گئے اور اب تک یہ فتنے جاری ہیں۔ مسلمان ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں، اور اُس دیوار کے پیچھے نہیں آنا چاہتے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعے اس دروازے کو بند کرنے کے لیے قائم فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی محفوظ رکھے کہ ہم احمدی اس ڈھال کے پیچھے رہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعے ہمیں مہیا فرمائی ہے۔

حضرت عثمان بن مظعونؓ پہلے مہاجر تھے جنہوں نے مدینے میں وفات پائی۔ آپؓ دو ہجری میں فوت ہوئے اور جنت البقیع میں دفن ہونے والے پہلے شخص تھے۔ آخر میں حضورِ انور نے فرمایا ان کے حوالے سے کچھ اور باتیں ان شاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

☆...☆...☆

نیا قصرِ خلافت

پھر عطرِ عقیدت سے سجا قصرِ خلافت — دنیا کو مبارک ہو نیا قصرِ خلافت
اِک تحفۂ انمول ہے اللہ کی طرف سے — قُدرت کی عنایت ہے، عطا قصرِ خلافت
سرچشمہ ہدایت کا رہا اور رہے گا — ہے لاکھوں دعاؤں کا صلہ قصرِ خلافت
یہ باعثِ عزت ہے خلافت کی وجہ سے — ہوتا نہیں چھوٹا یا بڑا قصرِ خلافت
قوموں کو ملے طور تسلی کا یہاں سے — پُر، نور سے رکھے گا خدا قصرِ خلافت
صد شُکر کڑی دھوپ میں چھاؤں کی طرف ہیں — اِک حَبس میں ہے بادِ صبا قصرِ خلافت
چھوڑے جو شجر خاک میں ملتا ہے وہ پتّا — لاریب ہے نسلوں کی بقا قصرِ خلافت
کیجئے گا دعا اس کے مکیں کے لیے ہر روز — روشن رہے ہر دل کا دِیا قصرِ خلافت
اے دنیا کے مایوس مریضو ادھر آؤ — بخشے گا تمہیں دُرِّ شفا قصرِ خلافت
یہ عمر رسیدہ تِرا بیمار سا قدسیؔ — اے مولا! اِسے جلدی دکھا قصرِ خلافت

عبد الکریم قدسیؔ

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں

ایک تہنیتی قطعہ

سترہویں سال کا آغاز مبارک پیارے
نئے مرکز کا یہ اعزاز مبارک پیارے
کھلتے جائیں گے نئے باب ترقی کے ضرور
اِس نئے دَور میں پرواز مبارک پیارے

(عطاء المجیب راشدؔ، 23/اپریل 2019ء)

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بیان فرمودہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

18/ جون 1913ء کو جب حضرت مصلح موعودؓ نے ہفت روزہ ’’الفضل‘‘ جاری کیا تو اس کی اغراض کے ضمن میں فرمایا کہ اس میں ایک صفحہ تاریخ اسلام کے لیے وقف رہے گا۔ اس سلسلہ میں آپؓ نے بانی اسلام آنحضرت ﷺ کی سیرت کے بیان کو مقدم جان کر صحیح بخاری کے حوالے سے آپ کی سیرت ہر ہفتے بیان کرنی شروع کی۔ لیکن 1914ء میں خلیفۃ المسیح منتخب ہونے کے بعد کچھ عرصہ یہ سلسلہ تعطّل کا شکار رہا۔ 22/ اکتوبر 1914ء سے آپؓ نے اس سلسلہ کو دوبارہ شروع کیا لیکن کچھ عرصہ جاری رہنے کے بعد خلافت کی دیگر بے پناہ ذمہ داریوں کے سبب آپ مزید نہ لکھ سکے۔ لیکن جو کچھ سیرت النبیؐ کے سلسلہ میں آپؓ نے تحریر فرمایا وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ ادارہ الفضل انٹرنیشنل گاہے بگاہے ان متبرک تحریرات سے کچھ حصے قارئین کے استفادہ کی غرض سے شائع کرنے کی توفیق پا رہا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

تمہید

تاریخ کے بڑے بڑے پہلوؤں میں سے ایک بہت بڑا پہلو تاریخ بنانے والوں کا حال بھی ہوتا ہے کہ وہ کس قسم کے لوگ تھے۔ اگر تاریخی واقعات ہمیں یہ علم دیتے ہیں کہ فلاں فلاں باتوں کا انجام نیک یا بد نکلتا ہے۔ تو تاریخ کے بنانے والوں کی سیرت ہمیں اس بات کی تعلیم دیتی ہے کہ کس قسم کی سیرت کے لوگوں سے کیسے کیسے واقعات سرزد ہوتے ہیں اس لیے تاریخ اسلام کے باب میں سب سے پہلے میں نے یہی مناسب سمجھا ہے کہ تاریخ اسلام کے بانی کی سیرت بیان کروں کہ جس پر سب مسلمان جان و دل سے فدا ہیں اور جس کی نسبت خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب:22) پس تاریخ اسلام کو پڑھ کر جو نتائج انسان نکال سکتا ہے اور جو فوائد اس سے حاصل کرسکتا ہے اس سے کہیں بڑھ کر اس پاک انسان کی سیرت پر غور کر کے نفع اٹھا سکتا ہے۔

سیرت نبوی ﷺ کے لکھنے کے مختلف طریق ہیں۔ اوّل تو یہ کہ عام تاریخوں سے لکھی جاوے۔ دوسرے یہ کہ احادیث سے جمع کی جاوے۔ تیسرے یہ کہ قرآن شریف سے اقتباس کی جاوے۔ پہلا ماخذ تو بہت ادنیٰ ہے کیونکہ اس میں دوست دشمن کی رائے کی تمیز کرنا ایک مشکل بلکہ محال کام ہے۔ دوسرا ماخذ یعنی حدیث سے واقعات کا جمع کرنا زیادہ قابل اعتبار ہے کیونکہ مؤرخین کی طرح محدّثین ہر ایک سنی سنائی بات کو نہیں لکھ دیتے بلکہ روایت کو آنحضرت ﷺ تک برابر چلاتے ہیں اور پھر روایت کرنے والوں کے چال چلن کو خوب پرکھ کر ان کی روایت نقل کرتے ہیں۔ تیسرا طریق قرآن شریف سے آنحضرت ﷺ کی سیرت لکھنے کا ہے اور یہ سب سے اعلیٰ، اکمل اور تمام نقصوں سے پاک ہے لیکن یہ کام بہت ذمہ داری کا ہے اس لیے سر دست میں نے پہلے اور تیسرے ماخذ کی بجائے دوسرے ماخذ کو اختیار کیا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو کسی وقت قرآن شریف سے بھی آنحضرت ﷺ کی سیرت لکھنے کا ارادہ ہے لیکن چونکہ اختصار اور صرف اعلیٰ درجہ کی روایات کا درج کرنا ہی مقصود ہے اس لیے احادیث میں سے بھی میں نے صرف بخاری کو چنا ہے اور یہ مختصر سیرت صرف بخاری جیسی معتبر کتاب سے لی ہے اور اس کے سوا کسی اَور حدیث سے مدد نہیں لی۔

باوجود اس کے کہ صرف بخاری کی احادیث سے جو اَصَحُّ الْکُتُب ہے میں نے یہ سیرت اختیار کی ہے پھر بھی اختصار پر اختصار سے کام لیا ہے اور اس کو صرف رسول کریم ﷺ کی سیرت کا ایک باب سمجھنا چاہیے ورنہ اس بحر بے کنار کو عبور کرنا تو کچھ آسان کام نہیں۔ چونکہ پیاروں کی ہر ایک بات پیاری ہوتی ہے اور ان کی شکل و شباہت، چال ڈھال اور لباس و خورونوش کا طریق بھی دلکش اور محبت افزا ہوتا ہے اس لیے ابتدا میں مَیں انہی باتوں کو بیان کروں گا۔ سیرت کے ساتھ اگر صورت اور عادات بھی مل جاویں تو وہ آدمی آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔

پہلا باب

آپ ﷺ کا حلیہ۔ لباس۔ عمر۔ اور بعض دیگر طریق عمل

رسول کریم ﷺ (فِدَاہُ نَفْسِیْ) مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آپؐ کی پیدائش سے پہلے آپ کے والد عبداللہ فوت ہو چکے تھے۔ آپ کو آپ کی والدہ آمنہ اور دادا عبدالمطلب نے پرورش کیا۔ لیکن یہ دونوں بھی آپ کی صغر سنی ہی میں فوت ہو گئے جس کے بعد آپ کے چچا ابو طالب آپ کے نگران رہے۔ آپ نے تریسٹھ سال کی عمر پائی اور ساری عمر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے میں اور اس کے نام کو دنیا میں بلند کرنے میں خرچ کی۔ دنیا میں نہ کوئی ویسا پیدا ہوا اور نہ ہوگا۔ تمام انسانی کمالات آپ پر ختم ہو گئے۔ تقویٰ کی سب راہیں آپ نے طے کیں اور محبت الٰہی کے تمام دروازوں میں سے گزرے۔ حتّٰی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم الانبیاء کا خطاب دیا اور ہمیشہ کے لیے اپنے دربار کی رسائی کے لیے آپ کی اتباع کو شرط قرار دیا۔

آپ ﷺ کا حلیہ

آپ میانہ قامت تھے نہ بہت لمبے اور نہ پستہ قد۔ آپ کا رنگ بہت خوبصورت تھا نہ تو بالکل سفید جیسے سرد ممالک کے لوگوں کا ہوتا ہے اور نہ گندم گوں۔ آپ کے بال نہ تو گھونگرالے تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ کسی قدر خمدار تھے۔ آپ کے بالوں کا رنگ کسی قدر سرخی مائل تھا اور بڑھاپے میں کچھ بال کنپٹیوں کے پاس سے سفید ہو گئے تھے باقی بال کالے ہی رہے۔ سر کے بال آپ لمبے رکھتے تھے جو کانوں کی لو تک آتے تھے۔ آپ ہمیشہ بالوں میں کنگھی کرتے اور آخر عمر میں مانگ بھی نکالتے تھے سر میں تیل یا خوشبو لگانا بھی آپ کی عادت میں داخل تھا۔ آپ کا جسم بہت نازک اور ملائم تھا۔ آپ کے جسم میں سے خوشبو آتی تھی۔ آپ کا سینہ چوڑا تھا اور دونوں کندھوں کے درمیاں بہت فاصلہ تھا۔ آپ کے ہاتھ پاؤں بہت موٹے تھے اور ہتھیلیاں بہت چوڑی تھیں۔ آپ سوتی کپڑے کو اور خصوصاً دھاری دار کو زیادہ پسند فرماتے تھے اور اسی قسم کے کپڑے میں آپ دفن بھی کیے گئے تھے لیکن درحقیقت جس قسم کا کپڑا ہوتا آپ اسے استعمال کر لیتے۔ اپنے آقا کی ہر ایک نعمت کا شکر کرتے۔

بات کرنے کا طریق

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ اکثر اوقات بات تین دفعہ دہراتے تا کہ لوگ اچھی طرح سمجھ جاویں اور سلام بھی تین دفعہ کرتے۔ اسی طرح حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ بات ایسی آہستگی کے ساتھ کرتے کہ اگر کوئی چاہے تو آپ کے لفظ گن لے اور جس طرح دوسرے لوگ جلدی جلدی بات کرتے ہیں آپؐ ایسا نہ کرتے تھے۔

کھانے پینے کے متعلق

آپ تمام طیب اشیاء کھاتے تھے لیکن اس بات کا لحاظ رکھتے تھے کہ وہ صدقہ نہ ہوں۔ حتّٰی کہ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ میں بعض دفعہ گھر جاتا ہوں اور وہاں بستر پر کوئی کھجور پڑی دیکھتا ہوں تو پہلے تو کھانے کے لیے اٹھا لیتا ہوں لیکن پھر اس خیال سے کہ کہیں صدقہ نہ ہو پھینک دیتا ہوں۔ اس بات سے اس وقت کے مسلمانوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ ان کا رسول ﷺ صدقہ سے کس قدر پرہیز کرتا تھا۔ اب تو بعض لوگ اس کو اچھا مال سمجھتے ہیں اور رکھتے ہوئے بھی صدقہ کے لینے میں مضائقہ نہیں کرتے۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ کوئی جب کوئی چیز آپ کو دیتا آپ پوچھتے۔ اگر ہدیہ ہوتی تو خود بھی استعمال فرماتے ورنہ آس پاس کے غرباء میں تقسیم کر دیتے۔

آپ کی خوراک ایسی سادہ تھی کہ اکثر کھجور اور پانی پر گزارہ کرتے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ کے انصار ہمسائے دودھ تحفہ بھیجتے تو اکثر ہم لوگوں کو پلا دیتے۔ لیکن باوجود اس قدر سادگی کے طیّبات سے پرہیز نہ تھا اور جھوٹے صوفیوں کی طرح آپ طیّبات کو ترک نہ کر بیٹھے تھے بلکہ آپ عمدہ سے عمدہ غذائیں جیسے مرغ وغیرہ بھی کھا لیتے تھے۔ پانی پیتے وقت آپ کی یہ عادت تھی کہ تین دفعہ بیچ میں سانس لیتے اور یکدم پانی نہ چڑھا جاتے۔ نہ صرف اس میں آپ کا وقار پایا جاتا ہے بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ صحت کا بھی بہت خیال رکھتے تھے۔ گوشت کو آپ پسند فرماتے تھے لیکن اس کا زیادہ استعمال نہ تھا کیونکہ سادہ زندگی کی وجہ سے آپ کھجور اور پانی پر ہی کفایت کر لیتے۔ ایک صحابیؓ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ کے سامنے کدّو پکا کر رکھا گیا تو آپ نے اسے بہت پسند فرمایا۔ ان تمام کھانوں کے ساتھ آپ اصل مالک کو نہ بھولتے بلکہ خدا کا نام لے کر کھانا شروع کرتے اور دائیں ہاتھ سے کھاتے اور اپنے آگے سے کھاتے اور جب کھا چکتے تو فرماتے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا (بخاری کتاب الاطعمه باب مایقول اذا فرغ من طعامه) سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ بہت بہت تعریفیں پاک تعریفیں۔ برکت والی تعریفیں۔ ایسی تعریفیں کہ جو ایک دفعہ پر بس کرنے والی نہ ہوں۔ جو چھوڑی نہ جاویں۔ جن کی ہمیشہ عادت رہے۔ اے ہمارے ربّ۔ یعنی مولا تیرا شکر تو میں بہت بہت کرتا ہوں پر تو بھی مجھ پر رحم کر اور آج کے انعام پر ہی بس نہ ہو جائے بلکہ تو ہمیشہ مجھ پر انعام کرتا رہ اور میں ہمیشہ تیرا شکر کرتا رہوں۔ اس دعا پر غور کرو اور دیکھو کہ کھانا کھاتے وقت آپ کے دل میں کیا جوش موجزن ہوں گے اور کیا کیا شکر کا دریا پھوٹ کر بہ رہا ہوگا۔ پھر اس پر بھی غور کرو کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنی تمہارے لیے رسول کریم ﷺ ایک بہتر سے بہتر نمونہ ہے جس کی تمہیں پیروی کرنی چاہیے۔

(باقی آئندہ)..........................

کلام امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

مامور کی دعائیں تطہیر کا بہت بڑا ذریعہ ہوتی ہیں

دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کرسکتی ہے۔ اور مردہ کو زندہ کرسکتی ہے اس میں بڑی تاثیریں ہیں۔ جہاں تک قضاء و قدر کے سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے کوئی کیسا ہی معصیت میں غرق ہو دُعا اس کو بچا لے گی۔ اللہ تعالیٰ اُس کی دستگیری کرے گا اور وہ خود محسوس کرلے گا کہ اب میں اَور ہوں۔ دیکھو جو شخص مسموم ہے کیا وہ اپنا علاج آپ کرسکتا ہے؟ اُس کا علاج تو دوسرا ہی کرے گا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے تطہیر کے لیے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور مامور کی دعائیں تطہیر کا بہت بڑا ذریعہ ہوتی ہیں۔ دعا کرنا اور کرانا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ دعا کے لیے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہیئے کہ دعا قبول ہوگئی۔ یہ اسم اعظم ہے۔ اس کے سامنے کوئی انہونی چیز نہیں ہے۔ ایک خبیث کے لیے جب دعا کے ایسے اسباب میسّر آجائیں تو یقیناً وہ صالح ہو جاوے اور بغیر دعا کے وہ اپنی توبہ پر بھی قائم نہیں رہ سکتا۔ بیمار اور محجوب اپنی دستگیری آپ نہیں کرسکتا۔ سنّت اللہ کے موافق یہی ہوتا ہے کہ جب دعائیں انتہا تک پہنچتی ہیں تو ایک شعلہ نور کا اُس کے دل پر گرتا ہے جو اُس کی ساری خباثتوں کو جلا کر تاریکی دور کر دیتا اور اندر ایک روشنی پیدا کرتا ہے۔

(الحکم جلد 7، نمبر 8 مورخہ 28 فروری 1903ء ص 5-6)

رمضان

برکتوں اور صحت کا مہینہ

(ڈاکٹر امۃ السلام سمیع۔ لندن)

روزہ ڈھال ہے۔ یہ حدیث چند لفظوں میں جسمانی اور روحانی طور پر روزہ کی افادیت کی مکمل تفصیل بیان کر دیتی ہے۔ ہم اس 'ڈھال' کی جسمانی طور پر حفاظت کے بارے میں بات کریں گے۔ روزہ تقریباً ہر مذہب میں کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے۔ پرانے زمانے میں بلکہ آج بھی معدے کی تمام بیماریوں کے لیے خالی پیٹ رہنے کو ترجیح دی جاتی ہے۔ روزے میں روحانی بیماریوں کے ساتھ ساتھ جسمانی بیماریوں سے شفا موجود ہے۔ بلڈ پریشر کی بیماری میں نمک نہ کھانے کا روزہ آج بھی رکھا جاتا ہے۔ آپ حیران ہوں گے کہ ذیابیطس کے علاج کی دریافت کے دوران روزہ رکھنے یا کم سے کم کھانا کھانے کا علاج بھی اپنایا گیا۔ اور کسی حد تک اس کے نتائج بھی حوصلہ افزا نکلے۔ آج ریسرچ نے اِس کو ثابت کر دیا ہے کہ صحت مند جسم کے ساتھ روزہ رکھنے سے صحت میں مزید بہتری آتی ہے اور انسان بعض بیماریوں سے اپنے آپ کو بچا لیتا ہے۔

روزے سے بہترین انداز میں فائدہ اٹھانے کے لیے دورانِ روزہ ہمیں اپنے جسم کے کام کرنے کی صلاحیت کا ادراک ہونا چاہیے۔ رمضان کے دِنوں میں ہمارے روزانہ کے تین کھانے اور دو سنیک (snack)، دو کھانوں یعنی سحری اور افطاری کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ آپ صبح سحری کھاتے ہیں جو ہمارے مقررہ ناشتہ کے وقت سے کافی پہلے ہوتی ہے اور ہمارا نظام انہضام اِس کو نارمل طریقے سے جزوِ بدن بناتا ہے۔ روزہ کے دوران جب دوپہر کے کھانے کا وقت ہوتا ہے تو ہمارے جسم کی رطوبتیں اور انزائمز کھانا ہضم کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں لیکن جب ہم کھانا نہیں کھاتے تو ہمارے معدے کا ایسڈ اور دوسری تمام رطوبتیں اپنا کام جاری رکھتے ہوئے جسم میں بچے کھچے کھانے کو اخراج کے نظام تک لے جاتی ہیں۔ اگرچہ یہ سب معمول کھانے کے بعد ہونے والے عمل سے نسبتاً تھوڑا ہوتا ہے۔ اِس کے بعد ہم افطار کرتے ہیں اور جسم کا نظام دوبارہ نارمل طریقے پر کام کرنے لگتا ہے۔

جب روزے باقاعدگی سے رکھے جاتے ہیں تو ہمارا جسم یہ سمجھ جاتا ہے کہ دوپہر کا کھانا اور سنیک نہیں ملے گا بلکہ یہ جسم کی صفائی کا وقت ہے۔ اِس طرح ہمارے جسم سے زہریلے مادے، فاضل رطوبتیں اور جسم کے ناپسندیدہ ذرات کا اخراج ہو جاتا ہے اور جب مسلسل ایک ماہ تک ہم روزہ رکھتے ہیں تو ہر جسمانی نظام میں چاہے وہ کھانے کا نظام ہے، گردوں کا نظام ہے، نارمل رطوبتیں پیدا کرنے کا نظام ہے، یا ذہنی صلاحتیں سب جگہ بہتری پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔

انسانی جسم ہر وقت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتا رہتا ہے تو ساتھ ساتھ خود کار 'مرمّت' کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔ روزہ میں جب جسم سے زہریلے مادے خارج ہو جاتے ہیں تو اِس عمل میں تیزی آ جاتی ہے۔ اگر دورانِ سال کسی بے احتیاطی کی وجہ سے ہمارا جسم کسی بیماری کی طرف جا رہا ہو تو روزے کی برکت سے اکثر وہ بھی اس سے بچ جاتا ہے یا بہتری کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور ہمیں بیماری کی علامات پیدا ہونے سے پہلے ہی اس سے نجات مل جاتی ہے۔ اِن بیماریوں میں بدہضمی، السر، پری ذیابیطس، بلڈ پریشر اور ذہنی تناؤ (stress) کے علاوہ ناک اور سانس کی بعض بیماریاں شامل ہیں۔ گویا ان بیماریوں کی علامات بھی ظاہر ہونے سے پہلے روزے کو مکمل شرائط کے ساتھ رکھنے کی بدولت سے ان سے شفا ہو جاتی ہے۔

جب آپ روزے رکھنا شروع کرتے ہیں تو چار یا پانچ روزوں کے بعد بھوک کا احساس تھوڑا زیادہ ہو جاتا ہے۔ اگر اِس وقت آپ اپنے معمول میں تھوڑی بہت تبدیلی کے ساتھ روزے رکھتے رہیں تو اگلے چھ یا سات دِن میں آپ دوبارہ مستعد ہو جاتے ہیں۔ اور چالیس سال سے کم عمر کے بعض لوگ اپنے آپ کو پہلے سے زیادہ مضبوط پاتے ہیں۔ اور درحقیقیت ذہنی، جسمانی اور اندرونی نظام میں بالکل اِسی طرح ہو رہا ہوتا ہے کہ جسم کی قوت مدافعت بڑھتی ہے اور جسمانی نظام میں وسعت آتی ہے۔

روزوں کا مقصد سحری کھا کر آرام دہ ماحول میں کم سے کم کام کرنا، لیٹے رہنا یا افطار کا انتظار کرنا نہیں بلکہ روزہ رکھ کر روزانہ کے کام باقاعدگی سے کرنا ہے۔ اِس بھروسے کے ساتھ کہ ہمارا بنیادی کھانا (main meal) جو ہم نے محض خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی مدد سے اسی کی خاطر چھوڑا ہے وہ ہماری روحانی اور جسمانی صحت اور ترقی کا باعث بنے۔

سحری اور افطاری کے وقت کے کھانوں میں اعتدال

اور روزوں کی لمبائی کے مطابق تھوڑی سی تبدیلی روزہ رکھنے کو جسمانی طور پر آسان کر دیتی ہے۔ جب ہم سحری کے لیے اُٹھیں تو اُٹھتے ہی ہماری کی توجہ کھانے کی طرف نہ ہو۔ ہمیں چاہیے کہ سنّتِ نبویؐ پر عمل کرتے ہوئے سب سے پہلے وضو کریں، تہجد پڑھیں اور روحانی غذا سے اپنی سحری کی ابتدا کریں۔ اپنے جسم اور اعضاء کو وقت سے پہلے (صبح کے ناشتے کی بجائے) کھانے کا عادی بنائیں اور جسم کو یہ پیغام دیں کہ آج سے وقت سے پہلے کھانا کھانا ہے۔ سحری میں ایسا کھانا ہو جس میں فائبر کی مقدار زیادہ ہو جس سے بھوک کا احساس کم ہوتا ہے۔ جیسے براؤن آٹے کی روٹی، براؤن ڈبل روٹی، سبزی، گوشت کا سالن، انڈے کا سالن، اِس کے ساتھ پانی اور دہی کا استعمال ضرور کریں۔ بغیر نمک کے خشک میوے یعنی اخروٹ اور بادام وغیرہ لینا بھی بہت اچھا ہے۔ کھانے میں کم نمک کا استعمال پیاس کو کم کرتا ہے۔ سالن ہر روز بدل کر استعمال کریں۔ اِس سے یکسانیت نہیں ہوتی اور کھانے سے رغبت قائم رہتی ہے۔ بعض لوگ گندم کا دلیہ، خشک میوے، شہد اور پھلوں کے ساتھ دودھ سحری میں استعمال کرتے ہیں، وہ بھی ٹھیک ہے۔ ہمیں خود اپنے جسم کی ضرورت کے مطابق اپنی سحری کرنی چاہیے۔ سحری کرنے کے بعد نمازِ فجر کی ادائیگی اور قرآن شریف کی تلاوت وغیرہ کے بعد اپنے دن کا آغاز معمول کے مطابق کرنا چاہیے۔ جسم کی نارمل فزیالوجی یا صحت مندانہ طریقے سے کام کے نتیجہ میں آپ کو اپنے دوپہر کے کھانے کے وقت بھوک لگے گی اور پیاس کا بھی احساس ہو گا۔ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ نے ایک خطبہ میں فرمایا تھا کہ رمضان میں جسم کی اصل غذا روحانی غذا ہے نہ کہ وہ غذا جو آپ کے نفس کی خواہشات کو پورا کرے۔ قرآن شریف بھی تعلیم دیتا ہے کہ اچھا کھانا ضرور کھاؤ مگر اِس میں بھی میانہ روی اور توازن قائم رکھا جائے۔ روزے کے دوران جب اپنے معمول کے کھانے کے اوقات میں بھوک کا احساس ہو تو اس کو اپنے اوپر طاری نہیں ہونے دینا چاہیے۔ اگر اس وقت نماز کا وقت ہے تو نماز اور نوافل وغیرہ کی ادائیگی یا تلاوت قرآن کریم وغیرہ میں وقت صرف کرنا چاہیے اور اگر آپ کام پر ہیں تو اپنے کام کو اَور توجہ سے کرنا چاہیے۔ اِس طرح چند لمحوں میں ہی آپ کا ذہن جسمانی غذا کی خواہش سے ہٹ جائے گا اور روحانی غذا آپ کا حوصلہ بڑھائے گی۔ یہ اس لیے بھی ہوتا ہے کہ بھوک کے شدید احساس کے بعد جب ہم جسم کو معمول کے مطابق خوراک مہیا نہیں کرتے تو ہمارے جسم کا اندرونی نظام ہمارے جسم میں پہلے سے جمع شدہ چکنائی اور جگر سے شکر نکال کر جسمانی ضروریات کو پورا کر دیتے ہیں۔ اِسی طرح اگر آپ کو پیاس لگتی ہے تو کچھ دیر بعد وہ ختم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہمارے جسم کے اندر کا پانی بنیادی خلیوں سے نکل کر ہمارے جسم کی پانی کی ضرورت کو پورا کر دیتا ہے۔ اِسی طرح ہمارا جسم روزوں میں بھی اعتدال کے ساتھ کام کرتا رہتا ہے۔ یاد رکھیں اگر رمضان کے دوران ہم بہت زیادہ چکنائی والے کھانے کھائیں گے تو جو چکنائی ہمارا جسم اپنے اندر سے استعمال کر رہا ہوتا ہے ہم اس کو دوبارہ جمع کر دیتے ہیں۔ اِس سے جسمانی بہتری واقع نہیں ہوتی اور ہمارا جسم دوگنا کام کرنے کے باوجود اپنے غیر صحت مندانہ وزن پر قائم رہتا ہے۔

پسندیدہ امر یہی ہے کہ سنّتِ نبویؐ پر عمل کرتے ہوئے افطار کھجور سے کی جائے۔ اس کے ساتھ سادہ پانی لے لیا جائے۔ لیکن ہفتہ میں دو مرتبہ مناسب چینی والا کوئی شربت، ملک شیک یا لسّی بھی ایک درمیانہ گلاس جتنا استعمال کر لی جائے تو کوئی مذائقہ نہیں۔ اِس وقت چائے پینا بھی اچھا ہے۔

کھانا نمازِ مغرب کی ادائیگی کے بعد لینا زیادہ صحت افزا ہے کیونکہ اس طرح ہم اپنے جسم کو دوبارہ کھانے کو قبول کرنے کے لیے تیار کر چکے ہوں گے اور جسم میں شکر کی مقدار ایک دم نہیں بڑھے گی بلکہ صحت مندانہ طریقے سے آہستہ آہستہ بڑھے گی۔ اس کے برعکس اگر ہم روزہ کھولتے ہوئے بھرپور افطاری کریں جبکہ معدہ ابھی خالی ہے، ہم اسے ایک دم میٹھے، تیل والے اور مرغن کھانوں سے بھر دیں تو خون میں شکر کی مقدار اتنی زیادہ ہو جائے گی جسے جسم فوراً استعمال نہیں کر سکتا اور اس کو ذخیرہ بھی نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگ روزہ کھولنے کے فوراً بعد بہت شدید کمزوری اور ضعف محسوس کرتے ہیں یہاں تک کہ ان کو نماز کی ادائیگی بھی مشکل محسوس ہوتی ہے۔ ہر روز پکوڑے، سموسے، مٹھائیاں، مرغن غذائیں کھانے سے پرہیز کریں۔

کھجور کے ساتھ اعتدال میں فروٹ چاٹ، دہی بھلے یا چنے کی چاٹ لینے میں مذائقہ نہیں۔ یہ غذائیں اکثر لوگوں کو مرغوب ہوتی ہیں اور صحت کے لیے مفید بھی ہیں۔

عام دنوں میں عموماً اور رمضان کے دوران خصوصاً رات کا کھانا بالکل سادہ رکھیں۔ پودینے اور دھنیے کی چٹنی کھانے کا حصہ ہونی چاہیے۔ اگر اس کو دہی میں ملا کر کھائیں اور ایک جوئیہ لہسن ڈال لیں تو اس کی افادیت بھی بڑھ جاتی ہے اور ذائقہ بھی اچھا ہو جاتا ہے اور نظام انہضام بھی درست رہتا ہے۔

کھانا کھا کر کم از کم سو قدم چلنے کا نسخہ ہمیشہ سے ہی مفید ہے۔ اِس طرح آپ کو پیٹ پھولنے کا احساس، پیٹ درد، کمزوری یا ناطاقتی نہیں ہوتی۔ اگر آپ باقاعدگی سے ورزش کرتے ہیں تو افطاری سے پہلے ہلکی سے ورزش کر لیں۔ روزہ کی حالت میں سخت ورزش مناسب نہیں۔ گرمی میں باہر نکلیں تو چھتری کا استعمال کریں۔ پانچوں وقت کی نمازیں اور تہجد کا اہتمام اور ان سے پہلے وضو جسم کو روحانی اور جسمانی کسی بھی محرومی کا احساس نہیں ہونے دیتا۔

بیماری میں روزہ رکھنا: قرآنِ کریم وضح طَور پر فرماتا ہے کہ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ (البقرہ 185)۔ بیماری اور سفر میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے بھی خطبہ میں فرمایا تھا کہ ہماری تعلیم یہ ہے کہ جو شخص بیماری یا سفر کی حالت میں روزہ رکھتا ہے، وہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے اور اسے یہ روزے دوبارہ رکھنے ہوں گے جب وہ صحت مند ہو جائے گا یا اس کا سفر ختم ہو جائے گا۔

لیکن دوسری جانب مسلمانوں کی اکثریت بیماری میں روزہ رکھنے کی قائل نظر آتی ہے۔ اب ہم طبی نکتۂ نظر سے ایک بیمار آدمی کے روزہ رکھنے کے نقصانات کے بارے میں بات کریں گے۔ سب سے پہلے ہم ذیابیطس کے مریض کو لیتے ہیں۔ ذیابیطس کے مریض کے لیے روزہ رکھنے کا ارادہ کرنا ایک سنجیدہ فیصلہ ہے۔ اس کے لیے طبی راہنمائی کی بہت ضرورت ہے تا کہ مریض جان لے کہ روزہ رکھنا اس کے لیے بعض حالات میں کتنا پریشان کن ہو سکتا ہے۔ جو لوگ ذیابیطس کے مریض ہیں اور اپنی صحت کے بارے میں محتاط ہیں اور روزہ رکھنے کی خواہش بھی رکھتے ہیں وہ اپنے ڈاکٹر کے پاس رمضان سے چھ سے سات ہفتے پہلے جاتے ہیں جہاں ڈاکٹر ان کی دوائی لینے کی عادت، ذہنی حالت، شوگر کے کنٹرول کے علاوہ دوسری بیماریوں جیسے بلڈ پریشر اور خون میں کولیسٹرول کے تناسب کا بھی معائنہ کرتا ہے۔ اگرچہ شاید ہی کوئی ڈاکٹر ہو جو ذیابیطس کے مریض کو روزہ رکھنے کی اجازت دے لیکن اگر کوئی ذیابیطس کا مریض اپنے ڈاکٹر کی اجازت سے روزہ رکھتا ہے تو اس کو بلڈ شوگر کی کمی (Hypoglycaemia) اور زیادتی (Hyperglycaemia) کی علامات سے خبردار رہنا ہو گا۔ نیز یہ کہ بصورت ایمرجنسی کس طرح ان کا علاج کرنا ہے۔

بلڈ شوگر کے لیے مختلف قسم کی دوائیاں استعمال کی جاتی ہیں جن میں ٹیکے بھی شامل ہیں۔ مگر مقصد سب دوائیوں کا شوگر لیول کو نارمل رکھنا ہوتا ہے۔ اس لیے ذیابیطس کے ہر مریض کو جو روزہ رکھتا ہے اس کی بیماری کی نوعیت اور شدّت کے پیشِ نظر انفرادی رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ٹائپ ٹو ذیابیطس جو غذا سے کنٹرول کی جا رہی ہو یا diet controll اور مریض کا بلڈ پریشر کنٹرول ہو تو پھر بھی شوگر بڑھ جانے یا کم ہو جانے کا خطرہ رہتا ہے۔

آنکھوں کی بیماری کے لیے مریض آئی ڈراپس استعمال کرتے ہیں۔ dry eye کے لیے ان کو مصنوعی آنسو یا artificial tear ایک سے زیادہ دفعہ استعمال کرنے کے لیے کہا جا سکتا ہے۔ acute یعنی ایک دم سے ہونے والی بیماریاں جیسے نزلہ، زکام بخار میں روزہ نہیں رکھنا چاہیے کیونکہ بخار کی وجہ سے جسم میں پانی کی کمی ہوتی ہے اور روزہ اس ...باقی صفحہ نمبر 21 پر...

خطبہ جمعہ

شہید جو ہے وہ پھر اللہ تعالیٰ کے پاس جاتا ہے اور وہاں آزاد پھرتا ہے

حضرت مبشر بن عبد المنذرؓ . . . نے بتایا کہ میں جنت میں ہوں۔ ہم جہاں چاہتے ہیں جنت میں کھاتے پیتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ کیا آپؓ بدر میں شہید نہیں ہو گئے تھے؟ آپؓ نے بتایا ہاں کیوں نہیں۔ لیکن مجھے پھر زندہ کر دیا گیا تھا۔ اس صحابی نے یہ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

’اے ابو جابر! شہادت یہی ہوتی ہے‘

جنگوں اور دشمنوں کے تنگ کرنے کے باوجود صحابہؓ اپنی تفریح کے سامان بھی کرتے رہتے تھے

ایک دوسرے کو ہلکے پھلکے چیلنج بھی دیتے تھے تا کہ وقت بھی گزر جائے اور دشمنوں کا جو مستقل ذہنی دباؤ بھی ہے وہ بھی کچھ کم ہو

’’آپؓ کو قتل و غارت سے غرض نہیں تھی‘‘

اخلاص و وفا کے پیکر بدری اصحاب رسول ﷺ حضرت حُصَیْن بن حَارِث، حضرت صَفْوَان، حضرت مُبَشِّر بن عبدِ الْمُنْذِر، حضرت وَرَقَہ بن اِیَاس، حضرت مُحْرِز بن نَضْلَہ، حضرت سُوَیْبِط بن سَعْد، رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کی سیرتِ مبارکہ کا دلنشین تذکرہ

’’اللہ تعالیٰ جب اپنے انبیاء کو الہاماً کوئی حکم دیتا ہے کہ یہ کرو تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنی تائیدات اور نصرت بھی فرمائے گا اور وسائل کے سامان بھی پیدا فرمائے گا اور پھر اس طرح یہ تکمیل کو پہنچے گا اور یہی ہمارا تجربہ ہے‘‘

’’ہر قدم جو ہمارا آگے بڑھتا ہے یا جو ترقی ہم دیکھتے ہیں وہ اصل میں اللہ تعالیٰ کے اس منصوبے کا حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو دنیا میں پھیلانے کے لیے بنایا ہوا ہے‘‘

’’مجھے یقین ہے اور بعض دوسرے شواہد بھی ظاہر کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہاں (اسلام آباد میں) باقاعدہ مرکز بنانے کا ارادہ تھا‘‘

’’اللہ تعالیٰ اسلام آباد سے اسلام کی تبلیغ کے کام کو پہلے سے زیادہ وسعت عطا فرمائے اور ’’وَسِّعْ مَکَانَکَ‘‘ صرف مکانیت کی وسعت کا ذریعہ ہی نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کے منصوبوں کی تکمیل میں وسعت کا ذریعہ بھی بنے‘‘

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام ’’وَسِّعْ مَکَانَکَ‘‘ کے تحت جماعتِ احمدیہ کے نئے مرکز ’’اسلام آباد، ٹلفورڈ، سرے‘‘ کی تعمیر اور وہاں منتقلی کا اعلان نیز ’اسلام آباد‘ کی تعمیرِ نو کے منصوبے اور وہاں مرکزِ احمدیت کے منتقل ہونے کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لیے احباب جماعت کو دعا کی تحریک

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 12/ اپریل 2019ء بمطابق 12/ شہادت 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۳ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۴ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۵

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۶ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝۷

آج جن بدری صحابہ کا میں ذکر کروں گا ان میں سے پہلا نام ہے حضرت حُصَیْن بن حَارِثؓ کا۔ حضرت حُصَیْن کی والدہ سُخَیْلَہ بنت خُزَاعِی تھیں۔ ان کا تعلق بنو مُطَّلِب بن عَبدِ مَنَاف سے تھا انہوں نے اپنے دو بھائیوں حضرت طفیل اور حضرت عُبَیدہ کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ ان کے ساتھ حضرت مِسْطَح بن اُثَاثَہؓ اور حضرت عَبَّاد بن مُطَّلِبؓ بھی تھے۔ مدینہ میں آپؓ نے حضرت عبد اللہ بن سَلَمَہ عَجْلَانِیؓ کے گھر قیام کیا۔ روایت کے مطابق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حُصَیْنؓ کی حضرت عَبْدُ اللہ بن جُبَیرؓ کے ساتھ مؤاخات قائم فرمائی۔ یہ محمد بن اسحاق کے مطابق ہے۔ حضرت حُصَیْنؓ نے غزوۂ بدر اور احد سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی۔ حضرت حُصَیْنؓ کے دو بھائیوں حضرت عُبَیْدَہؓ اور حضرت طُفَیْلؓ نے بھی غزوۂ بدر میں شرکت کی۔ حضرت حُصَیْنؓ کی وفات 32 ہجری میں ہوئی۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 30 ’’حُصَیْن بن الحارث‘‘ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء)

(الاستیعاب جلد 3 صفحہ 141 ’’عبیدہ بن الحارث‘‘ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2002ء)

(اسد الغابہ جلد اول صفحہ 573 ’حُصَیْن بن الحارث‘۔ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

حضرت حُصَینؓ کے بیٹے کا نام عبد اللہ تھا۔ ان کی بیٹیاں خدیجہ اور ہند تھیں۔ انہوں نے بھی اسلام قبول کیا۔ غزوۂ خیبر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو سو وسق غلہ عطا فرمایا۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 30 "ذکر الحُصَین بن الحارث" جلد 8 صفحہ 364 تسمیة النساء المبایعات من قریش مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

ایک وسق جو ہے وہ 60/صاع ہوتے ہیں اور ایک صاع کچھ کم اڑھائی سیر کے برابر ہوتا ہے تو اس طرح تقریباً 375 من غلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان کے والد کی وجہ سے عطا فرمایا۔

(لغات الحدیث جلد 4 صفحہ 487 "وسق"۔ جلد 2 صفحہ 648 "صاع"۔ ناشر نعمانی کتب خانہ لاہور 2005ء)

حضرت صَفْوَان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے والد کا نام وَھْب بن رَبِیعہ تھا۔ یہ دوسرے صحابی ہیں جن کا ذکر کروں گا۔ حضرت صَفْوَانؓ کی کنیت ابو عَمْرو ہے اور آپؓ قبیلہ بَنُو حَارِث بن فِہر سے تعلق رکھتے تھے۔ آپؓ کے والد کا نام وَھْب بن رَبِیعہ تھا۔ ان کا نام ایک روایت میں اُھَیب بھی آیا ہے۔ ان کی والدہ کا نام دَعْد بِنتِ جَحْدَم تھا جو کہ بَیْضَاء نام سے مشہور تھیں۔ اسی وجہ سے حضرت صَفْوَانؓ کو ابن بَیْضَاء بھی کہا جاتا ہے۔ آپؓ حضرت سَھْلؓ اور حضرت سُھَیلؓ کے بھائی تھے۔ یہ دونوں بھائی ان سَھْلؓ اور سُھَیلؓ کے علاوہ ہیں جن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبویؐ کی زمین خریدی تھی۔ یہ وہ نہیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صَفْوَانؓ کی مؤاخات حضرت رَافِع بن مُعَلّیٰؓ سے کروائی اور ایک روایت کے مطابق آپ کی مؤاخات حضرت رَافِع بن عَجْلَانؓ سے کروائی گئی۔ ان کی وفات کے متعلق بھی مختلف رائے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت صَفْوَانؓ کو غزوۂ بدر میں طُعَیمہ بن عَدِی نے شہید کیا تھا اور ایک روایت کے مطابق آپؓ غزوۂ بدر میں شہید نہیں ہوئے تھے بلکہ آپؓ نے غزوۂ بدر سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی۔ حضرت صَفْوَانؓ کے بارے میں ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ غزوۂ بدر کے بعد مکہ واپس لوٹ گئے تھے اور کچھ عرصہ بعد دوبارہ ہجرت کر کے آگئے تھے۔ یہ بھی روایت ملتی ہے کہ آپؓ فتح مکہ تک وہیں رہے یعنی مکہ میں رہے۔ حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سَرِیَّہ عَبْدُ اللہ بن جَحْش میں اَبْوَا کی طرف شامل کر کے بھجوایا تھا۔ بعض روایات میں آپ کی وفات کا سال 18/ہجری اور 30/ہجری اور 38/ہجری بیان کیا گیا ہے۔

(اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 33 صَفْوَان بن وھب مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (الاصابہ فی تمییز الصحابہ جلد 3 صفحہ 358-359 صَفْوَان بن وھب مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 318 صَفْوَان ابن بیضاء مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

بہرحال یہ ہر جگہ پہ ثابت ہے کہ آپؓ بدری صحابی تھے۔

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے وہ حضرت مُبَشِّر بن عَبْدُ المُنْذِرؓ ہیں۔ حضرت مبشرؓ کے والد کا نام عَبْدُ المُنْذِر اور آپؓ کی والدہ کا نام نَسِیبَہ بنت زَیْد تھا۔ آپؓ اَوس کے قبیلے بنو عَمْرو بن عوف سے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مُبَشِّر بن عبد المُنْذِرؓ اور حضرت عاقِل بن ابوبُکَیرؓ کے درمیان عقدِ مؤاخات قائم فرمایا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاقِل بن ابوبُکَیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مُجَذَّر بن زِیَادؓ کے درمیان عقدِ مؤاخات قائم فرمایا تھا۔ بہرحال آپؓ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور اسی جنگ میں آپؓ شہید بھی ہوئے۔ حضرت سَائِب بن اَبُولُبَابَہؓ جو حضرت مبشرؓ کے بھائی حضرت اَبُولُبَابَہؓ کے بیٹے تھے ان سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مُبَشِّر بن عبد المُنْذِرؓ کا مالِ غنیمت میں حصہ مقرر فرمایا اور مَعْن بن عَدِیؓ ہمارے پاس ان کا حصہ لے کر آئے۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 347-248 مبشر بن عبد المنذر، دار احیاء التراث العربی بیروت۔ لبنان 1990ء)

ان کے بھائی، ان کے بھتیجوں کو بھی حصہ ملا۔

ہجرتِ مدینہ کے وقت مہاجرین میں سے حضرت ابوسَلَمہ بن عبد الاَسَدؓ اور حضرت عامر بن رَبِیعہؓ اور حضرت عبد اللہ بن جَحْشؓ اور ان کے بھائی حضرت ابو اَحْمَد بن جَحْشؓ نے قبا کے مقام پر حضرت مُبَشِّر بن عبد المُنْذِرؓ کے ہاں قیام کیا۔ پھر مہاجرین پے در پے وہاں آنے لگے۔

(السیرۃ النبویہ لابن ہشام صفحہ 335، ذِکْرُ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ، دار الکتب العلمیہ بیروت 2001)

حضرت مُبَشِّر بن عبد المُنْذِرؓ اپنے دو بھائیوں حضرت ابولُبَابہ بن عبد المنذرؓ اور حضرت رِفَاعَہ بن عبد المنذرؓ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت رِفَاعہؓ ستّر انصار کے ساتھ بیعتِ عقبہ میں شامل ہوئے تھے۔ اسی طرح غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں بھی شریک ہوئے۔ غزوۂ احد کے دن آپؓ شہید ہوئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ بدر کی جانب روانہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اَبُولُبَابہؓ کو مدینے کا عامل بنا کر رَوْحَاء مقام سے واپس روانہ کیا جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ رَوْحَاء ایک مقام کا نام ہے۔ مدینہ سے چالیس میل کے فاصلے پر ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کے لیے مال غنیمت اور ثواب میں حصہ مقرر فرمایا۔ علامہ ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ حضرت مُبَشِّر بن عبدِ المُنْذِرؓ بنو عمرو بن عوف سے تھے۔ آپؓ ان انصاری صحابہ میں سے تھے جو بدر میں شہید ہوئے تھے۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، الجزء الخامس، مبشر بن عبد المنذر، صفحہ 53، دار الکتب العلمیہ بیروت۔ لبنان 2008) (الطبقات الکبریٰ، الجزء الثالث، صفحہ 241، مُبَشِّر بن عبدِ المُنْذِر، دار احیاء التراث العربی بیروت۔ لبنان 1996ء) (لغات الحدیث جلد دوم صفحہ 149)

حضرت عبد اللہ بن عَمْرو بن حرامؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے غزوۂ احد سے پہلے خواب دیکھا کہ گویا حضرت مُبَشِّر بن عبد المُنْذِرؓ مجھے کہہ رہے ہیں کہ تم چند روز میں ہمارے پاس آجاؤ گے۔ میں نے پوچھا کہ آپؓ کہاں ہیں تو انہوں نے بتایا کہ جنت میں ہوں۔ ہم جہاں چاہتے ہیں جنت میں کھاتے پیتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ کیا آپؓ بدر میں شہید نہیں ہو گئے تھے؟ آپؓ نے بتایا ہاں کیوں نہیں۔ لیکن مجھے پھر زندہ کر دیا گیا تھا۔ اس صحابی نے یہ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ 'اے ابو جابر! شہادت یہی ہوتی ہے۔'

(المستدرك علی الصحیحین جلد 5 صفحہ 1840،1841، کتاب معرفة الصحابہ، ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو مکتبہ نزار مصطفے الباز، مکة 2000)

شہید جو ہے وہ پھر اللہ تعالیٰ کے پاس جاتا ہے اور وہاں آزاد پھرتا ہے۔

علامہ زُرْقانی غزوۂ بدر کے موقع پر شہید ہونے والے صحابہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ دو صحابہ قبیلہ اَوس میں سے تھے جن میں سے ایک حضرت سَعْد بن خَیْثَمَہؓ تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ طُعَیمہ بن عَدِی نے انہیں شہید کیا جبکہ بعض کہتے ہیں کہ عَمْرو بن عَبدِ وُدّ نے انہیں شہید کیا تھا۔ سَمْھُودِی نے اپنی کتاب 'وفا' میں لکھا ہے کہ اہلِ سِیَر کے کلام سے ظاہر ہے یعنی جو سیرت لکھتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے موقع پر شہید ہونے والے صحابہ ماسوائے حضرت عُبَیْدَہؓ کے بدر میں مدفون ہیں۔ حضرت عُبَیْدَہؓ کی وفات کچھ دیر بعد ہوئی تھی اور وہ صَفْرَاء یا رَوْحَاء کے مقام پر مدفون ہیں۔

طبرانی نے ثِقہ راویوں سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اصحاب جو بدر کے دن شہید کیے گئے اللہ ان کی روحوں کو جنت میں سبز پرندوں میں رکھے گا جو جنت میں کھائیں پئیں گے۔ وہ اسی حال میں ہوں گے کہ ان کا رب اچانک ان پر مطلع ہوگا، ظاہر ہوگا اور کہے گا اے میرے بندو! تم کیا چاہتے ہو؟ پس وہ کہیں گے اے ہمارے رب! کیا اس سے اوپر بھی کوئی چیز ہے۔ جنت میں ہم آئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پھر پوچھے گا تم کیا چاہتے ہو؟ چنانچہ چوتھی مرتبہ صحابہ کہیں گے کہ تُو ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں واپس لوٹا دے تا کہ ہم پھر سے ویسے ہی شہید کیے جائیں جیسے ہم پہلے شہید کیے گئے تھے۔

(شرح العلامہ الزرقانی، الجزء الثانی، صفحہ 327، باب غزوۃ بدر الکبری، مکتبہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔ لبنان 1996ء)

پھر اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت وَرَقَہ بن اِیَاس۔ حضرت وَرَقَہؓ کے نام میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ آپؓ کا نام وَرَقَہ کے علاوہ وَدْفَہ اور وَدْقَہ بھی بیان ہوا ہے۔ حضرت وَرَقَہؓ کے والد کا نام اِیَاس بن عَمْرو تھا۔ آپؓ انصار کے قبیلے خزرج کی شاخ بَنُو لَوْذَان بن غَنْم سے تعلق رکھتے تھے۔ علامہ ابن اسحاق کی روایت کے مطابق حضرت وَرَقہؓ کو اپنے دو بھائیوں حضرت رَبیع اور حضرت عمرو کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شامل ہونے کی توفیق ملی تھی۔ حضرت وَرَقہؓ کو غزوۂ بدر کے علاوہ غزوۂ احد، غزوۂ خندق اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دیگر تمام غزوات میں شرکت کی توفیق ملی۔ آپؓ کی شہادت جنگ یمامہ کے روز حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں 11 ہجری میں ہوئی۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 469، الانصار ومن معھم/ من بنی لوذان وحلفاءھم، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء) (اسد الغابۃ جلد 5 صفحہ 412-413 ودفة بن ایاس، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2008ء) (الاصابہ فی تمییز الصحابہ جلد 6 صفحہ 471، ودقة بن ایاس بن عمرو الانصاری، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2005ء)

اگلے جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت مُحْرِز بن نَضْلَہؓ۔ ان کی ولدیت نَضْلَہ بن عبد اللہ ہے جبکہ دوسرے قول کے مطابق آپ کے والد کا نام وَھْب تھا۔ آپؓ کی کنیت ابو نَضْلَہ تھی۔ آپؓ گورے اور خوبصورت

چہرے والے تھے۔ آپؓ کا لقب فُہَیْرَۃ تھا۔ آپؓ اَخْرَم کے نام سے بھی جانے جاتے تھے۔ آپؓ بنوعبدِ شمس کے حلیف تھے جبکہ بنو عَبْدُ الْاَشْهَل انہیں اپنا حلیف بتاتے ہیں۔ مُحْرِزْ یا اَخْرَم دونوں نام آپؓ کے ہیں۔ حضرت مُحْرِزْؓ کا تعلق مکہ کے قبیلہ بَنُوغَنْمْ بن دُوْدَان سے تھا۔ یہ قبیلہ مسلمان ہو گیا تھا۔ اس قبیلے کے مردوں اور عورتوں کو مدینہ کی طرف ہجرت کی توفیق ملی۔ ان مہاجرین میں حضرت مُحْرِزْ بن نَضْلَہؓ بھی شامل تھے۔ واقدی کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم بن اسماعیل کو سنا وہ کہتے تھے کہ یَوْمُ السَّرْح، یہ غزوۂ ذِی قَرَد اور غَزْوَۃُ الْغَابَہ کا نام ہے جو 6 ہجری میں ہوا تھا، میں سوائے حضرت مُحْرِزْ بن نَضْلَہؓ کے بنو عبد الاشہل کے گھر سے کوئی اَور نہیں نکلا۔ وہ حضرت محمد بن مسلمہؓ کے گھوڑے پر سوار تھے جس کا نام ذُو اللِّمَّہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مُحْرِزْ بن نَضْلَہؓ اور حضرت عُمَارَہ بن حَزْمؓ کے درمیان عقدِ مؤاخات قائم فرمایا تھا۔ واقدی کے نزدیک آپؓ غزوۂ بدر، غزوۂ احد اور غزوۂ خندق میں شریک ہوئے تھے۔ صالح بن کَیْسان سے مروی ہے کہ حضرت مُحْرِزْ بن نَضْلَہؓ نے بتایا کہ میں نے خواب میں ورلے آسمان کو دیکھا کہ وہ میرے لیے کھول دیا گیا ہے یہاں تک کہ میں اس میں داخل ہو گیا اور ساتویں آسمان تک پہنچ گیا۔ پھر سِدْرَۃُ الْمُنْتَهٰی تک چلا گیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ یہ تمہاری منزل ہے۔ حضرت مُحْرِزْؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سامنے یہ خواب بیان کیا جو فنِ تعبیر کے ماہر تھے تو آپؓ نے فرمایا کہ شہادت کی خوشخبری ہو! پھر ایک روز آپؓ شہید کر دیے گئے۔ آپؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے ہمراہ یوم السَّرْح میں غَزْوَۃُ الْغَابَہ کے لیے روانہ ہوئے، یہ غزوہ ذی قَرَد بھی کہلاتا تھا جو 6 ہجری میں ہوا۔ عَمْرو بن عثمان جَحْشِی اپنے آباء سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مُحْرِزْ بن نَضْلَہؓ جب غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تو آپؓ 31 یا 32 سال کے تھے اور جب آپؓ شہید ہوئے تو 37 یا 38 سال کے قریب تھے۔

(الطبقات الکبرٰی الجزء الثالث، صفحہ 52 ''مُحْرِزْ بِنْ نَضْلَۃَ'' دارا حیاء التراث، بیروت 1996ء) (أسد الغابة فی معرفة الصحابة، الجزء الخامس، صفحہ 68 ''مُحْرِزْ بن نضلة'' دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء)

حضرت مُحْرِزْؓ کی شہادت کا واقعہ یوں بیان ہوا ہے۔ حضرت اَیَاس بن سَلَمَہؓ غزوۂ ذِی قَرَد کے بارے میں روایت بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ والے واقعہ کے بعد ہم مدینہ کی طرف واپس جانے کے لیے نکلے۔ پھر ہم ایک جگہ اترے۔ ہمارے اور بنو لِحْیَان کے درمیان ایک پہاڑ تھا۔ وہ مشرک تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کے لیے دعا کی جو اس پہاڑ پر رات کو چڑھے گویا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے لیے حالات پر نظر رکھنے اور حفاظت کی غرض سے جاسوس کا کام دے یعنی نگرانی کے لیے، حفاظت کے لیے اوپر چڑھے۔ دیکھے کہ کوئی دشمن وغیرہ حملہ آور نہ ہو جائے۔ حضرت سَلَمَہ بن اَکْوَعؓ کہتے ہیں میں اس رات دو یا تین مرتبہ چڑھا۔ پھر ہم مدینہ پہنچے۔ پھر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رَبَاح نامی آدمی کے ہاتھ اپنے اونٹ بھیجے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تھا اور میں حضرت طلحہؓ کے گھوڑے کے ساتھ اس پر سوار ہو کر نکلا اور میں اس کو اونٹوں کے ساتھ پانی پلانے کے لیے جا رہا تھا۔ جب صبح ہوئی تو عبد الرحمٰن فَزَارِی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں پر حملہ کیا۔ ساتھ ایک قبیلہ تھا جو دشمن تھا اور سب کو ہانک کر لے گیا اور ان کے چرواہے کو قتل کر دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے رَبَاح! یہ گھوڑا پکڑو اور اسے طَلْحَہ بن عُبَیْدِ اللّٰہ کو پہنچا دو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دو کہ مشرکوں نے آپ کے جانور لوٹ لیے ہیں۔ پھر میں ایک ٹیلے پر مدینے کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوا اور تین دفعہ پکارا یَا صَبَاحَاہُ! یَا صَبَاحَاہُ! یہ کلمہ اہل عرب اس وقت کہا کرتے تھے جب کوئی دشمن لوٹنے والا اور غارت کرنے والا صبح کو آ پہنچتا تھا تو اس کے ساتھ یہ نعرہ مارتے تھے گویا بلند آواز سے فریاد مانگی جا رہی ہے اور امداد کے لیے اعلان کیا جا رہا ہے تا کہ حمایتی جو ہیں وہ فوراً آ جائیں اور دشمن کا مقابلہ کریں اور اس کو دوڑا دیں۔

بعض نے کہا ہے کہ لڑنے والوں کا قاعدہ ہوتا تھا کہ رات ہوتے ہی جنگ بند کر دیتے تھے۔ اپنے ٹھکانوں پر چلے جاتے تھے۔ 'صَبَاحَاہُ' کے متعلق دوسری روایت یہ بھی ہے۔ اور پھر صباحاہ کہہ کر دوسرے روز لڑنے والوں کو آگاہ کیا جاتا تھا کہ صبح ہو گئی ہے۔ اب جنگ کے لیے پھر تیار ہو جاؤ۔ لغات الحدیث میں یہ وضاحت لکھی گئی ہے۔ بہرحال کہتے ہیں کہ پھر میں ان لوگوں کے پیچھے تلاش کرتا ہوا اور انہیں تیر مارتا ہوا نکلا اور میں رَجْزِیہ اشعار پڑھ رہا تھا اور میں کہہ رہا تھا کہ

اَنَا ابْنُ الْاَکْوَع
وَالْیَوْمُ یَوْمُ الرُّضَّع

کہ میں اَکْوَع کا بیٹا ہوں اور یہ دن کمینوں کی تباہی کا دن ہے۔ پس میں ان میں سے جس شخص سے بھی ملتا تو اس کے کجاوے میں تیر مارتا یہاں تک کہ تیر کا پھل نکل کر اس کے کندھے تک جا پہنچتا۔ میں کہتا یہ لو، اَنَا ابْنُ الْاَکْوَع / وَالْیَوْمُ یَوْمُ الرُّضَّع کہ میں اَکْوَع کا بیٹا ہوں اور یہ دن کمینوں کی تباہی کا دن ہے۔ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں ان کو تیر مارتا رہا اور انہیں زخمی کرتا رہا اور جب میری طرف کوئی گھڑسوار آتا تو میں کسی درخت کی طرف آتا اور اس کے نیچے بیٹھ جاتا یعنی درخت کے پیچھے چھپ جاتا اور میں اسے تیر مار کر زخمی کر دیتا یہاں تک کہ جب پہاڑ کا راستہ تنگ ہو گیا اور وہ اس تنگ راستے میں داخل ہوئے تو میں پہاڑ پر چڑھ گیا اور انہیں پتھر مارنے لگا۔ یہ لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانور لُوٹ کر لے کر جا رہے تھے ان پر انہوں نے حملہ کیا۔ اکیلے تھے۔ پہلے تیر مارتے رہے پھر کہتے ہیں کہ درّے پہ پہنچا وہاں سے پتھر مارنے شروع کیے اور اسی طرح میں ان کا پیچھا کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں میں سے کوئی اونٹ ایسا پیدا نہیں کیا جسے میں نے اپنے پیچھے نہ چھوڑ دیا ہو یعنی کہ درّے کی وجہ سے وہ پیچھے رہ گئے اور وہ لوگ آگے دَوڑ گئے اور انہوں نے ان کو میرے اور اپنے درمیان چھوڑ دیا۔ پھر میں تیر اندازی کرتا رہا یہاں تک کہ انہوں نے تیس سے زیادہ چادریں اور تیس نیزے یعنی اپنا وزن ہلکا ہونے کے لیے پھینک دیے۔ وہ لوگ دوڑ رہے تھے تو اونٹ چھوڑ دیے۔ پھر اپنا سامان بھی پیچھے پھینکنا شروع کر دیا تا کہ آسانی سے دوڑ سکیں۔ کہتے ہیں جو چیز بھی وہ پھینکتے جاتے تھے میں ان پر نشان کے طور پر پتھر رکھ دیتا تھا تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ پہچان لیں یہاں تک کہ وہ ایک تنگ گھاٹی میں آئے جہاں انہیں بدر فزاری کا کوئی بیٹا ملا۔ وہ بیٹھ کر کھانا کھانے لگے اور میں ایک چوٹی پر بیٹھا تھا۔ فزاری نے کہا یہ کون شخص ہے جسے میں دیکھ رہا ہوں؟ انہوں نے کہا اس شخص نے تو ہمیں تنگ کر رکھا ہے۔ اللہ کی قسم! یہ صبح سے ہم پر مسلسل تیر اندازی کر رہا ہے یہاں تک کہ اس نے ہم سے سب کچھ چھین لیا ہے۔ اس نے کہا چاہیے کہ تم میں سے چار آدمی اس کی طرف جائیں۔ حضرت سَلَمَہ بن اَکْوَعؓ کہتے ہیں کہ ان میں سے چار آدمی میری طرف پہاڑ پر چڑھے۔ جب وہ میرے اتنے قریب آئے کہ میں ان سے بات کر سکا تو میں نے کہا کہ تم مجھے جانتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں۔ تم کون ہو؟ میں نے کہا کہ میں سَلَمَہ بن اَکْوَع ہوں۔ پھر انہوں نے آگے کافروں کو کہا کہ اس کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو عزت عطا کی ہے کہ مَیں تم میں سے جس شخص کو پکڑنا چاہوں اسے پکڑ سکتا ہوں لیکن تم میں سے کوئی شخص مجھے پکڑنا چاہے تو نہیں پکڑ سکتا۔ چار آدمی جو آئے تھے ان میں سے ایک ذرا ڈر گیا۔ اس نے کہا کہ میرا بھی یہی خیال ہے اور وہ چاروں پھر واپس چلے گئے اور میں اپنی جگہ پر بیٹھا رہا یہاں تک کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے درختوں کے درمیان آتے ہوئے دیکھے۔ ان میں سے سب سے پہلے اَخْرَم اسدیؓ تھے اور ان کے پیچھے اَبُو قَتَادَۃ انصاریؓ تھے اور ان کے پیچھے مِقْدَاد بِن اَسْوَد کِنْدِیؓ تھے میں نے اَخْرَم یعنی حضرت مُحْرِزْؓ کے گھوڑے کی لگام پکڑی تو وہ چاروں طرف پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔ یہ ذرا سا confusion ہے میرا خیال ہے۔ وہ جو دوسرے لوگ وہاں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے جب انہوں نے دیکھا کہ یہ لوگ اَور قریب آ گئے ہیں تو وہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔ کہتے ہیں میں نے کہا اے اَخْرَم! یعنی حضرت مُحْرِزْؓ کو کہا کہ تُو ان سے بچ، تا کہ وہ تجھے ہلاک نہ کر دیں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ پہنچ نہ جائیں۔ اس نے کہا اے سَلَمَہ! اگر تو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور تُو جانتا ہے کہ جنت حق ہے اور آگ حق ہے یعنی جہنم حق ہے۔ پس تُو میرے اور شہادت کے درمیان حائل نہ ہو۔ مَیں نے اسے چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ یعنی اَخْرَمؓ اور عبد الرحمٰن باہم برسرِ پیکار ہوئے اور انہوں نے عبد الرحمٰن سمیت اس کے گھوڑے کو زخمی کر دیا اور عبد الرحمٰن نے اُن کو یعنی اَخْرَمؓ کو، حضرت مُحْرِزْؓ کو نیزہ مار کر شہید کر دیا اور ان کے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے لوگوں میں جانے کے لیے واپس مڑا تو پھر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگ آ رہے تھے ان میں سے ابو قتادہؓ، عبد الرحمٰن کے پیچھے گئے اور اس کو پکڑ لیا اور نیزہ مار کر اُسے قتل کر دیا جو حضرت مُحْرِزْؓ کو شہید کر کے گیا تھا۔ تو یہ کہتے ہیں کہ پس اس کی قسم جس نے محمدؐ کے چہرے کو عزت عطا کی! میں نے دوڑتے ہوئے ان کا تعاقب جاری رکھا۔ میں پھر بھی ان کے پیچھے جاتا رہا یہاں تک کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی کو اور نہ ان کے غبار کو اپنے پیچھے پایا یعنی بہت آگے نکل گیا یہاں تک کہ وہ سورج غروب ہونے سے پہلے ایک گھاٹی میں پہنچے جہاں پانی تھا۔ اسے ذی قَرَد کہتے تھے۔ وہ لوگ جو مال لُوٹ کے لے جانے والے چور تھے وہ اس سے پانی پینا چاہتے تھے اور وہ پیاسے تھے۔ پھر انہوں نے مجھے اپنے پیچھے دوڑتے ہوئے دیکھا۔ میں نے ان کو وہاں سے ہٹا دیا اور وہ اس میں سے ایک قطرہ بھی نہ پی سکے۔ وہ وہاں سے نکلے اور ایک گھاٹی کی طرف تیزی سے بڑھے۔ میں بھی دوڑا۔ میں ان میں سے جس شخص کو پیچھے پاتا یعنی چھپ چھپ کے پیچھے دوڑتا رہا اور جو پیچھے رہ جاتا تھا اس کے کندھے کی ہڈی میں تیر مارتا۔ میں کہتا یہ لو اَنَا ابْنُ الْاَکْوَع / وَالْیَوْمُ یَوْمُ الرُّضَّع کہ میں اَکْوَع کا بیٹا ہوں اور یہ دن کمینوں کی تباہی کا دن ہے۔ کہتے ہیں کہ اس نے کہا کہ اَکْوَع کو اس کی ماں کھوئے۔ کیا صبح والا اَکْوَع؟ یہ جو لوگوں کو زخمی کر رہے تھے تو ان میں سے ایک نے یہ کہا کہ صبح والا اَکْوَع، جو صبح سے ہمارے پیچھے پڑا ہوا ہے؟ میں نے کہا

ہاں۔ اے اپنی جان کے دشمن تیرا صبح والا اکوع۔ انہوں نے دو گھوڑے گھاٹی میں پیچھے چھوڑ دیے۔ میں ان دونوں کو ہانکتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چل پڑا۔ مجھے عامر ایک چھاگل میں تھوڑے سے دودھ میں ملا ہوا پانی اور ایک چھاگل میں پانی لاتے ہوئے ملے۔ پھر میں نے وضو کیا اور پیا۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پانی پر تھے جہاں سے میں نے ان لوگوں کو، ان لٹیروں کو صبح بھگایا تھا۔ وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پانی کے قریب پہنچ چکے تھے۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اونٹ اور وہ سب چیزیں جو میں نے مشرکوں سے چھڑائی تھیں لے لیں اور حضرت بلالؓ نے ان اونٹوں میں سے جو میں نے ان سے چھینے تھے ایک اونٹنی ذبح کی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کلیجی اور کوہان کے گوشت سے بھون رہے تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! آپؐ کے ساتھ جو لوگ آئے ہیں مجھے اس لشکر میں سے سو آدمی منتخب کرنے کی اجازت عطا فرمائیں۔ تو میں ان لوگوں کا پیچھا کر کے ان سب کو قتل کر دوں۔ کوئی ان کے قبیلے کو خبر دینے والا بھی نہ بچے جو یہ سامان لُوٹ کر لوٹے تھے، لُوٹ کر لے جانے لگے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھلکھلا کر ہنسے یہاں تک کہ آگ کی روشنی میں آپؐ کے دانتِ مبارک دکھائی دینے لگے۔ آپؐ نے فرمایا اے سَلَمَہ! کیا تم سمجھتے ہو کہ تم یہ کر سکتے ہو کہ ان کے گھروں میں پہنچنے سے پہلے ان سب کو مار دو؟ میں نے کہا ہاں اس کی قسم جس نے آپؐ کو عزت عطا کی ہے! آپؐ نے فرمایا اب وہ غطفان کی سرحد پر پہنچ گئے ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس جگہ یہ الفاظ بیان ہوئے ہیں کہ جب حضرت سَلَمَہ بن اَکْوَعؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کا دوبارہ پیچھا کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ 'یَا ابْنَ الْاَکْوَعِ مَلَکْتَ فَاَسْجِحْ'۔ اے ابن اکوع! تم نے جب غلبہ پا لیا ہے تو پھر جانے دو اور درگزر سے کام لو۔ اب پیچھے جانے کا ان کو قتل کرنے کا کیا فائدہ؟۔ تو یہ جو اسوہ ہے اس میں ایک تو یہ ہے کہ یہ اکیلے جنگ کرتے رہے حضرت مُحْرِزؓ آئے تو ان پہ انہوں نے چھپ کے حملہ کیا یا ان کو کسی طرح شہید کر دیا۔ پہلی دفعہ تو ان کے گھوڑے کو پکڑ کے انہوں نے پلٹا دیا اور بچ گئے لیکن پھر حملہ ہوا اور وہ شہید ہو گئے۔ ایک تو یہ حضرت مُحْرِزؓ کی شہادت کا واقعہ ہے۔ دوسرا ان کی بہادری بھی ہے اور ان کو جنگ کے طریقے کا بھی پتا ہے۔ اَکْوَعؓ نے ان لٹیروں سے سب مال چھینا اور پھر اہم بات یہ کہ جب مال واپس لے لیا اور پھر بھی کہا کہ میں ان کا پیچھا کر کے ان سب کو قتل کر دوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو جانے دو۔ جب مال واپس آ گیا ہے تو چھوڑو۔ تو یہ اسوہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیونکہ آپؐ کو قتل و غارت سے غرض نہیں تھی۔ یہ مقصد نہیں تھا۔ لٹیروں سے اور حملہ آوروں سے جب آپؐ نے واپس مال لے لیا اور سب لوگ چھوڑ کر فرار ہو گئے، ان میں سے کچھ زخمی بھی ہو گئے تو آپؐ نے بھی پھر وہاں کسی قسم کی جنگ اور قتل و غارت گری نہیں کی۔

بہرحال یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ان سے یہ باتیں کر رہے تھے کہ ان کو چھوڑو۔ وہ چلے گئے ہیں تو اب جانے دو۔ اس دوران میں بنی غطفان کا ایک شخص آیا اس نے کہا کہ فلاں شخص نے ان کے لیے اونٹ ذبح کیا ہے۔ جب وہ ان کی جلد اتار رہے تھے تو انہوں نے ایک غبار دیکھا۔ انہوں نے کہا وہ لوگ آ گئے۔ وہ وہاں سے بھی بھاگ گئے۔ جب صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج ہمارے بہترین شاہ سوار ابوقَتَادہؓ ہیں اور پیادوں میں بہترین پیادہ یعنی پیدل چلنے والوں میں، جنگ کرنے والوں میں سَلَمَہؓ ہیں۔ سَلَمَہؓ نے ان لوگوں کو مشکل میں ڈال دیا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو حصے دیے ایک سوار کا اور ایک پیدل کا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ لوٹتے ہوئے مجھے عَضْبَاء اونٹنی پر اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ تو کہتے ہیں کہ جب ہم جا رہے تھے تو انصار کے ایک شخص نے جس سے دوڑ میں کوئی آگے نہیں بڑھ سکتا تھا اس نے کہنا شروع کر دیا کہ کوئی مدینہ تک دوڑ لگانے والا ہے۔ اب جنگوں اور دشمنوں کے تنگ کرنے کے باوجود صحابہؓ اپنی تفریح کے سامان بھی کرتے رہتے تھے۔ ایک دوسرے کو ہلکے پھلکے چیلنج بھی دیتے تھے تاکہ وقت بھی گزر جائے اور دشمنوں کا جو مستقل ذہنی دباؤ بھی جو ہے وہ بھی کچھ کم ہو۔ بہرحال انہوں نے کہا کہ کوئی ہے جو مجھ سے دوڑ لگائے؟ کیا کوئی دوڑنے والا ہے؟ کہتے ہیں انہوں نے کئی دفعہ یہ بار بار دہرایا تو میں نے جب یہ بات سنی تو میں نے دوسرے صحابی کو چھیڑ کے کہا اسے کہ تم کسی معزز کی عزت نہیں کرتے؟ کسی بزرگ سے نہیں ڈرتے؟ اس نے کہا نہیں سوائے اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ مجھے کسی کا خوف نہیں تو میں نے کہا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ مجھے اس آدمی سے دوڑ لگانے دیں۔ آپؐ نے فرمایا ٹھیک ہے اگر تم چاہتے ہو تو لگاؤ۔ میں نے اس شخص سے کہا کہ چلو۔ پھر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے پاؤں موڑے اور چھلانگ ماری اور دوڑ پڑا اور میں ایک یا دو گھاٹیاں اسکے پیچھے دوڑا پھر میں اپنی طاقت بچا رہا تھا پھر میں آہستگی سے اس کے پیچھے دوڑا پھر میں تیز ہوا، اسے جا لیا۔ یہ دوڑ لگتی رہی۔ وہ مدینہ کا سب سے تیز دوڑنے والا شخص تھا۔ کہتے ہیں اَور تیز ہو کے میں نے اسے جا کے پکڑ لیا۔ میں نے اسے کندھے کے درمیان مکا مارا۔ میں نے کہا اللہ کی قسم! تو پیچھے رہ گیا۔

ایک راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے انہوں نے کہا کہ میں مدینہ تک اس سے آگے رہا اور پھر ہم صرف تین راتیں ٹھہرے یہاں تک کہ اس کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے۔ (ماخوذ از صحیح مسلم جلد 9 صفحہ 228 تا 238 کتاب الجهاد والسير، بَابُ غَزْوَةِ ذِي قَرَدٍ وَغَيْرِهَا، حدیث: 3358، نور فاؤنڈیشن 2008ء) (صحيح البخاري كتاب المغازي باب غزوة ذات القرد حدیث 4194) وہاں ٹھہرے۔ پھر خیبر کی طرف چلے گئے۔

تاریخ طبری میں اس غزوہ کی بابت کچھ تفصیلات یوں درج ہیں۔ حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ سے مروی ہے کہ غَزْوَۂ ذِی قَرَد میں دشمن کے پاس سب سے پہلا گھوڑا حضرت مُحْرِز بن نَضْلَہؓ کا پہنچا جو بنو اسد بن خُزَیْمَہ میں سے تھے۔ حضرت مُحْرِز بن نَضْلَہؓ کو اَخْرَم بھی کہا جاتا تھا اسی طرح آپؓ کو قُمَیْر بھی کہا جاتا تھا اور جب دشمن کی طرف سے لُوٹ مار اور خطرے کے لیے اجتماع کا اعلان ہوا تو حضرت محمود بن مَسْلَمَہؓ کے گھوڑے نے جو اُن کے باغ میں بندھا ہوا تھا جب اَور گھوڑوں کی ہنہناہٹ کی آواز سنی تو اپنی جگہ اچھل کود کرنے لگا۔ یہ ایک عمدہ اور سدھایا ہوا گھوڑا تھا۔ تب بَنُو عَبْدِالْاَشْهَل کی عورتوں میں سے بعض عورتوں نے بندھے ہوئے گھوڑے کو اس طرح اچھلتے کودتے دیکھا تو حضرت مُحْرِز بن نَضْلَہؓ سے کہا اے قُمَیر! کیا آپؓ طاقت رکھتے ہیں کہ اپنے اس گھوڑے پر سوار ہوں اور یہ گھوڑا جیسا ہے وہ آپؓ اسے دیکھ ہی رہے ہیں۔ پھر آپؓ مسلمانوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملیں۔ آپؓ نے کہا ہاں! میں تیار ہوں۔ پھر عورتوں نے وہ گھوڑا آپؓ کو دیا۔ آپؓ، حضرت مُحْرِزؓ، اس پر سوار ہو کر چل دیے۔ انہوں نے اس گھوڑے کی باگ ڈھیلی چھوڑ دی یہاں تک کہ آپؓ نے اس جماعت کو پا لیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہی تھی اور ان کے آگے آپؓ کھڑے ہو گئے۔ پھر حضرت مُحْرِز بن نَضْلَہؓ نے کہا اے تھوڑی سی جماعت! ٹھہرو۔ یہاں تک کہ دوسرے مہاجر اور انصار جو تمہارے پیچھے ہیں وہ بھی تم سے آملیں۔ راوی کہتے ہیں کہ دشمن کے ایک شخص نے آپؓ پر حملہ کیا اور آپؓ کو شہید کر دیا۔ پھر وہ گھوڑا بے قابو ہو کر بھاگا اور کوئی اس پر قابو نہ پا سکا یہاں تک کہ وہ بَنُو عَبْدِالْاَشْهَل کے محلے میں آ کر اُسی رسّی کے پاس ٹھہر گیا جس سے وہ بندھا ہوا تھا۔ پس مسلمانوں میں اس دن آپؓ کے علاوہ اور کوئی شہید نہیں ہوا تھا اور حضرت محمودؓ (طبقات ابن سعد کے مطابق ان صحابی کا نام حضرت محمد بن مسلمہؓ تھا۔ ان) کے گھوڑے کا نام ذُو اللِّمَّہ تھا۔ ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت مُحْرِز بن نَضْلَہؓ حضرت عُکَّاشَہ بن مِحْصَنؓ کے گھوڑے پر شہادت کے وقت سوار تھے۔ اس گھوڑے کو جَنَاح کہا جاتا تھا اور بعض جانور دشمن کے ہاتھ سے چھڑا لیے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مقام سے روانہ ہوئے اور غزوۂ ذی قَرَد کے پہاڑ پر پہنچ کر ٹھہرے اور وہیں اَور صحابہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اور ایک رات وہاں مقیم رہے۔ سَلَمَہ بن اَکْوَعؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر آپؐ سو آدمی میرے ساتھ بھیج دیں تو مَیں بقیہ جانور بھی دشمن سے چھڑا لاتا ہوں اور ان کی گردن جا دباتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاں جاؤ گے؟ اس وقت تو وہ غطفان کی شراب پی رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو سو سو میں تقسیم کرتے ہوئے ان میں کھانے کے لیے اونٹ تقسیم کیے جنہیں صحابہ نے بطور کھانے کے استعمال کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ واپس تشریف لے آئے۔

(تاريخ الطبري، الجزء الثالث 'غَزْوَةُ ذِي قَرَدٍ' صفحه 115،116 مكتبه دار الفكر، الطبعة الثانية 2002ء)

(الطبقات الكبرىٰ جلد 3 صفحه 70 مُحْرِزْ بن نضلة مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت 1990ء)

اور ان لوگوں سے کوئی تعرض نہیں کیا۔ ان لوگوں کو چھوڑ دیا۔ ان لوگوں کو جانے دیا اور یہی حضرت مُحْرِزؓ وہاں صرف ایک شہید ہوئے۔ ایک روایت کے مطابق گھڑسواروں میں سب سے پہلے شہید تھے اور یہی پہلی روایت میں بھی ہے۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت سُوَیبِط بن سَعْدؓ۔ آپؓ کو سُوَیبِط بن حَرْمَلَہ بھی کہا جاتا ہے۔ آپؓ کا نام سُوَیبِط بن حَرْمَلَہ اور سَلِیط بن حَرْمَلَہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ حضرت سُوَیبِطؓ کا تعلق قبیلہ بنو عبد دار سے تھا۔ ان کی والدہ کا نام ھُنَیدَہ تھا۔ آپؓ ابتدائی اسلام قبول کرنے والوں میں شامل تھے۔ اکثر سیرت نگاروں نے آپؓ کو مہاجرینِ حبشہ میں شامل کیا ہے۔

(اسد الغابه في معرفة الصحابه المجلد الثاني صفحه 354 'سُوَيبِط بن حرمله' دار الفكر بيروت لبنان 2003ء) (الاصابه في تمييز الصحابه الجزء السادس صفحه 368 'نُعَيْمَان بن عمرو' دار الكتب العلميه بيروت لبنان 2005ء) (تاريخ دمشق الكبير لابن عساكر جلد 12، جزء 24 صفحه 117 ذكر من اسمه سليط، دار احياء التراث العربي بيروت لبنان)

حضرت سُوَیبِطؓ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ ہجرت کے بعد آپؓ نے حضرت عبداللہ بن سَلَمَہ عَجْلَانیؓ کے گھر قیام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سُوَیبِطؓ اور حضرت عَائِذ بن مَاعِصؓ کے درمیان

عقدِ مؤاخات قائم فرمایا تھا۔حضرت سُوَیبِطؓ نے غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں بھی شرکت کی۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 65 ”سُوَیبِطْ بن سَعْد“ ومن عبدالدار بن قصی دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء)

حضرت امِ سَلَمہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ایک سال قبل بُصریٰ، ملک شام کا ایک علاقہ اس کی طرف تجارت کے لیے گئے تھے۔ ان کے ساتھ نُعَیمانؓ اور سُوَیبِط بن حَرمَلَہؓ نے بھی سفر کیا اور یہ دونوں جنگِ بدر میں بھی موجود تھے۔ نُعَیمانؓ زادِ راہ پر متعیّن تھے۔ سُوَیبِطؓ کی طبیعت میں ظرافت تھی۔ اس نے نُعَیمانؓ سے کہا کہ مجھے کھانا کھلاؤ۔ جو زادِ راہ تھا، سامان تھا اس کے نگران تھے۔ قافلے کا کھانے پینے کا انتظام ان کے سپرد تھا۔ انہوں نے ان سے کہا کھانا کھلاؤ۔ انہوں نے جواب دیا کہ جب تک حضرت ابوبکرؓ نہیں آئیں گے میں کھانا نہیں دوں گا۔ انہوں نے کہا اگر تم مجھے کھانا نہیں دو گے تو میں تمہیں غصہ دلاؤں گا۔ یہ واقعہ پہلے بھی مَیں نے مختصر بیان کیا تھا۔ جب یہ جا رہے تھے تو اس دوران میں حضرت سُوَیبِطؓ ایک قوم کے پاس سے گزرے تو سُوَیبِطؓ نے ان سے کہا کیا تم مجھ سے میرا ایک غلام خریدو گے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں۔ سُوَیبِطؓ نے اس قبیلے والوں کو کہا کہ وہ غلام بولنے والا ہے یاد رکھنا۔ اور یہی کہتا رہے گا کہ میں آزاد ہوں۔ جب تمہیں وہ یہ بات کہے تو تم اس کو چھوڑ کر میرے غلام کو میرے لیے خراب نہ کرنا۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ ہم اسے تجھ سے خریدنا چاہتے ہیں۔ تو انہوں نے دس اونٹنیوں کے عوض اس غلام کو خرید لیا۔ پھر وہ لوگ حضرت نُعَیمانؓ کے پاس آئے اور ان کے گلے میں پگڑی یا رسّی ڈالی۔ نُعَیمانؓ بولے کہ یہ شخص تم سے مذاق کر رہا ہے۔ مَیں آزاد ہوں غلام نہیں ہوں۔ لیکن انہوں نے جواب دیا کہ اس نے تمہارے بارے میں پہلے ہی ہمیں بتا دیا تھا کہ تم یہی کہو گے اور وہ پکڑ کے لے گئے۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس آئے اور لوگوں نے اس کے متعلق آپؓ کو بتایا تو آپؓ ان لوگوں کے پیچھے گئے اور ان کو ان کی اونٹنیاں واپس دیں اور نُعَیمانؓ کو واپس لیا۔ واپس لے آئے اور کہا یہ آزاد ہے غلام نہیں ہے۔ انہوں نے مذاق کیا تھا۔ اس طرح کے مذاق بھی صحابہ میں چلتے تھے۔ بہرحال جب یہ لوگ واپس پہنچے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ کو بتایا تو راوی بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ ایک سال تک اس سے حظ اٹھاتے رہے۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب المزاح حدیث نمبر 3719) (معجم البلدان جلد 1 صفحہ 522 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس بات پہ خوب ہنسے اور ایک سال تک لطیفہ مشہور رہا۔ بہرحال مندرجہ بالا واقعہ ایک فرق کے ساتھ بعض کتب میں اس طرح بھی ملتا ہے۔ لکھا ہے کہ فروخت کرنے والے حضرت سُوَیبِطؓ نہیں بلکہ حضرت نُعَیمانؓ تھے۔

صحابہ کے اس ذکر کے بعد میں جو بات مختصراً کہنا چاہتا ہوں وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک الہام کے بارے میں ہے کہ ”وَسِّعْ مَکَانَکَ“۔ یہ الہام آپؑ کو مختلف وقتوں میں ہوا۔ شروع میں اس وقت اللہ تعالیٰ نے ”وَسِّعْ مَکَانَکَ“ کا الہام فرمایا جب آپؑ فرماتے ہیں کہ اس وقت شاید دو یا تین لوگ میری مجلس میں آیا کرتے تھے اور کوئی مجھے جانتا نہیں تھا۔ (ماخوذ از سراج منیر، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 73)

پھر مختلف وقتوں میں دوسرے الہامات کے ساتھ بھی ”وَسِّعْ مَکَانَکَ“ کا الہام ہوتا رہا یعنی اپنی مکانیت کو وسیع کرو اور اس کے ساتھ جو دوسرے الہامات ہیں ان میں خوش خبریوں اور مختلف رنگ میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ہونے کا بھی ذکر ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جب اپنے انبیاء کو الہاماً کوئی حکم دیتا ہے کہ یہ کرو تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنی تائیدات اور نصرت بھی فرمائے گا اور وسائل کے سامان بھی پیدا فرمائے گا اور پھر اس طرح یہ تکمیل کو پہنچے گا اور یہی ہمارا تجربہ ہے۔ جماعت کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ کس شان سے اللہ تعالیٰ نے اس الہام کو پورا کیا اور ابھی بھی پورا فرماتا چلا جا رہا ہے۔ ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ادنیٰ غلام ہیں ہمیں بھی اس الہام کے متعلق مختلف وقتوں میں پورا ہونے کے نظارے دکھاتا چلا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہر الہام اور اللہ تعالیٰ کا آپ کو کسی بھی معاملے میں حکم دینا یا پیشگوئی کے رنگ میں بتانا اصل میں تو آپؑ کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین یعنی اسلام کی اشاعت اور ترقی کے ہونے کی خوش خبری ہے اور پھر آپؑ کے بعد سلسلہ خلافت کے ذریعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کی خوش خبری ہے۔ پس ہر قدم جو ہمارا آگے بڑھتا ہے یا جو ترقی ہم دیکھتے ہیں وہ اصل میں اللہ تعالیٰ کے اس منصوبے کا حصّہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو دنیا میں پھیلانے کے لیے بنایا ہوا ہے۔

اس تمہید کے بعد میں پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کی طرف آتا ہوں یعنی ”وَسِّعْ مَکَانَکَ“۔ خلافت کے یہاں یوکے میں ہجرت کے بعد برطانیہ میں بھی، یورپ میں بھی، امریکہ میں بھی، افریقہ اور دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی جماعت کے پھیلاؤ کے ساتھ مکانیت وسیع ہوتی چلی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جگہیں مہیا کرتا چلا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ جب یہاں ہجرت کر کے آئے تھے تو فوری طور پر اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر اپنی وسعت کا ایک نظارہ دکھایا اور اسلام آباد میں 25/ایکڑ زمین جماعت کو خریدنے کی توفیق ملی اور اس کے بعد مزید اس میں چھ ایکڑ بھی شامل ہو گئی جہاں جلسہ بھی ہوتا رہا اور کچھ رہائش بھی جماعتی کارکنوں کے لیے، واقفینِ زندگی کے لیے میسر تھی۔ ایک بنگلہ بھی جو خلیفۃ المسیح کی رہائش کے لیے تھا۔ کچھ دفاتر بھی تھے۔ ایک بیرک نما جگہ تھی اس میں مسجد بھی بنائی گئی تھی اور مجھے یاد ہے جب ایک دفعہ یہاں آیا 1985ء میں تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مجھے خاص طور پر فرمایا تھا کہ بڑی اچھی جگہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مرکز کے لیے بھی مہیا کر دی ہے۔ کم و بیش یہی الفاظ تھے مگر معیّن نہیں۔ اور مجھے یقین ہے اور بعض دوسرے شواہد بھی ظاہر کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہاں باقاعدہ مرکز بنانے کا ارادہ تھا۔ بہرحال ہر کام کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک وقت مقرر فرمایا ہوا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ اسلام آباد میں نئی تعمیر ہوئی ہے۔ کچھ دفاتر بہتر سہولتوں کے ساتھ بنائے گئے ہیں۔ باقاعدہ مسجد بنائی گئی ہے۔ خلیفۂ وقت کی رہائش بنائی گئی ہے اور واقفینِ زندگی اور کارکنوں کے لیے گھر بھی تعمیر ہوئے ہیں اور اَور بھی تعمیر ہوں گے۔

لندن میں دفاتر عارضی طور پر گھروں کو دفتر میں تبدیل کر کے استعمال ہو رہے تھے اور بڑے تنگ کمروں میں مشکل سے گزارا ہو رہا تھا۔ کام کی وسعت کی وجہ سے جگہ کی شدید کمی ہو چکی تھی۔ اس کے علاوہ کونسل کو بھی اعتراض رہتا تھا کہ یہ گھر رہائش کے مقصد کے لیے بنائے گئے ہیں تم نے دفتر بنائے ہوئے ہیں یہاں سے دفتر ختم کرو۔ عموماً وقتاً فوقتاً یہ شور اٹھتا رہتا تھا۔ اب اس نئی تعمیر سے تین چار دفاتر جو یہاں گھروں میں تھے وہ ان شاء اللہ تعالیٰ اسلام آباد منتقل ہو جائیں گے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اسلام آباد منصوبے کے ساتھ ہی فارنہم (Farnham) میں ایک بڑی دو منزلہ عمارت بھی جماعت کو مہیا فرما دی جس میں پریس بھی کام کر رہا ہے۔ یہ عمارت دو تین میل کے فاصلے پہ ہے اور کچھ دفاتر بھی ہیں۔ پھر خدام الاحمدیہ کو بھی یہاں ایک بڑی عمارت خریدنے کی توفیق مل گئی۔ اس سے پہلے قریب ہی جلسہ گاہ کے لیے 200/سے زائد ایکڑ کی جگہ ”حدیقۃ المہدی“ خریدنے کی بھی اللہ تعالیٰ نے توفیق دے دی۔ پھر جامعہ جو لندن میں تھا یہاں سے منتقل ہو گیا اور غیر معمولی طور پر کم قیمت پر موجودہ جگہ جامعہ کی اللہ تعالیٰ نے بہتر ماحول اور سہولتوں کے ساتھ عطا فرما دی۔ تقریباً تیس ایکڑ اس کی زمین بھی ہے اور یہ سب جگہیں اسلام آباد سے دس سے بیس منٹ کے فاصلے پر ہیں۔ اسلام آباد کے موجودہ منصوبے کے ساتھ ان تمام جگہوں کے خریدنے کی پلاننگ کوئی پہلے نہیں کی گئی تھی بلکہ یہ سب اللہ تعالیٰ کا منصوبہ تھا کہ یہ تمام جگہیں ایک علاقے میں قریب قریب اکٹھی ہوتی گئیں اور اللہ تعالیٰ نے مرکز کے ساتھ ساتھ ہی دوسری چیزیں بھی مہیا فرما دیں۔ جامعہ بھی قریب ہونا ضروری ہے۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام جگہوں کا، ان تمام چیزوں کا ایک علاقے میں اکٹھا ہونا ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ خلیفہ وقت کی رہائش گاہ اور دفاتر وغیرہ بھی وہاں بن گئے ہیں۔ بڑی مسجد بھی بن گئی ہے۔ اس لیے اب میں بھی لندن سے ان شاء اللہ تعالیٰ چند دنوں میں اسلام آباد منتقل ہو جاؤں گا۔ وہاں منتقلی کے بعد ہر لحاظ سے وہاں کی رہائش بھی بابرکت ہونے کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ فضل فرماتا رہے۔ اللہ تعالیٰ اسلام آباد سے اسلام کی تبلیغ کے کام کو پہلے سے زیادہ وسعت عطا فرمائے اور ”وَسِّعْ مَکَانَکَ“ صرف مکانیت کی وسعت کا ذریعہ ہی نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کے منصوبوں کی تکمیل میں وسعت کا ذریعہ بھی بنے۔ یہاں یہ بھی واضح کر دوں کہ مسجد فضل کے جو ہمسائے تھے ان ہمسایوں کو مسجد آنے والے احمدیوں کی وجہ سے ٹریفک اور پارکنگ کی وجہ سے ہمیشہ تنگی اور شکوہ رہا ہے۔ اس لیے نئی جگہ ہمسایوں کو اور علاقے کے لوگوں کو نمازوں کے لیے اور ویسے بھی جو اسلام آباد آنے والے ہیں ان کی وجہ سے کسی قسم کا شکوہ نہ ہو۔ انہیں اس کا موقع نہ دیں۔ ارد گرد کے جو لوگ ہیں وہ آئیں گے تو ٹریفک کی پابندی اور احتیاط کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔

جہاں تک جمعہ کا سوال ہے عموماً جمعہ یہیں بیت الفتوح میں ان شاء اللہ تعالیٰ آ کے پڑھایا کروں گا۔ امیر صاحب کو میں نے کہا ہے۔ وہ باقاعدہ ایک منصوبہ بندی کر کے جماعتوں کو بھی بتائیں گے کہ جن لوگوں نے یا جماعتوں نے اسلام آباد میں جمعہ پڑھنا ہو گا یا جو وہاں پڑھنا چاہتے ہیں وہ کون لوگ ہوں گے۔ وہاں کی ارد گرد کی جماعتیں ہوں گی۔ اگر ان میں سے جو بھی وہاں جا کے پڑھنا چاہیں وہ پڑھ سکتے ہیں۔ کس کس علاقے کے لوگ ہوں گے؟ کس طرح تقسیم ہو گی؟ اسلام آباد کے بیس میل کے علاقے کے ارد گرد کے لوگ جو ہیں وہ تو وہیں جمع ہو سکتے ہیں۔ وہاں جمعہ پڑھ سکتے ہیں۔ بہرحال جو تفصیل ہے وہ جماعتوں کو امیر صاحب کی طرف سے متعلقہ صدران کو مل جائے گی۔ بیس میل سے باہر جن لوگوں نے وہاں جمعہ پڑھنا ہے ان کے بارے میں بھی پتہ لگ جائے گا کہ کون کون سی جماعتیں ہیں یا کس طرح ان کی ترتیب دی جائے گی۔ بہرحال دوبارہ میں یہی کہتا ہوں کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس منصوبے کو اور وہاں منتقل ہونے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

☆...☆...☆

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات

مورخہ 19/ تا 28/ اپریل 2019ء کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گوناگوں مصروفیات کے علاوہ دیگر امور کی ایک جھلک ہدیۂ قارئین ہے:

☆... 19/ اپریل بروز جمعۃ المبارک: حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الفتوح مورڈن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں نیز یوٹیوب اور دیگر میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعہ ساری دنیا میں سنا اور دیکھا گیا۔ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں اخلاص و وفا کے پیکر ایک بدری صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ فرمایا۔

☆...20/ اپریل بروز ہفتہ: آج دیگر دفتری ملاقاتوں کے علاوہ جرمنی سے آئی ہوئی ناصرات کے ایک وفد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ نئے مرکزِ احمدیت میں کسی وفد کی یہ پہلی ملاقات تھی۔

☆... حضور انور نے مسجد مبارک اسلام آباد میں نمازِ عصر پڑھانے کے بعد درج ذیل 5 نکاحوں کا اعلان فرمایا اور ان نکاحوں کے بابرکت ہونے کے لیے دعا کروائی۔ نیز فریقین کو شرف مصافحہ بخشا اور مبارکباد دی۔

☆... عزیزہ حافظہ عطیۃ الرحیم (واقفۂ نو) بنت مکرم مسرور احمد نعیم صاحب (ربوہ) ہمراہ مکرم راشد مجید صاحب (مربی سلسلہ۔ شعبہ تخصص جامعہ احمدیہ ربوہ) ابن مکرم عبدالمجید طیّب صاحب (ربوہ)

☆... عزیزہ فاطمہ صدف بنت مکرم مرزا اکرم بیگ صاحب مرحوم (ربوہ) ہمراہ مکرم سجیل احمد صاحب (مربی سلسلہ۔ شعبہ تخصص جامعہ احمدیہ ربوہ) ابن مکرم محمد نواز صاحب (ربوہ)

☆... عزیزہ فیضیہ انور (واقفۂ نو) بنت مکرم مبارک احمد انور صاحب (ناروے) ہمراہ مکرم نوید احمد خان (واقفِ نو) ابن مکرم مبارک احمد خان صاحب (یوکے)

☆... عزیزہ زارا احمد بنت مکرم بشارت احمد گھمن صاحب (کینیڈا) ہمراہ مکرم نادر احمد سندھو صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم ناصر احمد سندھو صاحب (جرمنی)

☆... عزیزہ تنزیلہ انعم بنت مکرم نعیم احمد صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم افتخار احمد صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم ناصر احمد صاحب (جرمنی)

☆... آج فیملی ملاقاتوں کے بعد احمدیہ یورپین فٹبال ٹورنامنٹ میں شامل ہونے والی ٹیموں کی حضور انور کے ساتھ تصاویر ہوئیں۔

☆...21/ اپریل بروز اتوار: آج دیگر دفتری ملاقاتوں کے علاوہ سوئٹزرلینڈ سے آئے ہوئے واقفینِ نو کے ایک وفد کی حضور انور سے ملاقات تھی۔ اس کے بعد واقفاتِ نو سوئٹزرلینڈ کی بھی حضور انور سے ملاقات تھی۔

☆...23/ اپریل بروز منگل: حضور انور نے مسجد مبارک اسلام آباد میں نمازِ عصر پڑھانے کے بعد دو نکاحوں کی تقریب کو برکت بخشی۔ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب (امام مسجد فضل لندن) نے نکاح پڑھائے جبکہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان نکاحوں کے بابرکت ہونے کے لیے دعا کروائی اور فریقین کو مبارکباد دی۔

☆...26/ اپریل بروز جمعۃ المبارک: حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الفتوح مورڈن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں نیز یوٹیوب اور دیگر میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعہ ساری دنیا میں سنا اور دیکھا گیا۔ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں اخلاص و وفا کے پیکر 2 بدری اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ فرمایا۔ نیز مکرم ملک محمد اکرم صاحب (مبلغ سلسلہ) کی نمازِ جنازہ حاضر اور مکرم چوہدری عبدالشکور صاحب (مبلغ سلسلہ)، مکرم ملک محمد صالح صاحب (معلم وقف جدید) اور مکرم موینشیحے جمعہ صاحب (تنزانیہ) کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔

☆... حضور انور نے نماز عصر کے بعد اپنے دفتر سے دعاؤں کے ساتھ عزیزہ عائشہ سارہ ہاشم بنت مکرم محمد اکبر راجہ صاحب کی رخصتی فرمائی۔ عزیزہ کی شادی مکرم ربیب احمد مرزا صاحب (مبلغ سلسلہ آئرلینڈ) ابن مکرم ظفر محمود مرزا صاحب (مرحوم) کے ساتھ طے پائی۔

☆...27/ اپریل بروز ہفتہ: آج مسجد مبارک اسلام آباد میں جرمنی سے آئے ہوئے اطفال (معیارِ کبیر) کے وفد نے حضور انور سے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

☆... نمازِ ظہر کی ادائیگی سے قبل حضورِ انور نے دو نکاحوں کی تقریب کو برکت بخشی۔ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب (امام مسجد فضل لندن) نے نکاح پڑھائے جبکہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان نکاحوں کے بابرکت ہونے کے لیے دعا کروائی اور فریقین کو مبارکباد دی۔

☆... آج نمازِ عصر حضور انور نے بیت الفتوح (مورڈن۔ لندن) میں پڑھائی جس کے بعد IAAAE (یورپین چیپٹر) کے سالانہ سمپوزیم کے اختتامی اجلاس کو رونق بخشی اور حاضرین سے خطاب فرمایا۔

☆...28/ اپریل بروز اتوار: آج دیگر دفتری ملاقاتوں کے دوران سوئٹزرلینڈ سے تعلق رکھنے والی Ms. Patricia Haveman نے حضورِ انور سے ملاقات کی۔ موصوفہ نے گزشتہ روز IAAAE (یورپ) کے سالانہ سمپوزیم میں شرکت کرکے ایک پریزینٹیشن پیش کی تھی۔ موصوفہ ہالینڈ کی ایک فلاحی تنظیم Mundo Younido کی بانی صدر رہیں۔

☆... حضور انور نے مسجد مبارک اسلام آباد میں نمازِ عصر پڑھانے کے بعد درج ذیل 2 نکاحوں کا اعلان فرمایا اور ان نکاحوں کے بابرکت ہونے کے لیے دعا کروائی۔ نیز فریقین کو شرف مصافحہ بخشا اور مبارکباد دی۔

☆... عزیزہ نبا غوری بنت مکرم محمد مبرور خان صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم سید محمد ابراھیم صاحب ابن مکرم سید سجاد احمد صاحب (جاپان)

☆... عزیزہ نائلہ خان بنت مکرم منصور احمد ندیم خان صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم ارسلان شمسی صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم لیاقت شمسی صاحب (یوکے)

ملاقات حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس ہفتہ کے دوران حضورِ انور نے چار روز دفتری جبکہ پانچ روز ذاتی ملاقاتیں فرمائیں۔ متعدد افسرانِ صیغہ جات، مربیانِ سلسلہ اور دیگر احباب نے حضورِ انور سے اپنی دفتری ملاقاتوں میں ہدایات اور رہنمائی حاصل کی۔

اس عرصہ کے دوران 97/ فیملیز اور 43/ احباب نے انفرادی طور پر حضورِ انور سے شرفِ ملاقات کی سعادت پائی۔ اپنے آقا سے ملاقات کے لیے حاضر ہونے والے ان احبابِ جماعت کا تعلق 19/ ممالک سے تھا جن میں چیک ریپبلک، گھانا، سویڈن، پاکستان، بیلیز، فرانس، گوادے لوپ، کینیڈا، بلغاریہ، ناروے، جرمنی، امریکہ، سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ، کبابیر، اردن، آئرلینڈ، بھارت اور یوکے شامل ہیں۔

اَللّٰھُمَّ أَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ
وَکُنْ مَعَہٗ حَیْثُ مَا کَانَ وَانْصُرْہُ نَصْرًا عَزِیْزًا

وفد اطفال الاحمدیہ جرمنی

جماعت احمدیہ برطانیہ کا عشرہ صلوٰۃ (یکم تا 10/ اپریل 2019ء)

مورخہ 20/ جنوری 2018ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن کی تین جماعتوں کی مجالس عاملہ کی ایک ملاقات میں ارشاد فرمایا تھا کہ "ہر دو ماہ بعد عشرہ صلوٰۃ منایا کریں۔ اس طرح سال میں چھ دفعہ کوشش کریں گے تو نماز کی حاضری میں ضرور فرق پڑیگا۔" (الفضل انٹرنیشنل 16/ مارچ 2018ء صفحہ 2)

اس ارشاد کی تعمیل میں نیشنل شعبہ تربیت کے تحت جماعت احمدیہ یوکے نے یکم تا 10/ اپریل 2019ء عشرہ صلوٰۃ منایا۔ اس عشرہ کی کامیابی کے لیے حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں دعائیہ خطوط لکھے گئے نیز ہر روز شعبہ تربیت کے تحت برطانیہ کے تمام مقامی سیکرٹریانِ تربیت کو موبائل پر ایک پوسٹ بھیجی جاتی جس میں نماز کی اہمیت اور افادیت کے بارے میں قرآن کریم، حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے وقت کے اقتباسات وغیرہ شامل ہوتے۔ یہ پوسٹ ڈیجٹل طریق پر سیکرٹریان تربیت اپنی جماعت کے ممبران کو بھجوا دیتے۔

اس عشرے کے دوران برطانیہ کی تمام جماعتوں کو نماز کی اہمیت اور افادیت کے موضوع پر ایک تربیتی پروگرام کرنے کا ٹارگٹ دیا گیا۔ اللہ کے فضل سے برطانیہ کی اکثر جماعتوں نے اس ٹارگٹ کو پورا کیا۔

حضورِ انور کے ارشاد کی برکت سے عشرہ صلوٰۃ کے دوران مساجد میں نمازوں کی حاضری میں کافی اضافہ دیکھا گیا۔ مثال کے طَور پر لندن کے مضافاتی علاقوں میں قائم ایک جماعت میں عام دنوں میں فجر کی نماز پر 10 سے 12 افراد ہوتے تھے مگر اس عشرہ کی برکت سے اوسطًا 45/ افراد نمازِ فجر مسجد میں ادا کرنے لگے ہیں۔ اسی طرح برطانیہ کی تمام جماعتوں میں بہتری دیکھنے میں آئی۔ اس سے ہمیں اندازا ہوتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی عطافرمودہ ہدایات کس قدر موثر اور مفید ہوتی ہیں۔

دعا ہے کہ ہم سب خلیفۂ وقت کے احکام و ارشاد پر عمل کرنیوالے بنیں اور ان کا پورا فائدہ اٹھانے والے ہوں۔ آمین۔ (رپورٹ: شیخ ثمر احمد۔ مربی سلسلہ۔ شعبہ تربیت برطانیہ)

☆...☆...☆

وفد واقفین نو سوئٹزرلینڈ

بقیہ: سالانہ سمپوزیم IAAAE (یورپ)

از صفحہ نمبر 24

پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان شاء اللہ افریقہ کے ہر ملک میں ہم اس ٹریننگ کالج سے ٹریننگ لینے والوں کے ذریعہ مقامی لوگوں کو بنیادی skills سکھائیں گے اور انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی کوشش کریں گے۔

اس کے بعد تقسیم ایوارڈز کی تقریب ہوئی۔ حضورِ انور نے انتظامیہ کی جانب سے طے شدہ پروگرام کے مطابق بعض احباب کو تحائف اور بعض کو ایوارڈز عطا فرمائے۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اسلامی اقدار کی پاسداری کا ایک عملی نمونہ اس وقت دیکھنے میں آیا جب ایوارڈ وصول کرنے کے لیے احمدی خواتین کو مردوں کی سائیڈ پر سٹیج پر بلوایا گیا تو حضورِ انور اس چیز کے پیش نظر کہ خواتین کا مردوں کی جانب آکر ایوارڈ وصول کرنا مناسب نہیں ازراہِ شفقت خواتین کے حصہ میں تشریف لے گئے اور وہیں خواتین کو ایوارڈز سے نوازا۔

بعد ازاں حضورِ انور 6 بج کر 20 منٹ پر اسٹیج پر تشریف لائے اور اس تقریب سے اختتامی خطاب فرمایا۔

تشہد، تعوّذ اور تسمیہ کے بعد حضورِ انور نے فرمایا کہ الحمد للہ کہ آج انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اور انجینیرز کو ایک مرتبہ پھر سالانہ سمپوزیم منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ گذشتہ چند سالوں کے دوران آپ کی تنظیم بہت مستعد ہوگئی ہے۔ آپ لوگ صرف مرکز کے ساتھ ہی کام نہیں کر رہے بلکہ میری ہدایات کے مطابق یوکے اور دیگر ممالک میں بہت مشکل اور پیچیدہ منصوبوں پر بھی کام کر رہے ہیں جن میں مساجد، مختلف عمارات اور دیگر خدمتِ انسانی کے کام شامل ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اللہ کا فضل ہے کہ آپ لوگ خدمتِ انسانی کے جذبہ سے سرشار ہو کر اپنے کاموں میں محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر لگے ہوئے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے کاموں میں مزید وسعت عطا فرمائے۔

آپ لوگوں نے جو امسال بڑے پراجیکٹس کیے ہیں ان میں مالی اور تنزانیہ میں مساجد اور دفاتر وغیرہ پر مشتمل کمپلیکس کی تعمیر ہے۔ تصاویر سے پتہ لگتا ہے کہ ان مساجد کی عمارات بہت خوبصورت اور متاثر کن ہیں۔ اور جو لوگ یہاں سے بھی ان ملکوں میں گئے ہیں وہ بھی ان کی تعمیر سے بہت متاثر دکھائی دیتے ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ جو بھی جماعتی عمارات تعمیر ہوتی ہیں وہ جماعت احمدیہ کا ایک تعارف بن جاتی ہیں۔ لوگ ان کو دیکھتے ہیں اور پھر انہیں معلوم ہوتا ہے کہ ہم لوگ بلا تفریق رنگ ونسل یا ذات پات محض انسانیت کی خدمت کے جذبہ کے پیشِ نظر بہت سا کام کرتے ہیں۔ اس طرح لوگوں کو اسلام کا سچا اور درست پیغام بھی پہنچ جاتا ہے۔

آپ کی تنظیم نے افریقہ کے علاقوں میں امسال متعدّد نئے واٹر پمپ لگائے ہیں جس سے ان علاقوں کے رہنے والوں کو پینے کا صاف پانی میسّر آ گیا۔ پھر ایک بہت بڑی تعداد میں نلکوں کو دوبارہ سے فنکشنل کرنے کا کام بھی آپ لوگوں نے کیا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آپ میں سے بعض جب سفر کرے کے دور دراز ممالک میں خدمت کے لیے جاتے ہیں تو سفر خرچ بھی نہیں لیتے۔ ایسے لوگ وقف کی صحیح روح کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ میں ان کی مخلصانہ کاوشوں کو سراہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو ہمیشہ خدمتِ انسانیت کے کاموں میں بڑھاتا چلا جائے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ میں آپ لوگوں کی توجہ اس بات کی طرف بھی مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنیں۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں۔ خدا تعالیٰ سے ایک ذاتی تعلق پیدا کر کے آپ کا حقیقی مقصد بن جائے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ آپ کے کاموں کو مزید پھل لگائے گا۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مخلصانہ کاوشوں میں برکت عطا فرمائے۔

خطاب کے بعد حضورِ انور نے 6 بج کر 34 منٹ پر دعا کروائی۔ بعد ازاں اس کانفرنس کے شرکاء اور انتظامیہ کے مختلف گروپس کو اپنے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں تصاویر اتروانے کا اعزاز حاصل ہوا۔ بعد ازاں مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

اس تقریب کے اختتام کے بعد حضورِ انور شام سات بج کر آٹھ منٹ پر طاہر ہال سے تشریف لے گئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہر احمدی کو حضورِ انور کے ارشادات کے مطابق خدماتِ دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ☆...☆...☆

احمدیہ یورپین فٹ بال ٹورنامنٹ 2019ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلسِ صحت جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیرِ انتظام دوسرے یورپین فٹ بال ٹورنامنٹ کا انعقاد حضورِ انور کی اجازت کے ساتھ مورخہ 19 تا 22 اپریل 2019ء کو لندن میں ہوا۔ حضورِ انور نے ازراہِ شفقت اس ٹورنامنٹ کا نام 'احمدیہ یوروپین فٹ بال ٹورنامنٹ' عطا فرمایا ہے۔

مورخہ 19 اپریل کو مسجد بیت الفتوح میں اس ٹورنامنٹ کی افتتاحی تقریب ہوئی جس میں میچز کے لیے قرعہ ڈالا گیا۔

امسال اس ٹورنامنٹ میں گذشتہ سال سے چار زائد ٹیموں نے شمولیت اختیار کی۔ کل چودہ ٹیموں کو تین گروپس میں تقسیم کیا گیا تھا جن میں یوکے (اے)، جرمنی (اے)، جرمنی (بی) اور بلغاریہ گروپ A میں اور یوکے (بی)، پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن، فضل عمر فٹبال کلب، ڈنمارک اور سویڈن گروپ B میں جبکہ جامعہ احمدیہ یوکے، آئرلینڈ، بیلجیم، ہالینڈ اور جامعہ احمدیہ جرمنی گروپ C میں شامل تھیں۔

اتوار 21 اپریل تک تمام گروپ میچز اور کوارٹر فائنلز کھیلے جا چکے تھے۔ سوموار 22 اپریل بروز سوموار سیمی فائنلز اور فائنل کھیلے گئے۔

پہلا سیمی فائنل جرمنی (اے) اور یوکے (بی) کے مابین کھیلا گیا جو جرمنی (اے) نے تین صفر کی برتری کے ساتھ جیت لیا۔

دوسرا سیمی فائنل یوکے (اے) اور پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کے مابین کھیلا گیا جو یوکے (اے) نے چار صفر کی برتری کے ساتھ جیت لیا۔

فائنل جیسا کہ واضح ہے جرمنی (اے) اور یوکے (اے) کے مابین کھیلا گیا جو ایک نہایت دلچسپ اور سخت مقابلہ کے بعد جرمنی (اے) نے ایک صفر کی برتری کے ساتھ جیت کر 'احمدیہ یورپین فٹبال ٹورنامنٹ 2019ء' کی ٹرافی اپنے نام کر لی۔

تقریب تقسیم انعامات میں فاتح ٹیم جرمنی (اے) اور دوم ٹھہرنے والی ٹیم یوکے (اے) کے علاوہ ٹورنامنٹ میں عمدہ کارکردگی کے حوالہ سے جو انعامات دیے گئے ان کی تفصیل کچھ یوں ہے: بااصول کھیلنے (Fair Play) پر ڈنمارک کی ٹیم انعام کی مستحق ٹھہری، بہترین گول کیپر رمیض احمد (جرمنی اے)،

دوسرے احمدیہ یورپین فٹبال ٹورنامنٹ کی فاتح ٹیم جرمنی (اے)

سب سے زیادہ گول کرنے والے پلیئر احمد بٹ (ہالینڈ)، جبکہ پلیئر آف ٹورنامنٹ عمر نجا (Omar Nija) (جرمنی اے) ٹھہرے۔ انعام کے مستحق تمام احباب کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دستخط شدہ اسناد سے بھی نوازا گیا۔ اللہ تعالیٰ یہ سب اعزاز ان کے لیے مبارک فرمائے۔

برطانیہ میں کھیلوں کے ٹورنامنٹ منعقد کرنے کا ایک مقصد مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے ممبران جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت قرب میں وقت گزارنے، حضورِ انور کی اقتدا میں نمازیں ادا کرنے اور زیارت مرکز کرنے کا موقع فراہم کرنا بھی ہوتا ہے۔

20 اپریل کی شام جماعت احمدیہ کے عالمی مرکز 'اسلام آباد' میں ان تمام ٹیموں کی پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں اجتماعی تصاویر ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان مقابلہ جات کے انعقاد کے اصل مقاصد حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور تمام احمدی صحت مند وجود اور صحت مند ذہن کے ساتھ احمدیت اور معاشرے کے لیے مفید وجود ثابت ہوں۔ آمین (رپورٹ: شیخ ثمر احمد۔ سیکرٹری احمدیہ یورپین فٹ بال ٹورنامنٹ 2019ء)

جماعت احمدیہ عالمگیر اور جلسہ ہائے یوم مسیح موعودؑ

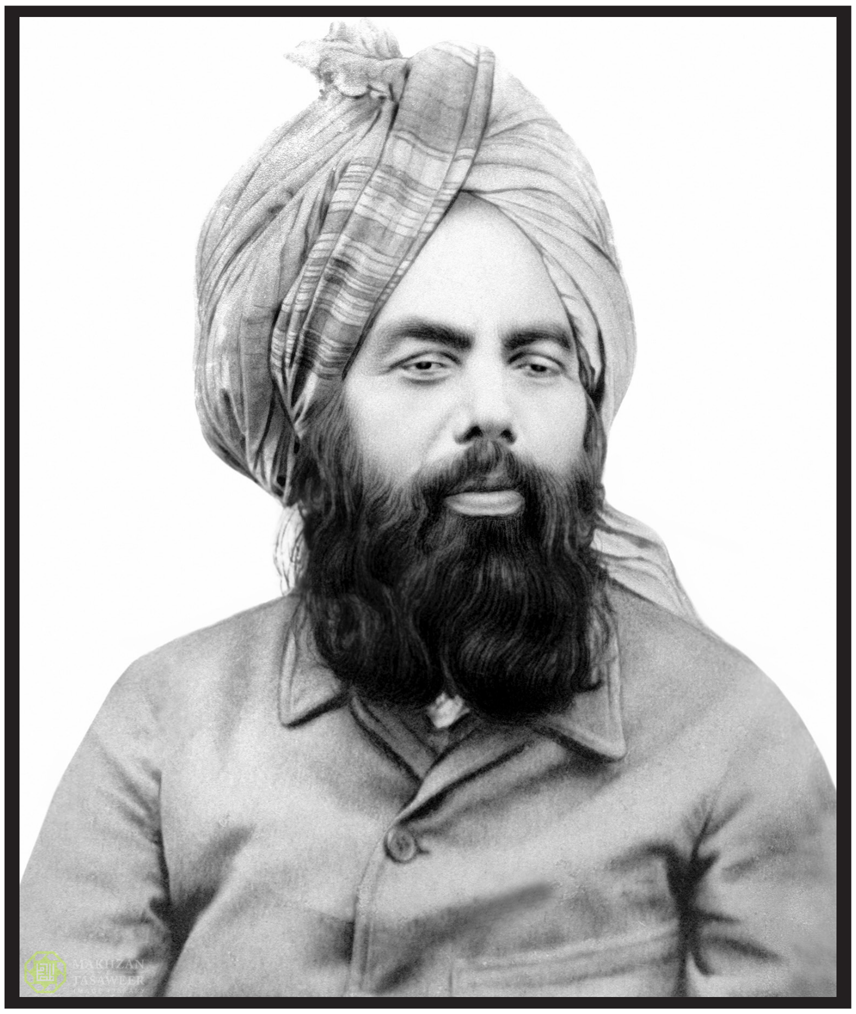

امام الزماں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

23/ مارچ 1889ء کو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدئ معہود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے الٰہی نوشتوں کے مطابق لدھیانہ شہر کے دار البیعت میں 40/ افراد کی بیعت لے کر جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی جس کے ذریعہ تکمیل اشاعتِ دین کا کام ہونا مقدر ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ یہ دن جماعت احمدیہ میں یوم مسیح موعود کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال دنیا بھر میں افراد جماعت احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنے عہد بیعت کو تازہ کرنے کے لیے جلسوں کا انعقاد کرتے ہیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا جاتا ہے اور اس تاریخی دن کے حوالہ سے احمدیوں کو اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کی یاد دہانی کروائی جاتی ہے۔ ادارہ الفضل انٹرنیشنل کو مختلف ممالک کے نمائندگان الفضل انٹرنیشنل کی جانب سے انتہائی محنت سے تیار کردہ ان جلسوں کی رپورٹس موصول ہوئی ہیں، ذیل میں تلخیص کے ساتھ یہ رپورٹس پیش کی جاتی ہیں۔

دنیا بھر میں ہونے والے ان جلسوں میں مختلف عناوین پر تقاریر کی گئیں۔ ان میں سے چند عناوین نمونۃً درج ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت سے ایمان افروز واقعات، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور وحی و الہام کی حقیقت، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی اور الہامات کا تذکرہ، پیشگوئی دربارہ آمد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام، حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کی اغراض ومقاصد، احمدیت کا تعارف، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام از روئے بائبل، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، دنیا ایک موعود کی محتاج ہے، حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کی حقیقت، بیعت کی حقیقت، خلافت کی اطاعت، احمدیت کی مختصر تاریخ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارنامے، بیعت کی اہمیت، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشق الٰہی، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشق رسول ﷺ، وفات مسیح ناصریؑ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام کی خصوصیات، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف لطیف آئینہ کمالات اسلام اور حقیقۃ الوحی کا تعارف، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بطور سلطان القلم، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی علامات، امکان نبوت، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور بطور احمدی ہماری ذمہ داریاں، مسیح موعود اور امام مہدی علیہ السلام کو ماننا کیوں ضروری ہے؟، اسلام کی امتیازی خصوصیات، جماعت احمدیہ کی خدمت اسلام، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اسلام کا دفاع، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے الٰہی مدد و نصرت، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مغرب کو پیغام حق و دیگر۔

☆… اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال ایک کیریبین جزیرہ Guadeloupe میں پہلی مرتبہ جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔

(رپورٹ: لقمان احمد باجوہ۔ مربی سلسلہ گواڈے لوپ)

☆… برطانیہ سے موصولہ رپورٹ کے مطابق متعدد جماعتوں میں جلسوں کا انعقاد کیا گیا۔ صرف لندن ریجن A اور B، ناٹنگھم اور جلنگھم میں ہونے والے جلسوں میں کل تعداد شاملین 2372 تھی۔

(رپورٹ: راحیل احمد۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

☆… کینیڈا میں ہونے والے جلسوں میں سے ٹورانٹو، مسس ساگا، بریمپٹن، وینکور، کیلگری میں ہونے والے جلسوں کی رپورٹس موصول ہوئیں۔

(رپورٹ: ناصر احمد وینس۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

☆… انڈونیشیا میں کل 89 جماعتوں میں جلسے منعقد ہوئے جن میں کل تعداد شاملین 6520 تھی۔ ان میں 127 غیر از جماعت افراد نے شرکت کی جبکہ 4 بیعتیں بھی ہوئیں۔ انڈونیشیا کے ریجنز جن میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا وہ درج ذیل ہیں: زائر ملوکو، پاپوا سٹیٹ، جنوبی بورنیو، Goron-talo سٹیٹ، وسطی بورنیو، مغربی پاپوا، بانٹن سٹیٹ نمبر 2، شمالی سماٹرا، Sulawesi tenggara، جکارتا، مغربی جاوا نمبر 5، مغربی جاوا نمبر 1، مغربی جاوا نمبر 2، Bengkulu، مغربی جاوا نمبر 8، مرکز۔

(رپورٹ: فضل عمر فاروق۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

☆… لائبیریا: لائبیریا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 6 جماعتوں میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا جن میں شاملین کی کل تعداد 339 تھی۔ ان جلسوں میں 57 غیر از جماعت افراد نے بھی شرکت کی۔ ان 6 جماعتوں کے نام درج ذیل ہیں: Monrovia City, Kpo River, Tubman-burg, Gbarnga, Sanoyea اور Ganta۔

(رپورٹ: منصور احمد ناصر۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

☆… نائیجر: نائیجر میں 28 مقامات پر جلسے منعقد ہوئے۔ کل حاضری 4610 تھی جبکہ 569 غیر از جماعت شامل تھے۔ نائیجر کے مندرجہ ذیل ریجنز میں جلسے منعقد ہوئے: نیامے، تلّا بیری، مداوا، دوسو، مارادی اور کونی۔

(رپورٹ: عدیل احمد رضا۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

☆… تنزانیہ: تنزانیہ میں کل 14 ریجنز میں 116 مقامات پر یوم مسیح موعود منایا گیا۔ کل حاضری 4706 تھی اور 867 غیر از جماعت مہمانان نے بھی شرکت کی۔ ان 14 ریجنز کے نام یہ ہیں: دار السلام، اِرنگا، مبیا، رُوُوما، ڈوڈومہ، مٹوارہ، لِنڈی، اَروشا، ٹانگا، موروگورو، ٹبورا، کاگیرا، مارا اور کیگوما۔

(رپورٹ: شہاب احمد۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

☆… تنزانیہ (جامعہ احمدیہ): جامعہ احمدیہ تنزانیہ میں بھی جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کا انعقاد کیا گیا۔ جلسہ میں 85 طلباء واساتذہ جامعہ و مہمانان نے شرکت کی۔

(رپورٹ: عابد محمود بھٹی۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ تنزانیہ)

☆… نائیجیریا (جامعۃ المبشرین): جامعۃ المبشرین نائیجیریا میں بھی جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کا انعقاد کیا گیا۔ جلسہ میں 82 طلباء واساتذہ جامعہ و مہمانان کرام نے شرکت کی۔

(رپورٹ: سید اطہر محمود۔ استاد جامعہ احمدیہ نائیجیریا)

☆… بورکینافاسو: بورکینافاسو میں چونکہ انہی دنوں میں جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا تھا اس لیے الگ سے جلسہ یوم مسیح موعود منعقد نہیں ہو سکے البتہ 22 مارچ 2019ء کے خطبہ جمعہ میں یوم مسیح موعود کے حوالہ سے بورکینافاسو کی قریباً تمام مساجد میں یومِ مسیح موعودؑ کے حوالہ سے خطبات دیے گئے۔

(رپورٹ: اظہار احمد راجہ۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

☆… جرمنی: موصولہ رپورٹس کے مطابق 43/ جماعتوں میں اور 3 لوکل امارات میں جلسے منعقد ہوئے جن میں 3789/ احباب و خواتین نے شرکت کی۔

(رپورٹ: باسل احمد بھٹی۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

☆… سیرالیون: تمام ریجنز میں یوم مسیح موعود منایا گیا۔ اس موقع پر سکولوں اور جماعتوں میں الگ الگ جلسے منعقد کیے گئے۔ کل 290 مقامات پر جلسے منعقد ہوئے اور ان میں 24,506 افراد نے شرکت کی۔ اسی طرح 132 سکولوں میں بھی جلسے کروائے گئے اور ان میں 42,487 افراد شامل ہوئے۔ ان جلسوں میں غیر از جماعت ائمہ کرام کی ایک بڑی تعداد شامل ہوئی۔ سیرالیون کے ریجنز جہاں پر جلسہ منعقد ہوا درج ذیل ہیں: فری ٹاؤن، واٹرلُو، لُنگی، مشاکا، مائل 91، مویامبا، بو، کینیما، دارُو، روکوپر، ٹُنسر، پورٹ لوکو، مکینی، جامعہ، گبین ڈیمبو (Gbendembu)۔

(رپورٹ: عبد الہادی قریشی۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

☆… کانگو برازاویل: جماعت احمدیہ کونگو برازاویل کو ملک کے 14 مقامات پر جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کے انعقاد کی توفیق ملی۔ جن میں 586 افراد نے شرکت کی۔ اسی طرح جماعت کو DRTV پر جو ایک پرائیویٹ ٹی وی چینل ہے دو پروگرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بارے میں کرنے کی توفیق ملی۔

(رپورٹ: سعید احمد ناصر۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

☆… سری لنکا: سری لنکا میں خدا تعالیٰ کے فضل سے چار مقامات پر جلسے منعقد ہوئے جن میں شاملین کی کل تعداد 1278 تھی۔ یہ جلسے کولومبو، نیگومبو (یہاں پر دو جلسے منعقد ہوئے)، پسیالہ شہر میں منعقد ہوئے۔ یومِ مسیح موعودؑ کے جلسہ کو لوکل TV چینل جس کا نام Derana TV ہے اور اسی طرح Radio چینل بنام Soorian FM نے بھی مورخہ 24 مارچ کو میڈیا کوریج دی۔

(رپورٹ: مولوی مشتاق احمد۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

☆… بینن: اللہ تعالیٰ کے فضل سے بینن کے تمام ریجنز میں جلسہ جات یومِ مسیح موعود منعقد کیے گئے۔ جماعتی ضروریات کے پیشِ نظر اس ملک کو 16/ ریجنز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ملک کے طول وعرض میں ایک سے ڈیڑھ گھنٹہ پر مشتمل کل 117/ جلسے منعقد کیے گئے جن میں گیارہ ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی۔ ان میں سات سو سے زائد غیر احمدی مہمان بھی شامل ہیں۔ اکثر جلسوں کے اختتام پر مجلس سوال و جواب کا انعقاد بھی کیا گیا۔

(رپورٹ: منتظر احمد۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

☆…☆…☆

تنزانیہ

سری لنکا

نائیجر

نائیجیریا (جامعہ احمدیہ)

کینیڈا

انڈونیشیا

جرمنی

گواڈیلوپ

سیرالیون

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ اکتوبر، نومبر 2018ء

تقریب آمین۔ دورہ امریکہ و گوئٹے مالا کی دنیا بھر میں الیکٹرانک، پرنٹ اور سوشل میڈیا پر وسیع پیمانے پر کوریج کا تذکرہ

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

... ...

04؍نومبر 2018ء بروز اتوار

(حصہ سوم۔آخری)

... ...

نیشنل مجلس عاملہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیساتھ ہونے والی میٹنگ نو بجے تک جاری رہی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمٰن تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 28 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

1۔عزیز انوش رضوان — جماعت سنٹرل ورجینیا
2۔عزیز میراب سعید — جماعت سنٹرل ورجینیا
3۔عزیزہ سوہا احمد — جماعت سنٹرل ورجینیا
4۔عزیزہ ایمان فردوس احمد — جماعت سنٹرل ورجینیا
5۔عزیز شایان خان — جماعت سنٹرل ورجینیا
6۔عزیز زید احمد خان — جماعت LA East
7۔عزیز ایان وقاص، — جماعت Lehigh Valley,PA
8۔عزیز ایان این چوہدری، جماعت Lehigh Valley,PA
9۔عزیزہ عاصمہ اطہر، — جماعت لانگ آئی لینڈ، نیویارک
10۔عزیزہ نینا الیزہ احمد — جماعت ملواکی
11۔عزیز انوش احمد — جماعت نیویارک
12۔عزیز اوصاف تفہیم احمد — جماعت نارتھ جرسی
13۔عزیز عدیل احمد — جماعت نارتھ ورجینیا
14۔عزیزہ انعم احمد — جماعت نارتھ ورجینیا
15۔عزیز فاران سامی جدران — جماعت نارتھ ورجینیا
16۔عزیزہ ماہا خان — جماعت نارتھ ورجینیا
17۔عزیز ریحان وائٹ — جماعت نارتھ ورجینیا
18۔عزیز سعد راجا — جماعت نارتھ ورجینیا
19۔عزیزہ قیصرہ احمد — جماعت Queens,NY
20۔Seraphina Ada Hussein Ahmed جماعت سیئٹل WA
21۔عزیز رافیل بھٹی — جماعت سلور سپرنگ MD
22۔عزیزہ نوریہ احمد — جماعت واشنگٹن ڈی سی
23۔عزیز عبداللہ رضا سلطان — جماعت ہارس برگ ؍ ریارک
24۔عزیزہ زویا عالیہ محمود — جماعت برانکس، نیویارک
25۔عزیز آشر حمید — کینیڈا
26۔عزیز عطاء الکریم جوئیہ — کینیڈا
27۔عزیزہ باسمہ بشریٰ ابراہیم — کینیڈا
28۔عزیز فیضان خان — کینیڈا

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

... ...

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ امریکہ و گوئٹے مالا کی کوریج دنیا بھر میں وسیع پیمانہ پر ہوئی اور الیکٹرانک، پرنٹ و سوشل میڈیا کے ذریعہ کئی ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ اس کوریج کا خلاصہ ذیل میں درج ہے۔

☆ دورہ کے دوران چار مقامات پر پریس کانفرنسز کا انعقاد ہوا۔

1۔ فلاڈلفیا: مسجد بیت العافیت کے افتتاح کے موقع پر۔
2۔ بالٹی مور: مسجد بیت الصمد کے افتتاح کے موقع پر۔
3۔ گوئٹے مالا: ناصر ہسپتال کے افتتاح کے موقع پر۔
4۔ساؤتھ ورجینیا: مسجد مسرور کے افتتاح کے موقع پر۔

☆ ریویو آف ریلیجنز کے ذریعہ بھی وسیع پیمانہ پر میڈیا کوریج ہوئی۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناصر ہسپتال کے افتتاح کے موقع پر ریویو آف ریلیجنز کے سپینش ایڈیشن اور سپینش ویب سائٹ کا بھی اجراء فرمایا۔

☆ اس حوالہ سے انگریزی کے ساتھ ساتھ سپینش سوشل میڈیا پر بھی پوسٹ ڈالی گئیں جن میں فیس بُک، ٹویٹر، انسٹاگرام، ویب سائٹ آرٹیکلز اور یوٹیوب وغیرہ شامل ہیں۔ ان پوسٹس کو 6 لاکھ 37 ہزار سے زائد لوگوں نے دیکھا۔

☆ دورہ کے حوالہ سے ریویو آف ریلیجنز انگلش ٹیم نے دو دو، تین تین منٹ کی شارٹ ڈاکومنٹریز بنا کر اپ لوڈ کیں جنہیں 8 لاکھ سے زائد لوگوں نے دیکھا۔

☆ اس کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات کے حوالہ سے بھی کوریج کی گئی۔

☆ایک اندازہ کے مطابق انگریزی و سپینش سوشل میڈیا پر جو Posts ڈالی گئیں انہیں 1.86 ملین سے زائد لوگوں نے دیکھا۔

... ...

☆ ناصر ہسپتال گوئٹے مالا کے افتتاح کے حوالہ سے گوئٹے مالا میں بھی وسیع پیمانہ پر میڈیا کوریج ہوئی۔

☆ گوئٹے مالا کی نیشنل اخبار (Prensa Libre) پرنسا لبرے جس کی اشاعت روزانہ ایک لاکھ تیس ہزار اور چار ملین سے زائد پڑھنے والے ہیں، نے اپنی 24 اکتوبر 2018ء کی اشاعت میں پہلے صفحہ پر ناصر ہسپتال کی نمایاں تصویر شائع کی اور افتتاح کے حوالہ سے رپورٹ شائع کی۔

☆اسی اخبار (Prensa Libre) پرنسا لبرے نے کالم نویس (Samuel Reyes Gomez) سموئیل رے یس گومز کا ناصر ہسپتال کے متعلق ایک تفصیلی آرٹیکل شائع کیا۔

☆نیشنل اخبار (El Periodico) ایل پیریو دیکو میں بھی رپورٹ شائع ہوئی۔

☆نیشنل ٹی وی Guatevision گواتے وی ویزیون نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز اور ناصر ہسپتال کے تعارف پر مبنی رپورٹ نشر کی۔

☆نیشنل ریڈیو چینل (Radios EmisorasUnidas) رادیو ایمی سوراز اونی داز نے بھی افتتاح کے حوالہ سے خبر نشر کی۔

☆اس لحاظ سے ایک اندازہ کے مطابق لاطینی امریکہ کے مختلف ممالک کے پرنٹ میڈیا، مختلف اخبارات و ٹیلی ویژن چینلز کے ذریعہ تقریباً 32 ملین لوگوں تک ناصر ہسپتال کے افتتاح کی خبر پہنچی۔

☆اس کے علاوہ سوشل میڈیا ٹویٹر، انسٹاگرام اور یوٹیوب کے ذریعہ 23 لاکھ لوگوں تک ناصر ہسپتال کے افتتاح کی خبر پہنچی۔

... ...

ایم ٹی اے سوشل میڈیا ٹیم کی جانب سے بھی دورہ گوئٹے مالا اور امریکہ کی کوریج کی گئی ۔ ایم ٹی اے سوشل میڈیا کی رپورٹ کے مطابق حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے اس بابرکت دورہ کی مختلف پلیٹ فارمز کے ذریعہ سے کل 18 لاکھ 31 ہزار 910 افراد تک کوریج ہوئی۔

☆ اس کوریج میں 4 لاکھ 95 ہزار سے زائد نئے دیکھنے والے شامل ہیں۔

☆ میڈیا ٹیم یو ایس اے کی جانب سے بھی دورہ کی کوریج کے حوالہ سے کوششیں کی گئیں۔ امریکہ میں ٹی وی کے ذریعہ سے کل 28 لاکھ 69 ہزار سے زائد افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا ہے۔

☆ ریڈیو پروگرامز کے ذریعہ کل 53 لاکھ 98 ہزار سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔

☆ ڈیجیٹل فورمز، ویب سائٹس اور سوشل میڈیا وغیرہ کے ذریعہ سے تقریباً 20 لاکھ افراد تک پیغام پہنچا۔

☆ مختلف اخبارات و رسائل میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے دورہ کے حوالہ سے کل 46 آرٹیکلز شائع ہوئے۔

☆ ان میں معروف اخبارات Baltimore Sun، Philadelphia Inquirer، Religion News Service اور Houston Chronicle شامل ہیں۔

☆ چنانچہ ان ذرائع کی مدد سے امریکہ میں کُل دس ملین سے زائد لوگوں تک پیغام پہنچا۔

... ...

☆ الاسلام ویب سائٹ کی جانب سے بھی دورہ کی کوریج کی گئی۔ الاسلام ویب سائٹ کے ذریعہ 10 ؍لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔

☆فیس بُک کے ذریعہ کل 16 لاکھ افراد تک پیغام پہنچا۔

☆مختلف ویڈیوز کے ذریعہ کل 4 لاکھ 50 ہزار افراد تک پیغام پہنچا۔

☆ٹویٹر کے ذریعہ کل 7 لاکھ 38 ہزار افراد تک پیغام پہنچا۔

☆اس طرح حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے دورہ امریکہ و گوئٹے مالا کی الاسلام ویب سائٹ اور متعلقہ سوشل میڈیا کے ذریعہ سے تقریباً چالیس لاکھ افراد تک پیغام پہنچا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ امریکہ کی ایم ٹی اے افریقہ کے تحت افریقہ میں بھی ٹی وی، ریڈیو اور دیگر الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا کے ذریعہ وسیع پیمانہ پر کوریج ہوئی۔

☆ اس میں گھانا نیشنل ٹی وی، سیرالیون نیشنل ٹی وی، AYV نیشنل ٹی وی سیرالیون، فری ٹاؤن ٹیلی ویژن سیرالیون، گیمبیا نیشنل ٹیلی ویژن، نیشنل ٹی وی یوگنڈا MITV، BBS نائیجیریا، نیشنل ٹی وی سائن پلس گھانا، گھانا نیشنل ریڈیو، گھانا نیوز ایجنسی آن لائن، روانڈا نیشنل ٹی وی BTN، بورکینا فاسو TV3، Independent Newspaper نائیجیریا وغیرہ شامل ہیں۔

☆ ان کے ذریعہ تقریباً دس ملین سے زائد لوگوں تک نشریات اور خبریں پہنچیں۔ ....(باقی آئندہ)........

☆...☆...☆

بقیہ: وقفِ نَو سیمینار سوئٹزرلینڈ...از صفحہ نمبر 16

سوالات کے جوابات دئے گئے۔

طعام اور نمازوں کے بعد اگلے سیشن کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا۔ نیشنل سیکرٹری وقف نو محمود الرحمٰن انور صاحب نے شعبہ وقف نو کے حوالہ سے بعض اعلانات کئے۔

اس کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی۔ مرکزی نمائندہ مکرم لقمان احمد کشور صاحب انچارج شعبہ وقف نو مرکزیہ لندن نے تحریک وقف نو سے متعلق حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے۔ آخر پر آپ نے اختتامی تقریر کی جس میں وقف کی اہمیت و مقصد کو بیان کیا اور واقفینِ نو کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور اختتامی دعا کروائی۔ پروگرام کے آخر پر ایک اجتماعی گروپ فوٹو ہوئی۔

اس طرح اللہ کے فضل سے یہ کامیاب سیمینار اپنے اختتام کو پہنچا۔ شاملین کی کل تعداد 247 رہی۔ الحمدللہ۔ (رپورٹ: عبدالوہاب طیب۔ مبلغ سلسلہ سوئٹزرلینڈ)

☆...☆...☆

فتح ہوتے ہیں کبھی ملک بھی کف گیروں سے

احمدیت کے علمبردار دو گروہوں کے صدی کے سفر کا تقابلی جائزہ

(لئیق احمد مشتاق مبلغ سلسلہ سرینام، جنوبی امریکہ)

گزرے ہوئے سوسال کی تاریخ گواہ ہے
سائے کی طرح سایہ فگن ہم پہ خدا ہے

ہم وہ خوش نصیب لوگ ہیں جو وقت مسیحا میں پیدا ہوئے اور عافیت کے حصار میں داخل ہوئے۔ جب پیاسی روحوں کی سیرابی کے لیے آسمان سے پانی نازل ہوا، اور ظلمت کی سیاہ رات چھٹ گئی اور نورِ خدا سے دن آشکار ہوا۔ وہ غلامِ کامل آیا جس کو خاتم النبیین ﷺ نے چار دفعہ نبی اللہ کے خطاب سے نوازا۔

(صحیح مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال وصفتہ)

سرور کونین ﷺ نے اِس امام الزمان کو 'حکم عدل' کا بے مثال مقام و منصب عطا فرمایا اور اسکی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے اسے کاسرِ صلیب، قاتلِ خنزیر اور تلوار کے جہاد کا خاتمہ کرنے والا قرار دیا، اور قلم کے اس بادشاہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ دنیا میں خزائن تقسیم کرے گا۔

ابن ماجہ کتاب الفتن باب خروج المہدی میں موجود اصدق الصادقین کا یہ قول قیامت تک امت مرحومہ کو یہ پیغام سناتا رہے گا کہ: ''اگر تمہیں برف کے پہاڑوں پر سے گھسٹ کر بھی جانا پڑے تب بھی اس تک پہنچنا، اس کی بیعت کرنا اور اسے میرا سلام پہنچانا''۔

وہ موعودِ اقوام عالم آیا اور ایک جری پہلوان کی طرح جو لکھی لڑائی لڑ کر کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیۡزٌ۔ (سورۃ المجادلۃ: آیت 22) کا فرمان لکھ چھوڑنے والے مالک کے حکم سے ایک نئی جماعت کی بنیاد رکھی، اور مردِ میدان کی طرح مخالفین کے سامنے سینہ سپر رہا، اپنے مشن کو پورا کیا اور یہ پر شوکت اعلان کر کے ابدی نیند سویا: ''خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو۔ اور اِن پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔ میں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا۔ اور میں نے وہ کام نہیں کیا جو مجھے کرنا چاہیے تھا۔ اور میں اپنے تئیں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں۔ یہ محض خدا کا فضل ہے جو میرے شامل حال ہوا۔ پس اس خدائے قادر اور کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس مشتِ خاک کو اُس نے باوجود ان تمام بے ہنریوں کے قبول کیا''۔ (تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 410,409)

پھر فرماتے ہیں ''اے تمام لوگو سُن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ اگر اب مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان کیونکہ کوئی نبی نہیں جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا۔ پس ضرور تھا کہ مسیح موعود سے بھی ٹھٹھا کیا جاتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- یٰحَسۡرَۃً عَلَی الۡعِبَادِ ۚ مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ۔ (سورۃ یٰس: آیت 31) پس خدا کی طرف سے یہ نشانی ہے کہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ مگر ایسا آدمی جو تمام لوگوں کے روبرو آسمان سے اترے اور فرشتے بھی اس کے ساتھ ہوں۔ اس سے کون ٹھٹھا کرے گا۔ پس اس دلیل سے بھی عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ مسیح موعود کا آسمان سے اترنا محض جھوٹا خیال ہے۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریمؑ کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی۔ اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا۔ اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰؑ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے''۔

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 67,66)

اس پُر تاثیر اور پُر اعجاز پیشگوئی کے ساتھ ساتھ اس مہدی معہود نے جہان فانی سے رخصت ہونے سے قبل اپنے پیروکاروں کو الہام الٰہی کی بنیاد پر یہ خبر بھی دی کہ آخرین کی یہ جماعت ''قدرت ثانی'' کی نعمت بھی پائے گی، اور گزشتہ انبیاء کی امتوں کی طرح دو قدرتیں دیکھنے والے خوش نصیبوں میں شامل ہوگی فرماتے ہیں: ''سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لیے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لیے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لیے بھیج دے گا، جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی''۔ پھر فرماتے ہیں: ''میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہیے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے''۔

(الوصیت، روحانی خزائن جلد 20، صفحہ 306،305)

پھر چشم فلک نے یہ نظارہ دیکھا کہ جب یہ مہدیٔ دوراں اپنے آسمانی آقا کے حضور حاضر ہوا، تو اسکا مُصدقِ اوّل نورِ دین سالارِ کارواں بنا، اور ''خلیفۃ المسیح الاوّل'' کا لقب پایا۔ ان کے عہد باسعادت میں کچھ حاسدین نے سر اٹھایا، اور من مانیاں کر کے اپنے نفسانی خیالات کی تسکین چاہی، مگر اُس مردِ میدان نے للکارا کہ میرے پاس بھی خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دینگے۔ یہ اس صاحب جلال بزرگ کا رعب اور دبدبہ تھا کہ چھ سال ان فتنہ پردازوں کی آوازیں ان کے حلق میں دبی رہیں، اور انہیں اپنے مذموم خیالات کھل کر پھیلانے کا موقع نہ مل سکا۔ مسیح محمدی کے اس جانثار میر کارواں نے تادم واپسیں منصب خلافت کی اس جوانمردی سے حفاظت کی جو رہتی دنیا تک تاریخ میں آب زر سے لکھی جائے گی۔

انکار خلافت کا وہ فتنہ جو حضرت حکیم مولوی نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں بار بار سر اٹھانے کی کوشش کرتا رہا بالآخر تقدیر الٰہی نے خلافت اُولیٰ اور خلافت ثانیہ کے سنگم پر اس کی مرکزی جڑوں کو قادیان سے اکھاڑ پھینکا۔ قادر مطلق کی مشیّت نے منکرین خلافت کو خلافت ثانیہ کے آغاز ہی میں قادیان چھوڑ کر چلے جانے پر مجبور کر دیا۔ اور اسطرح اس گروہ کا تعلق احمدیت کے مرکزی تنے سے ہمیشہ کے لیے کٹ گیا۔ مولوی محمد علی صاحب اور انکے ہم نواؤں نے لاہور جا کر ''احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور'' کی بنیاد رکھی، اور اس کے بعد عملاً احمدیت کے نام پر دنیا کے سامنے دو تحریکیں پہلو بہ پہلو چل پڑیں۔ لیکن آنے والے وقت نے گواہی دی کہ عرش کا خدا کس کے ساتھ ہے۔

''وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا، اور قومیں اس سے برکت پائیں گی''۔

امام آخر الزماں کی اس عظیم الشان پیشگوئی کے مطابق اس کالخت جگر، اس کا خلیفہ کسر صلیب کے لیے یورپ کے پہلے تاریخ ساز دورے پر تھا، اور دین اسلام کی ترقی اور اشاعت کے نئے منصوبوں پر برق رفتاری سے کام کر رہا تھا عین اس وقت اُسی مسیح کے نام لیوا، اور اُس سے نسبت کے دعویدار اِس امام لاثانی کے بارے میں مکروہ پروپیگنڈہ میں مصروف تھے۔ مگر حسن و احسان میں باپ کے نظیر بیٹے نے بڑی متانت سے یہ جواب دیا:

اہل پیغام! یہ معلوم ہوا ہے مُجھ کو
بعض احبابِ وفا کیش کی تحریروں سے
میرے آتے ہی اِدھر تُم پہ کھلا ہے یہ راز
تم بھی میدانِ دلائل کے ہو رَن بیروں سے

پھر ان خوبصورت الفاظ میں حقیقت حال کو واضح فرمایا:

ماننے والے مرے بڑھ کر رہیں گے تم سے
یہ قضا وہ ہے جو بدلے گی نہ تدبیروں سے
نفس طامع بھی کبھی دیکھتا ہے روئے نجات
فتح ہوتے ہیں کبھی مُلک بھی کف گیروں سے

(اخبار الفضل مورخہ 11 ستمبر 1924ء صفحہ نمبر 1۔ جلد 12 نمبر 27۔ کلام محمود نظم نمبر 68)

یہ وہ حقیقت ہے جسے ایک سو سال کا طویل عرصہ گزرنے کے بعد بھی اہل پیغام سمجھ نہیں پا رہے۔ دلائل و براہین کے وہ ہیرے جو مسیح وقت نے اپنی جماعت کو دیے ان سے منہ موڑ کر ان کی جگہ چند کھوٹے سکّے لیکر اُسی کے نام لیوا بن کر بے نام منزل کی طرف سرگرداں ہیں۔ مگر ایک صدی سے زائد کا سفر اس بات کا بیّن ثبوت اور واضح دلیل ہے کہ آسمان کس کے ہم کاب ہے۔ اِنّی مَعَ الرّسولِ اَقُوۡمُ (تذکرہ صفحہ 440۔ ایڈیشن ششم 2006ء قادیان) کے الفاظ نازل کرنے والا مولائے کُل کس کے ساتھ کھڑا ہے، اور آسمانی تائیدیں کس کے ساتھ ہیں۔

14 مارچ 1914ء کو دار الامان سے نکلنے والوں نے اِس دن کو خود یوم الفرقان قرار دیا، مگر وہ ذات حق جس نے اپنے عبدِ کامل پر فرقان نازل کی، پھر اُس کے غلامِ کامل کو نذیر بنا کر بھیجا، اُسی نے اس کے نام لیوا دو گروہوں میں ایسی فرقان رکھی کہ ایک کی زمین روز بروز تنگ ہوتی جاتی ہے، اور دوسرا اکناف عالم میں پھیل رہا ہے۔ دونوں گروہوں کے درمیان عقائد کی بحث کا طویل سلسلہ چلا۔ امام لاثانی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بذات خود، اور سلسلہ کے مقتدر علماء نے اس ضمن میں ہزاروں صفحات تحریر کیے، اور سینکڑوں تقاریر کیں، اور انتہائی سنجیدگی، شائستگی اور وقار کے ساتھ گم گشتہ راہوں کو راہ حق پہ لانے کی کوشش کی۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے بانی مولوی محمد علی صاحب اور ان کے پیروکاروں نے بھی اپنی بساط کے مطابق اس کام کو جاری رکھا۔ ان حضرات نے دن بدن امام الزمان کے مقام، رتبے اور شان کو کم کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے لخت جگر خلیفۃ المسیح، خاندان اقدس، علمائے سلسلہ، افراد جماعت اور نظام جماعت کے خلاف انتہائی رکیق اور سوقیانہ تحریریں یادگار چھوڑی ہیں، جس کے نمونے ان کی کتب اور اخبار ''پیغام صلح'' میں جابجا بکھرے پڑے ہیں۔ اور ہرزہ سرائی کا یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ اس مضمون میں دو جماعتوں کے قیام اور عقائد میں تبدیلی پر سرسری نظر ڈالتے ہوئے اس بات کا جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے کہ وہ تخم ریزی جو مسیح محمدیؑ نے کی اُس سے نسبت کی دعویدار دو جماعتوں میں کون ہے جو اس باغ کی نگہداشت کر رہا ہے، کس کی کوششوں کو روح القدس کی تائید حاصل ہے، کس کی شبانہ روز محنت اور دعاؤں کا نتیجہ توفیق ایزدی سے حقیقی ترقی کی صورت میں سامنے آرہا ہے، اور کون ہے جو سراب کے پیچھے دوڑ رہا ہے۔

ابتدائی خیالات

ماضی کے دریچے کھول کر ابتدا اس مطہر زمانے سے کرتے

ہیں جب شمعِ بزم خود اس انجمن میں موجود تھا۔ وہ امام کامگار صدیاں جس کی آمد کی منتظر تھیں۔ وہ جری پہلوان سونے کی کان نکال چکا تھا، اور ہیروں کے معدن پر اطلاع پاکر آوارگان دشت ِخار کو پکار پکار کر عافیت کے حصار میں داخل کر رہا تھا۔ جمیع اقوام کی طرف بھیجے گئے اس نذیر کی کوشش تھی کہ اس کی آواز ہر طرف پہنچے، تا ہندوستان کے علاوہ باقی دنیا بھی اس کے پیغام کو جانے اور سمجھے۔ اس مقصد کے لیے 1902ء میں ایک انگریزی رسالہ ''ریویو آف ریلیجنز'' کے نام سے جاری کیا گیا، اور مولوی محمد علی صاحب اس کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔

اس رسالے نے بہت جلد قبول عام کی سند حاصل کی۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی عالمگیر شہرت دیکھ کر اخبار ''وطن'' کے ایڈیٹر مولوی انشاء اللہ خان نے 1905ء کے آخر میں یہ عجیب تحریک پیش کی کہ اگر آئندہ اس رسالہ میں حضرت مرزا صاحب اور آپ کے مشن کا ذکر نہ ہو تو وہ مسلمانوں کو بذریعہ اخبار اس کی اعانت کی طرف توجہ دلائیں گے اور خود بھی اس کی اشاعت کے لیے دس روپے ماہوار ادا کریں گے۔ اس تحریک پر خواجہ کمال الدین صاحب نے مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر ریویو کے اتفاق رائے سے انہیں اطلاع دی کہ ''آپ سے اور آپ کے ہم رائے دوستوں سے اس حد تک تو متفق ہوں کہ ریویو آف ریلیجنز کو بلا لحاظ فرقہ شائع کیا جائے اور کُل مسلمان جو احمدی یا غیر احمدی ہوں اسے اپنا آرگن سمجھ کر اشاعت دین اسلام میں کوشش کریں۔ ایڈیٹر اور دیگر مدیران رسالہ ہٰذا کا فرض ہو گا آئندہ اس کے صفحات کو خاص دعاوی حضرت مرزا صاحب سے خالی رکھیں''۔ ان اصحاب کی یہ تجویز جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک پہنچی تو حضور نے اسے اس بنا پر ردّ کر دیا کہ ''مجھے چھوڑ کر کیا مردہ اسلام پیش کرو گے''۔ اُسی زمانے میں اِس سوچ کے خلاف زبردست آواز بلند ہوئی اور حضرت اقدس علیہ السلام کے ایک مخلص مرید حبیب الرحمن صاحب حاجی پور نے 28 فروری 1906ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں باقاعدہ اس کے خلاف اپیل بھجوائی، جس میں عرض کیا کہ ''میری سمجھ میں نہیں آتا اگر یہ لوگ اس زمانہ کے رسول کے خیالات اور تعلیم اور وہ کلام ربانی جو اِس رسول پر نازل ہوتا ہے کو چھوڑ دیں گے تو وہ اَور کون سی باتیں ہیں جن کی اشاعت کرنا چاہتے ہیں۔ کیا اسلام کسی دوسری چیز کا نام ہے جو اِس رسول سے علیحدہ ہو کر بھی مل سکتا ہے۔ کیا احمد سے علیحدہ ہو کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ مل سکتا ہے۔ پھر کیا ایسا معاہدہ کرنے والے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ بنانا چاہتے ہیں''۔ (تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 415۔ ایڈیشن 2007ء پبلشر نظارت نشر و اشاعت قادیان)

عقائد میں تبدیلی۔ بُعد المشرقین

قارئین اہل پیغام کے ابتدائی عقائد و خیالات اور ان میں تبدیلی کا اندازہ مندرجہ ذیل دو حوالوں سے بخوبی لگا سکتے ہیں۔ مگر پہلے یہ دیکھ لیں کہ حکم عدل کیا کہتا ہے: ''عقیدہ کے رُو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد ﷺ اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت ؐ کی چادر پہنائی گئی۔ کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے۔ پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں۔ جیسا کہ تم جب آئینہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہو سکتے بلکہ ایک ہی ہو اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں صرف ظِلّ اور اصل کا فرق ہے۔ سو ایسا ہی خدا نے مسیح موعود میں چاہا۔ یہی بھید ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہو گا۔ یعنی وہ میں ہی ہوں۔ اور اس میں دو رنگی نہیں آئی''۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19۔ صفحہ نمبر 15-16۔ ایڈیشن 1984ء، مطبوعہ لندن)

''میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُسی نے مجھے بھیجا ہے اور اُسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اُسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اُس نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان ظاہر کیے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں جن میں سے بطور نمونہ کسی قدر اس کتاب میں بھی لکھے گئے ہیں۔ اگر اس کے معجزانہ افعال اور کھلے کھلے نشان جو ہزاروں تک پہنچ گئے ہیں میرے صدق پر گواہی نہ دیتے تو میں اس کے مکالمہ کو کسی پر ظاہر نہ کرتا۔ اور نہ یقیناً کہہ سکتا کہ یہ اُس کا کلام ہے پر اُس نے اپنے اقوال کی تائید میں وہ افعال دکھائے جنہوں نے اُس کا چہرہ دکھانے کے لیے ایک صاف اور روشن آئینہ کا کام دیا''۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 503۔ ایڈیشن 1984ء)

ادارہ اخبار پیغام صلح نے 16 اکتوبر 1913ء کے شمارہ میں درج ذیل اعلان شائع کیا: ''معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب کو کسی نے غلط فہمی میں ڈال دیا ہے، کہ اخبار ہٰذا کے ساتھ تعلق رکھنے والے یا ان میں سے کوئی ایک سیدنا و ہادینا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدارج عالیہ کو اصلیت سے کم یا استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت میں اخبار ''پیغام صلح'' کے ساتھ تعلق ہے خدا تعالیٰ کو جو دلوں کے بھید جاننے والا ہے حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی پھیلانا محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اس زمانے کا نبی، رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔ اور جو درجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا بیان فرمایا ہے، اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ دنیا کی نجات حضرت نبی کریم ﷺ اور آپ کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اس کے بعد ہم اس کے خلیفہ برحق سیدنا و مرشدنا و مولانا حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح کو بھی سچا پیشوا سمجھتے ہیں۔ اس اعلان کے بعد اگر کوئی ہماری نسبت بدظنی پھیلانے سے باز نہ آئے تو ہم اپنا معاملہ خدا پر چھوڑتے ہیں''۔

(پیغام صلح مورخہ 16 اکتوبر 1913، صفحہ 2 کالم 3۔ جلد 1، شمارہ 42)
http://aaiil.org/urdu/articles/paighamesulah/paighamesulah.shtml

اب ایک صدی گزرنے کے بعد خیالات ملاحظہ ہوں۔ موجودہ امیر بیان کرتے ہیں: ''آپ کا مجھ سے سوال ہے کہ کیا میں حضرت مرزا غلام احمد کو نبی مانتا ہوں تو میرا جواب ہے کہ نبی صلعم نے کسی بھی نئے نبی کے آنے کی گنجائش باقی نہیں چھوڑی۔ اور مرزا صاحب کا بھی یہی عقیدہ رہا، تو پھر میں کیسے آپ کو نبی مانوں؟... ہم سب کے سامنے قرآن کریم پڑے ہیں، اور میں اس پر حلفاً بیان دیتا ہوں کہ میں رسول کریم صلعم کے بعد کسی بھی نئے یا پرانے نبی کے آنے پر یقین نہیں رکھتا... میرے آگے قرآن پڑا ہے اور میں یہ حلفاً کہتا ہوں کہ احمدیہ انجمن لاہور کا کوئی ممبر مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتا۔ اگر یوں ہوتا تو میں کیسے ایسی جماعت کا امیر بننے کے لیے تیار ہوتا، بلکہ میں تو احمدی بھی نہ ہوتا''۔

(تقریر حضرت امیر ڈاکٹر عبد الکریم سعید، مورخہ 15 اپریل 2017ء۔ پیغام صلح صفحہ 6-7 یکم تا 31 مئی 2017، جلد 2 شمارہ 9-10)

ایک اور موقعہ پر کہا: ''ہم سب کو چاہیے کہ ہم سب جو نصائح ہمیں اپنے زمانے کے امام سے حاصل ہوئیں ان پر عمل کریں۔ اور اپنے امام کو ایک لمحہ کے لیے بھی ایسا امام نہ سمجھیں کہ وہ نبی تھے۔ کیونکہ نہ انہوں نے کہا کہ ''میں نبی ہوں'' اور نہ انہوں نے کہا کہ ''کوئی اَور نبی آئے گا''۔

(تقریر سالانہ دعائیہ 28/ دسمبر 2017ء پیغام صلح صفحہ نمبر 4، یکم تا 30 اپریل 2018، شمارہ 7-8)

روشن ہوا جو ایک نئی زندگی کے نام
لوگوں نے اس دیے میں بھی ظلمت اسیر کی

مسیح محمدیؐ فرماتا ہے: ''جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے نہ مصیبت سے نہ لوگوں کے سبّ و شتم سے نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے اور جو میرے نہیں وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں کیونکہ وہ عنقریب الگ کیے جائیں گے اور ان کا پچھلا حال ان کے پہلے سے بدتر ہو گا''۔

(انوار السلام، روحانی خزائن جلد 9، صفحہ 24۔ ایڈیشن 1984ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ''اب خدا تعالیٰ نے یہ مقدر کر دیا ہے کہ وہ دنیا پر مقامِ ختمِ نبوت جماعت احمدیہ کے ذریعہ واضح کرے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ مقدر کر دیا ہے کہ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اب جماعت احمدیہ کے ذریعہ دنیا پر لہرایا جائے اور اس مقصد کے حصول کے لیے ہم گزشتہ 123 برس سے قربانیاں دیتے چلے آرہے ہیں اور انشاءاللہ قربانیاں دیتے چلے جائیں گے، یہاں تک کہ تمام دنیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے... ہم احمدیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیتِ نبوت پر اس سے زیادہ اور کئی گنا بڑھ کر یقین ہے، اور اس کا فہم و ادراک ہے جتنا کسی بھی دوسرے مسلمان کو آپ کے خاتم النبیین ہونے کی حقیقت کا ادراک اور یقین ہے۔ اور یہ یقین ہمارے دلوں میں ہماری روحوں میں زمانے کے امام اور مہدی دوراں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق نے پیدا فرمایا ہے''۔

(الفضل انٹرنیشنل 30 ستمبر 2011ء صفحہ 1۔ جلد 18 شمارہ 39)

..................(باقی آئندہ)

نیشنل شعبہ وقفِ نَو سوئٹزرلینڈ کے زیر اہتمام وقفِ نَو سیمینار اور یومِ والدین کا کامیاب انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے شعبہ وقفِ نَو سوئٹزرلینڈ کے زیر اہتمام زیورخ (Zurich) میں 17 مارچ 2019 کو تربیتی و معلوماتی سیمینار اور یوم والدین منعقد ہوا جس میں پورے سوئٹزرلینڈ سے واقفین نو بچوں اور ان کے والدین نے شرکت کی۔ تیاری کے لئے کئی واقفین نو نے بالخصوص وقار عمل میں حصہ لیا۔ ہال کو مناسب سجایا گیا اور تحریک وقف نو کی اہمیت کے متعلق اردو اور جرمن زبان میں banners لگائے گئے۔ اس موقع پر واقفین نو کا نصاب اور تعلیم و تربیت کے متعلق بعض کتب بھی دستیاب تھیں۔ IAAAE کی بھی ایک نمائش لگائی گئی۔

اس پروگرام کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مکرم لقمان احمد کشور صاحب انچارج شعبہ وقف نو مرکزیہ لندن بطور مرکزی نمائندہ تشریف لائے۔ آپ نے 16 مارچ 2019ء کی شام کو انتظامات کا معائنہ کیا۔

اگلے روز ناشتہ کے بعد صبح دس بجے سیمینار کا آغاز تلاوت قرآن کریم و نظم سے ہوا۔ مکرم امیر صاحب سوئٹزرلینڈ نے حاضرین سے افتتاحی تقریر کی۔ پہلی presentation جامعہ احمدیہ کے بارہ میں تھی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی کہ سب سے زیادہ جماعت کو مبلغین کی ضرورت ہے۔

بعد ازاں واقفین نے اپنے اپنے شعبوں کے حوالے سے presentations پیش کیں اور اپنے ذاتی تجارب بھی بیان کئے۔ درج ذیل موضوعات پر presentation دی گئیں۔

اکاؤنٹس، قانون، میڈیا، کمپیوٹر، انجینئرنگ، الیکٹرک انجینئرنگ، آرکیٹیکچر۔

ان موضوعات پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعض ارشادات ویڈیو کلِپ کی صورت میں دکھائے جاتے رہے۔

وقفہ سے پہلے 15 سال سے زائد عمر کے واقفینِ نَو کی مرکزی نمائندہ کے ساتھ ایک میٹنگ ہوئی جس میں جس میں ان کے ساتھ تعارف ہوا اور ان کے بعض ......باقی صفحہ نمبر 14 پر......

بقیہ: تقریب تقسیم اسناد جامعات ...از صفحہ نمبر 01

تقریب نے انتہائی ادب کے ساتھ کھڑے ہو کر اپنے پیارے امام کا استقبال کیا۔ اس تقریب میں اسٹیج پر مذکورہ بالا پانچ افراد کو حضورِ انور کے قدموں میں بیٹھنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے پر تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیز طلعت صیام نے کی۔ تلاوت کی جانے والی سورۃ الفتح کی آیاتِ مبارکہ 29 تا 30 کا اردو ترجمہ عزیز عدیل طیّب نے تفسیر صغیر سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ منظوم کلام "جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا" میں سے منتخب اشعار عزیز دانیال تصور نے دلنشین انداز میں پیش کیے۔

اس کے بعد حضورِ انور نے پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا کو رپورٹ پیش کرنے کا ارشاد فرمایا جس پر محترم داؤد حنیف صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں "سیّدی پیارے آقا! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ" عرض کر کے اپنی رپورٹ پیش کی جو درج ذیل ہے۔

رپورٹ جامعہ احمدیہ کینیڈا

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سال کے دوران جامعہ احمدیہ کینیڈا کو جو کچھ کرنے کی سعادت ملی ہے اس کی کارگزاری رپورٹ پیش خدمت ہے۔

عرصہ زیرِ رپورٹ میں کینیڈا اور امریکہ کے علاوہ چھ دیگر ممالک سے کُل 67 طلباء زیر تعلیم ہیں۔

حضور ایدّہ اللہ تعالیٰ کے خطبات و خطابات طلباء جامعہ ہال میں حسب موقع، براہ راست یا نشر مکرر کے طور پر بڑی سکرین پر اکٹھے دیکھتے اور سنتے اور نوٹس لیتے رہے۔ وقتاً فوقتاً ان نوٹس کا جائزہ لیا جاتا رہا۔

امسال 7 مختلف ماہرین علوم اور فنون سے جامعہ میں لیکچرز کروائے گئے۔

درجہ خامسہ اور رابعہ کے لیے 12 سیمینارز منعقد ہوئے۔

دو زبانوں عربی اور اردو میں علیحدہ علیحدہ دو مقامات یعنی ونڈسر اور بیری میں کیمپ منعقد کیے گئے جن میں ممہدہ اور اولیٰ کلاسز کو تربیت دی گئی۔

درجہ سادسہ کے طلباء کے لیے جماعتی شعبہ جات سمیت اہم موضوعات مثلاً کھانا پکانا۔ ہومیو پیتھی اور گاڑی کی دیکھ بھال سے متعلق امور پر 20 لیکچرز کروائے گئے۔

دوران سال جامعہ احمدیہ کے 4 ٹیوٹوریل گروپس کے مابین اجتماعی اور انفرادی ورزشی، تقریری اور تحریری مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ USA کے زیر انتظام منعقد ہونے والے مسرور ٹورنامنٹ میں جامعہ کی فٹبال، والی بال اور باسکٹ بال کی ٹیموں کو مقابلوں میں شرکت کی توفیق ملی اور جامعہ کینیڈا کی والی بال کی ٹیم 2018ء کی فاتح ٹیم قرار پائی۔

22 کلومیٹر پیدل چلنے کا ایک مقابلہ منعقد کیا گیا جس میں سوائے مریض طلباء کے تمام طلباء جامعہ شریک ہوئے۔

طلباء کے لیے ایک سالانہ پکنک کا اہتمام کیا گیا۔

ماہ فروری میں طلباء کے لیے winter sports کا اہتمام کیا گیا۔

سینئر کلاس کے لیے ایک چار روزہ کیمپ منعقد کیا گیا۔ اس میں طلباء کو کھانا پکانے، اور مختلف النوع مصروفیات کا موقع دیا گیا۔

سیدی! Western Horizon کے نام سے طلباء جامعہ نے ہر دو ماہ بعد جامعہ کی تعلیمی، تربیتی مصروفیات پر مشتمل ایک نیوز لیٹر تیار کر کے بذریعہ ای میل واقفینِ نو امریکہ و کینیڈا کو ارسال کیا۔

طلباء جامعہ کینیڈا کو خدا تعالیٰ کے فضل سے تبلیغی سٹالز اور symposiums کے انعقاد میں تعاون، تبلیغی دوروں اور فلائرز کی تقسیم اور مباحثوں میں شرکت کی توفیق ملی۔ اسی طرح امریکہ کی وقفِ نَو اور کینیڈا کی تربیتی کلاس کے انتظامی، تدریسی و تربیتی امور کی انجام دہی کی توفیق ملتی رہی۔ طلباء اور اساتذہ جامعہ کو حسب پروگرام جماعت کینیڈا، خطبات جمعہ، دروس، ریڈیو اور MTA پروگراموں مثلاً Servants of Allah،Roots to Branches کی تیاری میں نمایاں خدمات کی توفیق ملتی رہی۔

امریکہ اور کینیڈا کی مختلف جماعتوں کی طرف سے جامعہ احمدیہ میں نوجوان طلباء کو داخلے کی ترغیب دینے کی غرض سے منعقدہ پروگراموں میں سے سات میں طلباء و اساتذہ جامعہ کو شریک ہو کر تلقین کی توفیق ملی۔

سیّدی! حفظ القرآن سکول کینیڈا جامعہ احمدیہ کے زیر انتظام کام کر رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک اس کے فارغ التحصیل حفاظ کی تعداد 32 ہو چکی ہے۔ اور اب زیر تعلیم حفاظ کی تعداد 22 ہے۔

آخر میں سیّدی، حضور کی خدمت میں ان نئے فارغ التحصیل مبلغین کرام کو جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شاہد کی ڈگری اور قرآن کریم کا تحفہ حاصل کریں گے کے لیے خاص دعا کی درخواست ہے۔ مولا کریم انہیں علم و فضل اور روحانیت میں ترقی عطا فرمائے اور انہیں اور ہم سب کو احمدیت اور خلافت کے جانثاروں میں سے بنائے۔ آمین

پیارے آقا کی خدمت میں جملہ اساتذہ و طلباء جامعہ و مدرسۃ الحفظ نیز دیگر کارکنان جامعہ کے لیے دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔

... ...

اس کے بعد حضور پُر نور نے محترم شمشاد احمد قمرؔ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی کو جامعہ احمدیہ جرمنی کی رپورٹ پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔ یہ رپورٹ درج ذیل ہے۔

رپورٹ جامعہ احمدیہ جرمنی

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

پیارے آقا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سیدی! یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ آج جامعہ احمدیہ جرمنی کی چوتھی کلاس اپنی تعلیم مکمل کر کے اپنے پیارے آقا کے دست مبارک سے اسناد حاصل کرنے کی سعادت پا رہی ہے۔ اس کلاس میں کل 18 مربیان ہیں جن میں سے 17 وقفِ نوَ کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں اور اس طرح جامعہ احمدیہ جرمنی اب تک 61 پھل اپنے پیارے آقا کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر چکا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ اِس کلاس کے 17 طلبہ کا تعلق جرمنی سے ہے اور ایک کا سوئٹزرلینڈ سے ہے۔

سیدی! دورانِ سال حضور انور کی طرف سے منظور فرمودہ کیلنڈر کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کی جاتی رہی۔ حضور انور کی راہنمائی میں مقررہ نصاب کی تدریس کے ساتھ ساتھ طلبہ کی علمی استعداد کو بڑھانے کے لیے انفرادی سطح پر اور گروپس کے مابین علمی مقابلہ جات کروائے گئے، مختلف ماہرین کے معلوماتی لیکچرز کا انتظام کیا گیا۔ اور مختلف موضوعات پر سیمینارز اور دیگر پروگرام منعقد کروائے گئے۔ نیز طلبہ کی صحت کو برقرار رکھنے کے لیے ڈاکٹرز کے لیکچرز کے ساتھ ساتھ روزانہ ورزش، کھیلوں اور ورزشی مقابلہ جات کا انتظام کیا گیا اور طلبہ کے ایک گروپ نے ہائیکنگ کی اور جامعہ سے باہر کھیلوں کے مختلف مقابلہ جات میں ملکی و غیر ملکی سطح پر حصہ لیا۔

دوران سال طلبہ کو براہ راست معلومات حاصل کرنے کے لیے مختلف مذاہب کے سنٹرز کا دورہ کروایا گیا۔ علاوہ ازیں طلبہ کو شعبہ تبلیغ کے تحت پورے ملک کے مختلف سنٹرز میں ڈیوٹیاں دینے، فلائرز کی تقسیم اور آن لائن سوال و جواب اور ایم ٹی اے میں خدمت کے ساتھ ساتھ جرمنی کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی وقف عارضی کرنے کی توفیق ملتی رہی۔

امسال دو مرتبہ جامعہ احمدیہ میں Mainz University کے تعاون سے بلڈ ڈونیشن کیمپ منعقد کیے گئے۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے شہر کی انتظامیہ اور مقامی پریس سے بھی رابطہ رہا۔

دوران سال مختلف سکولوں اور دیگر اداروں سے غیر احمدی و غیر مسلم احباب اسلام و احمدیت کے تعارف کے لیے جامعہ احمدیہ میں تشریف لاتے رہے جن میں طلبہ، اساتذہ، پروفیسرز، سیاستدان اور اسی طرح عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے بعض مشہور علماء اور سیاستدان بھی شامل ہیں۔ مختلف جماعتوں اور ممالک سے احمدی احباب اور واقفین و واقفات نو کے وفود جامعہ تشریف لاتے رہے۔ امسال احمدی احباب کے علاوہ 400 کے قریب غیر احمدی و غیر مسلم احباب جامعہ میں تشریف لائے۔

درجہ شاہد کے مقالہ جات، امتحانات، پیپرز کی تیاری اور چیکنگ نیز انٹرویوز کے مختلف مراحل کے سلسلے میں حضور انور کی ہدایات پر مکمل عمل کیا گیا او تمام رزلٹس ساتھ ساتھ برائے ملاحظہ و منظوری حضور انور کی خدمت میں پیش کیے جاتے رہے۔ امتحانات کے بعد طلبہ کو کھانا پکانا، بجلی کا کام، ہومیو پیتھی کا تعارف اور گاڑی کے متعلق ضروری امور کی آگاہی کے سلسلے میں عملی ٹریننگ دلوائی گئی۔

پیارے آقا! اِن سات سالوں میں حضور انور ایدّ کم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق یہ طلبہ حسبِ توفیق اپنا کورس مکمل کرنے کے بعد اپنے پیارے آقا کے حضور حاضر ہیں۔ ہم تمام اساتذہ و طلبہ اپنے پیارے آقا کی خدمت میں دُعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائے اور ہمیں اپنی اور اپنے امام کی رضا کے مطابق کماحقہ خدمت کی توفیق عطاء فرماتا چلا جائے۔ آمین اللّٰھم آمین

... ...

بعد ازاں مکرم ظہیر احمد خان صاحب صدر تعلیمی کمیٹی جامعہ احمدیہ یو کے حضورِ انور کے ارشاد پر سٹیج پر تشریف لائے اور درج ذیل رپورٹ پیش کی:

رپورٹ جامعہ احمدیہ یُو کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدی! جامعہ احمدیہ یو کے کی سال 18-2017ء میں ہونے والی کارگزاری کی مختصر رپورٹ نہایت ادب کے ساتھ خدمت اقدس میں پیش ہے:

عرصہ زیر رپورٹ میں 138 طلباء جامعہ احمدیہ یو کے میں زیر تعلیم رہے۔ ان طلباء کو قرآن کریم ناظرہ، ترجمہ، تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، موازنۂ مذاہب، تصوف، تاریخ و سیرت، اردو، فارسی، عربی اور انگریزی کے مضامین کی تدریس کے علاوہ عربی، انگریزی اور اردو تقاریر کی مشق کروائی جاتی رہی۔ نیز درجہ سادسہ میں معمول کے نصاب کے علاوہ اکاؤنٹس، ہومیو پیتھک، پریس اینڈ میڈیا، مغربی فلسفہ، جدید فکری تحریکات اور دہریت کے اسباب کے مضامین بھی پڑھائے گئے۔

مجلس علمی کے تحت طلباء کے پانچ گروپس کے مابین 15 مقابلہ جات کروائے گئے۔ اور سالانہ تقریب تقسیم انعامات منعقد کی گئی۔

مجلس ارشاد کے تحت سالانہ جلسہ جات جن میں جلسہ سیرت النبی ﷺ، جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام، جلسہ یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور جلسہ یوم خلافت منعقد کروائے گئے۔ نیز سال کے دوران مختلف موضوعات پر لیکچرز بھی کروائے گئے۔

شعبہ کھیل کے تحت طلباء کی جامعہ کے احاطہ میں مختلف کھیلوں کے علاوہ قریبی سپورٹس کمپلکس میں بھی انہیں مختلف کھیلوں کے لیے بھجوایا جاتا رہا۔ نیز ورزشی مقابلہ جات پر مشتمل تین روزہ کھیلیں اور سالانہ پیدل سفر کے پروگرام منعقد کرنے کی بھی توفیق ملی۔

تعطیلات موسم گرما میں طلباء جامعہ نے پندرہ روزہ وقفِ عارضی مختلف مرکزی دفاتر اور جماعتی مشن ہاوسز میں انجام دینے کی توفیق پائی۔

مختلف تصنیفات کے سلسلہ میں جامعہ احمدیہ یو کے کو دوران سال مجلہ جامعۃ الاحمدیہ، تصویری کارگزاری پر مشتمل پکٹوریل، پراسپکٹس اور سالانہ ڈائری کے علاوہ کانووکیشن کے مواقع پر حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات پر مشتمل رسالہ لائحہ عمل شائع کرنے کی توفیق ملی۔

جامعہ احمدیہ یو کے سے ملحقہ مقامی آبادی کے تعلق میں اوپن ہاؤس کا ایک پروگرام منعقد ہوا۔ جس میں 50 سے زائد افراد نے جامعہ کا وزٹ کیا، جس میں لوکل میئر، کونسلرز، مقامی اخبار اور چرچ کے نمائندگان شامل تھے۔

مقامی طور پر طلباء جامعہ نے بلڈ ڈونیشن میں حصہ لیا نیز مقامی چیریٹیز کے ساتھ مل کر 500 سے زائد بے گھر افراد کو کھانا کھلانے اور ان کے لیے عطیہ جات جمع کرنے کی توفیق پائی۔

اسی طرح طلباء جامعہ کو مختلف قریبی سکولوں کی درخواست پر قریباً 900/افراد کو اسلام احمدیت کی حقیقی تصویر پیش کرنے کا موقع بھی ملا۔

لندن میں ہونے والے انٹرنیشنل بک فیئر میں یو کے جماعت کے شعبہ اشاعت کے تحت مختلف ڈیوٹیوں میں طلباء جامعہ کو شامل ہونے اور وہاں موجود سٹالز کا وزٹ کرنے اور انہیں

جماعتی لٹریچر دینے کی توفیق ملی۔

سیّدی! جامعہ احمدیہ یوکے کو جو سب سے بڑی سعادت نصیب ہوئی وہ حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں جلسہ سالانہ یوکے، سالانہ پیس کانفرنس، اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ اور اجتماع واقفین نو جیسے بابرکت مواقع پر مختلف شعبہ جات میں ڈیوٹی کرنے اور ایسی دیگر تقریبات میں سیٹ اپ اور سرونگ وغیرہ کی خدمت کی توفیق ملنا ہے۔

علاوہ ازیں طلباء جامعہ یوکے کو حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں نمازیں پڑھنے اور حضور انور سے ملاقات کرنے کی بھی سعادت حاصل ہوتی رہی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

سیدی! آج کی اس بابرکت تقریب میں جامعہ احمدیہ یوکے سے فارغ التحصیل ہونے والے مربیان کرام کا یہ ساتواں بیچ انشاءاللہ حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے اسناد حاصل کرنے کی سعادت پائے گا۔ اس طرح جامعہ احمدیہ یوکے کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک کل 131 خدام خلافت حضور کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کرنے کی توفیق مل چکی ہے۔ الحمدللہ۔

سیدی! آج کی اس تقریب میں اسناد پانے والے ان خوش نصیب طلباء کا تعلیمی سفر جامعہ احمدیہ یوکے میں 2011ء میں شروع ہوا تھا۔ اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے پرتگال، ہالینڈ اور بیلجیئم سے تعلق رکھنے والے یہ سترہ طلباء فارغ التحصیل ہوکر میدان عمل میں جارہے ہیں۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

اللہ تعالیٰ جامعہ احمدیہ کے طلباء، اساتذہ اور کارکنان کو ہمیشہ خلافت احمدیہ کا وفادار بنائے رکھے، ہمیں ایسے رنگ میں خدمت دین کی توفیق دے جس سے ہم حضور انور کی خوشنودی اور دعائیں حاصل کرنے والے ہوں اور ہم سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جو حضور انور کے لیے تکلیف کا موجب ہو۔ آمین

ان مختصر گزارشات کے ساتھ حضور انور کی خدمتِ اقدس میں نہایت ادب کے ساتھ درخواست ہے کہ حضور ازراہ شفقت ان مربیانِ کرام کو تفسیرِ صغیر، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جامعہ احمدیہ یوکے، جرمنی اور کینیڈا کے کانووکیشنز کے مواقع پر ارشاد فرمودہ خطابات پر مشتمل لائحہ عمل اور شاہد کی ڈگری عطاء فرمائیں۔ نیز تدریسی سال 18-2017ء کی باقی 6 کلاسوں میں اوّل، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات اور اسنادِ امتیاز سے نوازیں۔ جزاکم اللہ۔

تقسیم انعامات و اسناد

بعد ازاں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اوّلاً درج ذیل 6 شاہدین جامعہ احمدیہ کینیڈا 2018ء کو اسنادِ شاہد، لائحہ عمل اور تفسیرِ صغیر عطا فرمائیں:

1۔ مکرم باسل رضا بٹ صاحب مربی سلسلہ
2۔ مکرم نجیب اللہ ایاز صاحب مربی سلسلہ
3۔ مکرم فراست عمر احمد صاحب مربی سلسلہ
4۔ مکرم طلال کاہلوں صاحب مربی سلسلہ
5۔ مکرم صباحت علی صاحب مربی سلسلہ
6۔ مکرم محمد ابراہیم سید صاحب مربی سلسلہ

....

اس کے بعد جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل ہونے والے حسب ذیل مربّیانِ کرام نے اپنے پیارے امام کے دستِ مبارک سے اپنی اسنادِ شاہد، لائحہ عمل اور قرآنِ کریم وصول پائے:

1۔ مکرم نور الدین اشرف صاحب مربی سلسلہ
2۔ مکرم فہیم احمد خان صاحب مربی سلسلہ
3۔ مکرم انس احمد جاوید صاحب مربی سلسلہ
4۔ مکرم شرجیل احمد خان صاحب مربی سلسلہ
5۔ مکرم نوید الحق شمس صاحب مربی سلسلہ
6۔ مکرم ولید احمد صاحب مربی سلسلہ
7۔ مکرم مصور احمد شمس صاحب مربی سلسلہ
8۔ مکرم برہان احمد کاشف جنجوعہ صاحب مربی سلسلہ
9۔ مکرم عقیل جاوید صاحب مربی سلسلہ
10۔ مکرم اظہر اقبال صاحب مربی سلسلہ
11۔ مکرم مرتضیٰ احمد منان صاحب مربی سلسلہ
12۔ مکرم عبدالواسع باسط صاحب مربی سلسلہ
13۔ مکرم اعجاز احمد ثمران جنجوعہ صاحب مربی سلسلہ
14۔ مکرم جواد احمد صاحب مربی سلسلہ
15۔ مکرم سحیل احمد ملک صاحب مربی سلسلہ
16۔ مکرم احیاء الدین احمد صاحب مربی سلسلہ
17۔ مکرم سلمان احمد صاحب مربی سلسلہ
18۔ مکرم وجیہ الدین چوہدری صاحب مربی سلسلہ

اس کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ یُوکے (UK) کے تعلیمی سال 18-2017ء کی چھ کلاسوں درجہ خامسہ، رابعہ، ثالثہ، ثانیہ، اولیٰ اور ممہدہ کے امتحانات میں اوّل، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات اور اسنادِ امتیاز عطا فرمائیں۔ درج ذیل خوش نصیب طلباء ایک ایک کرکے ان یادگار لمحات میں حضورِ انور

کے بابرکت ہاتھوں سے یہ انعامات حاصل کرتے رہے۔

تعلیمی سال 18-2017ء کے دوران درجہ ممہدہ تا درجہ خامسہ میں پہلی تین پوزیشنز حاصل کرنے کا اعزاز پانے والے 18طلباء کے اسماء یوں ہیں:

درجہ خامسہ: اول: عزیزم سید عدیل احمد شاہ، دوم: عزیزم حافظ طٰہٰ داؤد، سوم: سفیر احمد۔

درجہ رابعہ :عزیزم عدیل طیب، دوم:عزیزم عطاء النور ہادی ، سوم: عزیزم آصف بن اویس۔

درجہ ثالثہ: اول: عزیزم شیخ ثمر احمد، دوم: عزیزم قاسم محمود، سوم: حافظ اسامہ بٹ۔

درجہ ثانیہ:اول:عزیزم آکاش احمد، دوم:عزیزم وقاص احسان اللہ، سوم: دانیال تصور احمد

درجہ اولیٰ:اول: عزیزم علیم ضیاء، دوم: عزیزم شاہزیب نیّر، سوم: عزیزم اسامہ محمود

درجہ ممہدہ: اول: عزیزم احسان احمد، دوم: عزیزم باسل طاہر منیر، سوم: عزیزم عامر سعید بھٹی

اس کے ساتھ ہی حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت جامعہ احمدیہ یُوکے سے 2018ء میں فارغ التحصیل ہونے والے درج ذیل 17 خوش نصیب مربیان کرام کو اپنے دستِ مبارک سے 'تفسیر صغیر'، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے جامعہ احمدیہ یوکے، کینیڈا اور جرمنی کے کانووکیشنز کے مواقع پر ارشاد فرمودہ خطابات پر مشتمل کتاب 'لائحہ عمل' اور شاہد کی اسناد عطا فرمائیں:

1۔ مکرم حافظ احتشام احمد مومن صاحب مربی سلسلہ
2۔ مکرم عمران سلام صاحب مربی سلسلہ
3۔ مکرم مبشر احمد ظفری صاحب مربی سلسلہ
4۔ مکرم نعمان احمد ہادی صاحب مربی سلسلہ
5۔ مکرم نوشیروان احمد صاحب مربی سلسلہ
6۔ مکرم عطاء الفاطر طاہر صاحب مربی سلسلہ
7۔ مکرم عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ
8۔ مکرم فاتح عالم صاحب مربی سلسلہ
9۔ مکرم عبدالمنان صاحب مربی سلسلہ
10۔ مکرم ہمایوں احمد جہانگیر صاحب مربی سلسلہ
11۔ مکرم عمار احمد صاحب مربی سلسلہ
12۔ مکرم صباح الدین احمدی صاحب مربی سلسلہ
13۔ مکرم اسامہ کریم صاحب مربی سلسلہ
14۔ مکرم نبیل احمد صاحب مربی سلسلہ
15۔ مکرم حفیظ احمد صاحب مربی سلسلہ
16۔ مکرم شیخ زکریا صاحب مربی سلسلہ
17۔ مکرم ابراہیم احمد صاحب مربی سلسلہ

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

تقسیم اسناد اور انعامات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 12 بجکر 48 منٹ پر منبر پر تشریف لائے اور تمام حاضرین کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ کا تحفہ پیش کیا۔ بعد ازاں تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے مربیان کا ایک اور بیچ جامعات سے فارغ ہو کر نکل رہا ہے۔ ساروں کی رپورٹ آپ سن چکے ہیں۔ آپ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اسلام کے حقیقی پیغام کو پھیلانے کے لیے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے، یہاں سات سال تعلیم حاصل کی اور جو محنت آپ نے کی ہے اس کو اب آپ کو مزید بڑھانے اور اس علم کو مزید بڑھانے اور اس کو آگے پھیلانے کے لیے اب کوشش کرنی ہو گی۔ میدانِ عمل میں جب جائیں گے تو صرف اسی پر اکتفا نہ کریں کہ سات سال پڑھ لیا بلکہ اپنے علم کو بڑھاتے رہیں اور علم بڑھانے سے ہی آپ کی علمی ترقی ہو گی اور علمی ترقی کے ساتھ ساتھ روحانی علم جب بڑھتا ہے تو خدا تعالیٰ کے وجود کا فہم اور ادراک بھی زیادہ بڑھتا ہے۔ آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ بہت ضروری چیز ہے کہ آپ نے اپنے علم کو آگے بڑھاتے چلے جانا ہے کیونکہ اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کے لیے یہ بہت ضروری ہے اور تبھی آپ اپنے وقف زندگی کے مقصد کو بھی پورا کر سکیں گے۔ آپ لوگوں نے مسیح و مہدی جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لیے بھیجا تھا اس کے مشن کو پورا کرنے کے لیے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ پس ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو آپ نے اپنے اوپر لی ہے اور اس ذمہ داری کو سنبھالنا اور اس پر احسن رنگ میں عمل کرنا، اس کے اچھے نتائج پیدا کرنا یہ ایک بہت بڑا کام ہے جو آپ کے ذمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مسیح موعود اور مہدی معہود کی آمد کے ساتھ جس خلافت حقہ کا آغاز ہونا تھا آپ نے اپنی زندگیاں وقف کر کے اس کا دست و بازو بننے کے لیے بھی اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے کہ آپ نے اپنے آپ کو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے مشن کو پورا کرنے کے لیے پیش کیا ہے۔ اور اس کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو پھیلانے کے لیے خلافت کے سپرد جو کام ہیں ان کو آگے پھیلانا ہے، اُس کا دست و بازو بننا ہے تو یہ بہت بڑا کام ہے اور خود آپ نے اپنی مرضی سے اس کام کو سرانجام دینے کے لیے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ پس **ہمیشہ یاد رکھیں کہ اہل وفا کی طرح اس عہد کو پورا کرنے کے لیے آپ نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو لگانا ہے، اپنے علم کو لگانا ہے اور پھر علم میں اضافہ کرتے چلے جانا ہے۔** آپ میں سے بعض، بعض دفعہ میرے پاس اپنی ڈائری لے آتے تھے، یوکے کے خاص طور پر کہ اس پہ کچھ نصیحت لکھ دیں۔ آپ میں سے بعض کی ڈائریوں میں مَیں نے یہ بھی لکھا ہو گا کہ **خدا تعالیٰ سے بے وفائی نہ کرنا۔ اپنے اللہ سے وفا کرنا** یا قرآن کریم کا ارشاد کہ **وَاِبۡرَاهِيۡمَ الَّذِيۡ وَفّٰۤى**۔ حضرت ابراہیم کی وفا کا خاص طور پر ذکر کیوں کیا ہے اللہ تعالیٰ نے؟ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی موقع پر وضاحت فرمائی ہے۔ وہ وضاحت میں اس وقت بعض اقتباسات جو ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس سے آپ کو پتا لگے کہ وہ کیا معیار تھا وفا کا اور کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے بھی وہ وفا چاہتے ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباس پڑھ کر سنائے جن میں حضرت ابراہیمؑ کی اللہ تعالیٰ سے وفا کا ذکر تھا۔ اس کے بعد حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خاص طور پر اپنے شاعرانہ کلام میں اس طرف توجہ دلائی ہے۔ ایک مصرع ان کا ہے کہ ؎

عہد شکنی نہ کرو اہل وفا ہو جاؤ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: واقف زندگی اور پھر مربی اور مبلغ جو ہے اس کا عہد تو ایک عام احمدی کے عہد سے بہت بڑھ کر ہے کہ ایک عہد بیعت بھی آپ نے کیا ہوا ہے جو ہر احمدی نے کیا ہوا ہے اور ایک وقف کا عہد ہے۔ یہ عہد کیا کہ ہم اپنی زندگیاں اسلام کی تعلیم کی اور تبلیغ کے پھیلانے کی خاطر وقف کرتے ہیں۔ اللہ کرے کہ آپ میں سے ہر ایک کے دل سے یہ آواز اٹھے جو حضرت مصلح موعود نے اپنے شاعرانہ کلام میں فرمائی ہے کہ ؎

بے وفاؤں میں نہیں ہوں مَیں وفاداروں میں ہوں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیاوی آلائشوں سے اپنے آپ کو پاک کرنا بھی بہت ضروری چیز ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے آپ سے بڑی نیک توقع رکھی اور اپنی ایک نظم میں یہ اعلان کیا شعر وہاں بھی لکھا ہوا ہے کہ

وہ بھی ہیں کچھ جو کہ تیرے عشق سے مخمور ہیں
دنیوی آلائشوں سے پاک ہیں اور دور ہیں

پس اللہ تعالیٰ کے عشق سے مخمور ہونا اور پھر دنیاوی آلائشوں سے پاک ہونا یہ ایک بہت بڑا کام ہے۔ یہ ایک توقع ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنے زمانے میں خاص طور پر واقفین زندگی سے اور افراد جماعت سے کی اور یہی توقع ہے جو مجھے آپ سے ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے قرآن کریم پڑھنے، اس پر فکر و تدبر کرنے، تفاسیر کا مطالعہ کرنے، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنانے، احادیث کا مطالعہ کرنے اور اِن ذرائع سے حاصل ہونے والے علم سے دینی سوالوں کے جوابات دینے کی تلقین فرمائی۔

اس کے بعد فرمایا: اپنے مطالعہ کے لیے اپنے پروگرام میں اپنے ٹائم شیڈول بناتے ہیں جو روزانہ کا اس میں کوشش کریں کہ چند گھنٹے مطالعہ کے لیے ضرور مخصوص کرنے ہیں آپ نے۔ جو بھی مصروفیت ہو۔ عبادت کے لیے بھی مخصوص کرنے ہیں علاوہ فرض نمازوں کے نوافل کے لیے بھی اور کیونکہ دعا کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا اور اسی طرح مطالعہ کے لیے۔ کیونکہ علم کو بڑھانا بھی بہت ضروری ہے اور علم کو بڑھا کر اسے جذب کرنا اور اس کو آگے بیان کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتی ہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا بھی ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر ایک مبلغ اور مربی میں ہمدردیٔ خلق کا جذبہ بھی بہت زیادہ ہونا چاہیے اور ہمدردی یہ نہیں ہے کہ ایک عادی مجرم کی بھی پردہ پوشی کریں اور تمام نظام کو ہی اس کی وجہ سے بگاڑ دیں کہ ہم ہمدردی کر رہے ہیں اس کی پردہ پوشی کر کے۔ اس کو سزا سے بچا کے اس سے ہمدردی کر رہے ہیں۔ ایک عادی مجرم ہے ایک نظام جماعت میں رخنہ ڈالنے والا ہے جماعت میں نفاق پیدا کرنے والا ہے یا جماعت کو کسی بھی طرح نقصان پہنچانے والا ہے یا اپنے معاشرے میں اس کا ظلم اتنا بڑھ گیا ہے کہ اس سے معاشرے کو نقصان پہنچ رہا ہے تو وہاں ہمدردی یہ ہے کہ اس کو تباہ ہونے سے بچانے کے لیے اس کو سمجھائیں یا اگر ایسے موقع پر نظام کو یا قانون کو بھی دینا پڑے تو دینے کی کوشش کریں۔ ہاں اس کے ساتھ ہی ہمدردی اور پردہ پوشی یہ بھی حالات کے مطابق جائزہ لے کے آپ کو کرنے کی ضرورت ہے۔... پس اب میدان عمل میں لوگوں کی آپ کی طرف نظر ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ ہم ابھی چھوٹے ہیں بڑی عمر کے بزرگوں کو کس طرح سمجھائیں گے۔ بچوں کو بھی سمجھانا آپ کا کام ہے نوجوانوں کو بھی سمجھانا آپ کا کام ہے بڑوں کو بھی سمجھانا آپ کا کام ہے۔ لیکن اس کے لیے سب سے پہلے اپنے عمل قرآن اور سنت کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ پس حتی الوسع اپنی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تقریبِ تقسیمِ اسناد سے خطاب فرما رہے ہیں

اپنی صلاحیتوں کے حساب سے اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور نیت نیک ہونی چاہیے۔ جب نیت نیک ہو گی اپنے عمل قرآن و سنت کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں گے اپنے عمل اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ پھر فضل بھی فرماتا چلا جائے گا اور آپ کی زبان میں برکت بھی ڈالے گا۔ لوگ آپ کی باتیں سنیں گے بھی۔ خاص طور پر جہاں شریعت کے احکام کا تعلق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا تعلق ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کا تعلق ہے خلیفہ وقت کی ہدایات پر عمل کروانے کا تعلق ہے کسی قسم کی بزدلی آپ کو نہیں دکھانی چاہیے۔ یہاں وفا کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کے سامنے کوئی بھی ہو مربی کا کام یہ ہے کہ ہر قسم کی مداہنت سے پاک رویہ اختیار کرے۔ ہر ایک قسم کی کمزوری دکھانے سے پاک ہو اور شریعت کے احکام پر عمل کروانے کے لیے ایک مضبوط چٹان کی طرح بن جائے تا کہ کوئی اس کو یہ نہ ہو کہ اس کو توڑ کر کوئی آگے گزر سکے وہاں آپ نے عمل کرنا ہے احکام پر۔ خلیفہ وقت اور نظام خلافت کی عزت کو قائم کرنے کے لیے آپ کو ایک ننگی تلوار کی طرح ہونا چاہیے۔ پس ان باتوں کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔

اللہ کرے کہ آپ میں سے ہر ایک حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس شعر کے مصداق بن جائیں کہ ؎

قطب کا کام دو تم ظلمت و تاریکی میں
بھولے بھٹکوں کے لیے رہنما ہو جاؤ

آج جب دنیا کی اکثریت مادیت میں گرفتار ہو کر اپنے خدا کو بھول کر روحانی لحاظ سے ظلمت اور تاریکی میں ڈوبی ہوئی ہے اس میں اپنوں اور غیروں کے لیے قطب بننا آپ کا کام ہے، ان کا کام ہے جنہوں نے اپنی زندگیوں کو اس مقصد کے لیے پیش کیا ہوا ہے۔ اس کے بعد حضور انور نے لفظ 'قطب' کے معانی بیان فرمائے اور فرمایا کہ اسلامی تعلیم کی روشنی میں دنیا کو آپ نے اپنے پیچھے چلانا ہے نہ کہ دنیا کے پیچھے چلنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اصل تہذیب وہی ہے جو خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے ذریعہ سے دنیا میں رائج کیا۔ جنگلی انسان کو انبیاء نے ہی صحیح تہذیب سکھا کر انسان بنایا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ جانوروں کو انسان بنایا انسان کو تعلیم یافتہ انسان بنایا اور پھر تعلیم یافتہ انسان کو باخدا انسان بنایا۔ پس ہم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو آگے بڑھانے والے ہیں اور اس عہد کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں کہ ہم اسلام کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچائیں گے تو ہمیں سب سے پہلے ان باتوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے بغیر کسی خوف کے بغیر کسی ڈر کے ان نام نہاد تعلیم یافتہ یا تہذیب کے علمبردار لوگوں کو آپ نے حقیقی تعلیم دینی ہے اور حقیقی تہذیب سکھانی ہے۔ پس ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو آج آپ کے کندھوں پر ڈالی جا رہی ہے اس کو سمجھنے والے بنیں۔ یہ کوئی معمولی ذمہ داری نہیں ہے جس کو آپ نے اٹھانے کا عہد کیا اور عزم کیا ہے اور اس عہد و عزم کو وفاداروں کی طرح نبھانے کی اور اٹھانے کی کوشش کریں۔

آخر میں حضرت مصلح موعود کے الفاظ میں میری بھی یہ دعا ہے آپ کے لیے کہ ؎

موردِ فضل و کرم وارث ایمان خدا
عاشق احمد و محبوب خدا ہو جاؤ

اللہ تعالیٰ کرے کہ آپ ہمیشہ اپنے وفا کے معیاروں کو بڑھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کو حاصل کرنے والے بنتے چلے جائیں۔ ایمان و ہدایت کے وارث بن کر پھر اس وراثت کو بڑھا کر، حقیقی وارث تو وہ ہوتا ہے جو اس وراثت میں پھر ترقی بھی کرتا چلا جائے، اس وراثت کو بڑھاتا چلا جائے نہ کہ وہیں رک جائے۔ آگے تعلیم آگے پھر تقسیم کرنے والے بنتے چلے جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں بڑھنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے والے ہوں اور احمدؑ ثانی نے احمدِؐ اول کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کا جو کام اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے شروع کیا تھا اس کو آپ بھی اور میں بھی دنیا میں پھیلاتے چلے جانے والے بن جائیں اور آپ میں سے ہر ایک خلافت کا سلطان نصیر بنے تا کہ ہم پھر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہرا کر خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت کو دنیا میں قائم کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنے عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور کبھی آپ عہد شکنی کرنے والے نہ ہوں بلکہ ہمیشہ اہل وفا میں شامل رہیں۔ آمین۔

☆☆☆

یہ خطاب ایک بجکر 28 منٹ تک جاری رہا۔ (حضورِ انور کے اس خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے کسی آئندہ شمارہ کی زینت بنے گا۔ ان شاء اللہ) خطاب کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروا کر اس تقریب کا باقاعدہ اختتام فرمایا۔

تصاویر

دعا کے بعد اس تاریخی موقع پر حضورِ انور ایدہ اللہ نے اپنے خدام مربیانِ سلسلہ و شاہدین جامعہ احمدیہ کینیڈا، جامعہ احمدیہ جرمنی اور جامعہ احمدیہ یُوکے برائے سال 2018ء کو اپنے ہمراہ الگ الگ گروپس کی صورت میں تصاویر بنوانے کی سعادت بخشی۔ ہر جامعہ کے فارغ التحصیل طلباء کی گروپ فوٹو میں اس ملک کے امیر صاحب اور پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ نے بھی حضورِ انور کی معیت میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کی۔ حضورِ انور نے ازراہِ شفقت جامعہ احمدیہ یُوکے سے فارغ التحصیل طلباء کے ساتھ ایک اور تصویر بھی بنوائی جس میں امیر صاحب جماعت احمدیہ ہالینڈ و بیلجیم کو بھی شامل ہونے کا ارشاد فرمایا جو بطورِ خاص اس یادگار تقریب میں شامل ہونے کے لیے تشریف لائے تھے۔ امسال جامعہ احمدیہ یوکے سے شاہد کی ڈگری حاصل کرنے والے خوش نصیب طلباء میں سے کچھ کا تعلق ہالینڈ، بیلجیم اور پرتگال سے تھا۔ پرتگال کے امیر صاحب ویزا نہ لگنے کی وجہ سے اس تقریب میں شامل نہ ہو سکے۔

اس موقع پر بنوائی جانے والی دیگر تصاویر میں جامعہ احمدیہ کے تدریسی سال 18-2017ء کی تمام کلاسوں درجہ ممہدہ تا درجہ سادسہ کی الگ الگ جبکہ اساتذہ جامعہ احمدیہ یوکے، کارکنان جامعہ احمدیہ یوکے کی تصاویر کے علاوہ جامعہ احمدیہ کے تمام طلباء کی ایک گروپ فوٹو بھی شامل ہے۔ ان تمام تصاویر میں محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ یُوکے اور محترم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ یوکے بھی شامل ہوئے۔

ظہرانہ

تصاویر اتروانے کا یہ سلسلہ پونے دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور کی اقتدا میں نمازِ ظہر و عصر باجماعت ادا کی گئیں اور پھر حضور انور اور تمام مہمان ظہرانے کے لیے طعامگاہ تشریف لے گئے۔ ظہرانے کے لیے جامعہ احمدیہ کے جنوبی جانب واقع لان میں مارکی لگائی گئی تھی۔ 625؍افراد کے لیے جامعہ احمدیہ میں ہی تیار کیا جانے والا لذیذ کھانا اپنی روایات کے مطابق جامعہ احمدیہ کے طلباء نے انتہائی مستعدی کے ساتھ مہمانوں کو پیش کیا۔ امسال مہمانوں کی خدمت میں نئے مرکز احمدیت اسلام آباد کی خوشی میں موتی چور کے لڈّو بھی پیش کیے گئے۔ ظہرانے کے بعد

شاہدین جامعہ احمدیہ کینیڈا 2018ء اپنے پیارے آقا کی معیت میں

حضورِ انور جب Stone House تشریف لے جارہے تھے تو راستہ میں بھی طلباء، اساتذہ و کارکنان جامعہ احمدیہ کو شفقتوں سے نوازتے رہے۔ حضورِ اقدس کچھ دیر جامعہ احمدیہ میں ہی قیام پذیر رہے اور وہاں موجود اپنے خدام کو شرفِ دیدار اور قربت کا فیض بخشتے رہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تین گھنٹوں سے زائد یہاں ٹھہرے اور ٹھیک تین بجکر 17 منٹ پر واپس اسلام آباد کے لیے روانہ ہو گئے۔

تاثرات والدین فارغ التحصیل طلباء

تقریب تقسیم اسناد سے قبل اور تقریب کے بعد فارغ التحصیل طلباء جامعات کے والدین سے تاثرات معلوم کیے گئے۔

شاہدین جامعہ احمدیہ جرمنی 2018ء اپنے پیارے آقا کی معیت میں

سب ہی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء میں مشغول ایک خاص جذباتی کیفیت سے گزرتے دکھائی دیتے تھے۔ انہوں نے آج کے اس خوبصورت دن کو اپنی زندگی کا یادگار دن قرار دیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر یہ ممکن نہیں ہوسکتا تھا۔ اس سوال پر کہ اپنے بچوں کو جامعہ احمدیہ میں بھجوانے کے لیے والدین کیا کردار ادا کر سکتے ہیں جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ گھر میں دینی ماحول پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے نیز نظام جماعت اور بالخصوص خلیفۂ وقت سے پختگی کے ساتھ وابستہ ہونا بہت ضروری ہے۔

فوٹو گرافی و ویڈیو ریکارڈنگ

اس مبارک تقریب کی کوریج کے لیے ایم ٹی اے کی ٹیم

شاہدین جامعہ احمدیہ یوکے 2018ء اپنے پیارے آقا کی معیت میں

موجود تھی۔ نیز ''ریویو آف ریلیجنز''، ''الحکم'' اور ''الفضل انٹرنیشنل'' کے نمائندگان بھی رپورٹنگ کے لیے موجود تھے۔ فوٹوگرافی شعبہ مخزنِ تصاویر اور AMA یوکے نیز شعبہ سمعی بصری جامعہ احمدیہ یوکے کی جانب سے کی جارہی تھی۔

اس تقریب میں حضرت صاحبزادی امۃ السبوح بیگم صاحبہ مدظلہا العالی (حرم محترم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے بھی شرکت فرمائی مزید برآں بیگمات امرائے ممالک و اساتذہ جامعہ احمدیہ نیز شاہدین کی اسناد پانے والے خوش نصیب طلباء کی والدات و شادی شدہ طلباء کی بیگمات نے بھی شمولیت اختیار کی۔ جامعہ احمدیہ کے احاطہ میں ہی مہمان خواتین کے طعام وصلوٰۃ کے لیے الگ سے انتظامات کیے گئے تھے۔

اس تقریب میں پانچ سو کے قریب افراد نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ دنیا بھر میں خدمات پر مامور مبلغین و مربیان کرام کو حضور انور کی نصائح پر عمل پیرا ہوتے ہوئے حضورِ انور کی توقعات کے عین مطابق بھرپور خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے اور تمام مبلغین کو حضورِ انور کا سلطانِ نصیر بنا دے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(رپورٹ مرتبہ فرّخ راحیل، نائب مدیر الفضل انٹرنیشنل)

☆...☆...☆

بقیہ: رمضان......................از صفحہ نمبر 4

کمی میں مزید اضافہ کرتا ہے جس کی وجہ سے بخار اَور تیز ہو جاتا ہے اور اگر انفیکشن ہو تو اس میں بھی پیچیدگی پیدا ہونے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ تھائی رائیڈ گلینڈ کی بیماری کے مریض بے شک دوائی دن میں ایک دفعہ لیتے ہیں۔ مگر ان کا بھی ڈاکٹر سے مشورہ کرنا بہت ضروری ہے اور رمضان سے پہلے اپنے ہارمون لیول چیک کرانے چاہئیں اور اگر ڈاکٹر اجازت بھی دے دے اور روزوں کے دوران وہ اپنے اندر کسی قسم کی علامات محسوس کریں تو روزہ چھوڑ دیں، اپنے معالج سے مشورہ کریں۔ کوئی رسک نہ لیں کیونکہ یہ گلینڈ ہمارے جسم کا پاور ہاؤس کہلاتا ہے۔

اگر کوئی دل کی کسی بیماری کے لیے دوائیاں لیتا ہے تو اسے سمجھنا چاہیے کہ روزہ رکھنے سے ہمارے جسم میں نمکیات یا electrolyte کا تناسب خراب ہوسکتا ہے۔ جو دل پر اثر کرتا ہے اور دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوسکتی ہے۔

اسی طرح حاملہ خواتین، بچے کو دودھ پلانے والی خواتین کو روزہ نہیں رکھنا چاہیے اسی طرح بڑھنے کی عمر کے چھوٹے بچوں، شروع بلوغت کی عمر کے بچوں وغیرہ کے لیے لگاتار روزے رکھنا مناسب نہیں۔ بلوغت تک پہنچنے والے بچوں کو بہر کیف کبھی کبھار روزے رکھنے چاہئیں تا کہ ان کا جسم روزے رکھنے کا عادی ہو جائے۔

وہ لوگ جنہیں کسی قسم کا eating disorder ہو وہ روزہ نہ رکھیں۔ مرگی کے مریض کو روزہ نہیں رکھنا چاہیے کیونکہ ان کو بیماری زیادہ ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ جس کی وجہ دوائی کا وقت بدلنا، لمبے عرصہ بھوکا رہنا، نیند کا پورا نہ ہونا اور ذہنی اور جذباتی دباؤ کو گردانا گیا ہے۔ جوڑوں کے درد کے مریض جو ریگولر دوائیاں لیتے ہیں ان کے لیے بھی روزہ رکھنا مناسب نہیں۔ ان کے لیے بھی دوائی کا وقت بدلنا مشکلات کا باعث ہو سکتا ہے کیونکہ دوائیوں کے کام کرنے کی صلاحیت مخصوص وقت کے لیے ہوتی ہے اور بعض دوائیاں کھانے کے ساتھ ہی کھانی ضروری ہوتی ہیں۔ معدے کی بیماریاں یا السر کے مریض کو بھی ڈاکٹر سے اپنی دوائیوں کے بارے میں مشورہ کرلینا چاہیے۔ ورنہ لگاتار روزے سے معدے کی بیماریاں بڑھ کر تکلیف دہ ہو سکتی ہیں۔ ذہنی بیماریاں جن میں سٹریس اور انگزائٹی (Stress & Anxiety) شامل ہیں جس کے لیے مریض ہومیوپیتھی یا ایلوپیتھی دوائیاں لیتے ہیں ان کو خود ہی اپنی دوائیاں بند کر کے روزہ نہیں رکھنا چاہیے کیونکہ ذہنی بیماریوں کے لیے دوائیاں عام طور پر ہمارے جسمانی ہارمونز یا ہارمونز کے عمل کو ردوبدل کے لیے دیتے ہیں۔ اور بعض ہارمونز ہمارے جسم میں روزہ کی حالت میں شکر کو سٹور سے نکالنے کا کام کرتے ہیں۔ اور ان دوائیوں سے چھیڑ چھاڑ جبکہ یہ مریض کے اعصاب پر بھی نمایاں اثر رکھتی ہیں۔ کافی تکلیف دہ ہوسکتا ہے۔ گردوں کی بیماری میں روزہ رکھنا بھی عام حالات میں منع کیا جاتا ہے۔ کیونکہ کم پانی گردے یا مثانہ کے انفیکشن کا باعث ہوسکتا ہے۔

اگر آپ کسی بیماری کا شکار ہیں اور دوائیاں لیتے ہیں تو اپنے معالج سے تفصیل سے مشورہ کریں اور اس کی ہدایات کو مانیے، کسی دوائی یا بیماری کو آسان نہ لیں۔

ریسرچ نے ثابت کر دیا ہے کہ روزہ رکھنے کا صحت مند جسم کو فائدہ پہنچتا ہے اور اگر روزوں کو ان کی پوری شرائط کے ساتھ باقاعدگی سے رکھا جائے تو جسم سے فاضل مادے خارج ہو جاتے ہیں، تیزابیت کی شکایت دور ہوتی ہے، روزمرہ کی ذہنی پریشانیاں برداشت کرنے کی طاقت آتی ہے، خدا تعالیٰ پر بھروسا اور اعتماد بڑھتا ہے۔ انسان اپنے آپ کو اِن کنٹرول محسوس کرتا ہے اور زندگی کی تبدیلیوں کو مثبت طریقے سے قبول کرتا ہے۔ لیکن بیماری میں روزے رکھنے سے نہ صرف خدا کے حکم کی نافرمانی ہوتی ہے بلکہ ہم اپنی صحت کو مزید خرابی کی طرف لے جارہے ہوتے ہیں۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو رمضان کی روحانی اور جسمانی برکتوں سے مکمل طور پر فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین

☆...☆...☆

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کیے جاتے ہیں۔

تحریک جدید - ایک الٰہی تحریک

ماہنامہ ’’انصاراللہ‘‘ ربوہ مارچ 2012ء میں مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب کے قلم سے تحریک جدید کے بارہ میں ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔ اس جامع مضمون میں شامل حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

☆ ’’مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ اُن کا نام ادب اور احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خداتعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزّت کا مقام پائیں گے۔‘‘ (الفضل 30 نومبر 1939ء)

☆ ’’یاد رکھو تحریک جدید اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ ایسا موقع نہ سینکڑوں سال پہلے کسی کو ملا ہے نہ آئندہ ملے گا۔‘‘ (الفضل 17 دسمبر 1945ء)

☆ ’’تم جانتے ہو کہ تمہیں کس کی آواز بلا رہی ہے؟ میری نہیں، کسی اَور انسان کی نہیں، کسی اَور بشر کی نہیں۔ بلکہ عرش پر بیٹھے ہوئے خدا نے ایک آواز بلند کی ہے۔ تمہیں پیدا کرنے والا ربّ تمہیں اپنے دین کی قربانی کے لئے بلاتا ہے۔‘‘

(الفضل 5 فروری 1946ء)

☆ ’’خداتعالیٰ نے تمہارے اندر ایسی روح پیدا کردی ہے کہ تم نے بہرحال بڑھنا ہے۔ چاہے تمہارا ارادہ اور عزم ساتھ شامل ہو یا نہ ہو۔ پھر جس طرح یہ نہیں ہوسکتا کہ پانچ چھ سال کے بچہ کا لباس آٹھ نو سال کی عمر کے بچہ کو پورا آسکے اسی طرح یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ تمہارے پچھلے سال کا چندہ اگلے سال کے لئے کافی ہو۔ جب تک تم اپنے چندے کو پہلے سالوں سے زیادہ نہیں بڑھاؤگے، جب تک تم چندہ دینے والوں کی تعداد ہر سال بڑھاتے نہیں جاؤگے، تمہارا لباس تمہارے جسم پر بے جوڑ معلوم ہوگا۔‘‘ (الفضل 11 دسمبر 1954ء)

☆ ’’اگر تم اپنوں اور بیگانوں میں عزت حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ ہے کہ تم حوصلہ اور ہمت سے کام کرو۔ اگر تم خداتعالیٰ کے رستہ میں خرچ کروگے تو خداتعالیٰ تمہیں اَور دے گا۔ اگر کوئی شخص مالی لحاظ سے یا ایمان کے لحاظ سے کمزور بھی ہو تو اُسے چاہئے کہ بناوٹ سے ہی ساتھ چلتا چلا جائے۔‘‘ (الفضل 11 دسمبر 1954ء)

☆ ’’اگر کوئی اپنی مرضی سے کوئی چندہ لکھاتا ہے اور کسی قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ اپنے عہد کو نباہے خواہ کس قدر ہی تکلیف ہو اور یقین رکھے کہ خداتعالیٰ کے لئے موت قبول کرکے انسان موت کا شکار نہیں ہوتا بلکہ موت سے محفوظ ہوجاتا ہے۔‘‘ (الفضل 6 مئی 1937ء)

ماہنامہ ’’انصاراللہ‘‘ ربوہ جنوری 2012ء میں مکرم عبدالسلام اسلام صاحب کی ایک طویل نظم ’’تحریک جدید‘‘ کے منتخب اشعار شائع ہوئے ہیں۔ ان اشعار میں سے ایک انتخاب ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:

یہی تحریک آخر منزلِ مقصود پر اُتری
ز القائے خداوندی دلِ محمود پر اُتری
وہ گھر جس کی تباہی چاہتے تھے ہر گھڑی دشمن
نئی رونق لئے اس خانۂ محسود پر اُتری
یہ شمع ایزدی ہر سو اُجالا کرنے والی تھی
میرے محمود کا یہ بول بالا کرنے والی تھی

یہ مہدی کی نگہبانی میں کردار مسلسل ہے
یہ تعمیرِ جہانِ نَو کی معمار مسلسل ہے
خلافت مبدا ہے انوار کا آفاق کے اندر
برائے انتشارِ نُور یہ کارِ مسلسل ہے
یہی تحریک ہے اقوام کے اقبال کا تارہ
یہ نوعِ بشر کے حال و استقبال کا تارہ

---★---★---★---

محترمہ نصیرن بدولہ صاحبہ - سرینام

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 5/ اکتوبر 2012ء میں مکرم لئیق احمد مشتاق صاحب مربی سلسلہ نے سرینام کی ابتدائی احمدی خاتون محترمہ نصیرن بدولہ (Nasiran Badoella) صاحبہ اہلیہ محترم حسین بدولہ صاحب (سابق نیشنل صدر جماعت احمدیہ سرینام) کا ذکرِ خیر کیا ہے جو 23/ جون 2012ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔

محترمہ نصیرن بدولہ صاحبہ یکم جون 1925ء کو سرینام (جنوبی امریکہ) کے ضلع سرامکہ (Saramacca) میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد حسن محمد صاحب انڈیا سے سرینام آئے تھے۔ سترہ سال کی عمر میں 29/ دسمبر 1956ء کو آپ کی شادی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹی اور چھ بیٹوں سے نوازا۔

8/ نومبر 1965ء کو سرینام میں احمدیت کا پودا لگا۔ اُس وقت محترم مولانا محمد اسحاق ساقی صاحب اور محترم مولانا شیخ رشید احمد اسحاق صاحب شہر میں جگہ بجگہ مجالس سوال و جواب اور جلسے منعقد کر رہے تھے۔ اسی حوالہ سے اہلِ پیغام کے ایک مرکز میں منعقد ہونے والی نشست میں محترمہ نصیرن بدولہ صاحبہ اپنے بڑے بیٹے مکرم عثمان احمد بدولہ صاحب کے ہمراہ شامل ہوئیں۔ یہاں مجلس میں شرکت کرنے کے بعد کتاب ’’ایک غلطی کا ازالہ‘‘ بھی ملی۔ گھر آکر آپ نے ایک ہی نشست میں یہ کتاب دوبار پڑھ لی۔ رات بھر نیند نہ آئی اور پھر اگلی صبح 11 یا 12 نومبر 1956ء کو آپ نے اپنے خاوند سے کہا کہ مَیں تو احمدی ہوگئی ہوں، آپ خود جانیں آپ نے کیا کرنا ہے۔

قبول احمدیت کے بعد آپ صدق دل سے ایمان پر قائم رہیں۔ اپنی ذاتی زمین پر پہلی احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس بنانے کے لئے آپ نے اپنے خاوند کے شانہ بشانہ تعمیراتی کام کیا اور اضافی مالی مدد مہیا کرنے کے لئے کپڑوں کی سلائی بھی کرتی رہیں۔ جون 1961ء میں اس مسجد کی بنیاد مکرم مولانا شیخ رشید احمد اسحٰق صاحب نے رکھی اور اپریل 1971ء میں اس کا افتتاح مکرم فضل الٰہی بشیر صاحب نے کیا۔ سرینام میں جماعت کے استحکام کے لئے آپ میاں بیوی نے ہر مخالفت کا انتہائی صبر اور اولوالعزمی سے مقابلہ کیا۔ متعدّد مبلغین کی لمبے عرصہ تک اپنے گھر میں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ انتہائی نڈر تھیں۔ 1968ء میں ایک مجلس پر بیسیوں شرپسندوں نے احمدیوں پر حملہ کردیا تو آپ نے انتہائی جرأت کے ساتھ مردانہ وار اُن کا مقابلہ کیا۔

طویل عرصہ تک سرینام کی لجنہ اماءاللہ کی صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ 1980ء اور 1983ء میں سرینام میں ہونے والے کریبین ممالک کے جلسوں کے لئے مہمانوں کے لئے ذاتی خرچ پر مرغیاں پالیں اور مہمانوں کے لئے اپنی نگرانی میں کھانا تیار کرواتی رہیں۔ متعدّد افراد کو قرآن مجید پڑھنا سکھایا، بچوں کو نماز اور دینی مسائل سکھانے کا انتہائی شوق تھا۔ 1980ء میں پہلی بار اپنے خاوند، ایک بیٹے اور بہو کے ساتھ قادیان اور ربوہ کی زیارت کی، جلسہ سالانہ میں شامل ہوئیں اور حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ بعدازاں کئی بار قادیان، ربوہ اور لندن کے جلسوں میں شامل ہوئیں۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اور سینکڑوں لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ نماز کی پابندی، چندوں کی بروقت ادائیگی اور جماعت کی ضروریات کے لئے کھلے دل سے خرچ کرتی تھیں۔ ہر عیدالفطر کے دن ساری جماعت کے لئے گھر سے سویّاں تیار کرکے لاتی رہیں۔ رنگ و نسل اور مذہب کی تمیز کے بغیر صدقہ کرتیں اور ضرورتمندوں کی کھلے دل سے مدد کرتیں۔ شہر سے دُور ایک وسیع ٹکڑا زمین کا خرید کر سینکڑوں جانور پالے ہوئے تھے۔ متعدد لوگوں کو جانور تحفہ میں دیئے اور بیسیوں افراد کو گھر بنانے کے لئے اپنی زمین انتہائی مناسب قیمت پر فروخت کی اور بعض کو مالی مدد بھی کی۔ آپ چونکہ ایک مالدار اور صاحبِ جائیداد خاتون تھیں۔ اس لئے کئی بار جرائم پیشہ افراد کی طرف سے آپ کو شدید مالی نقصان پہنچایا گیا اور جسمانی اذیّت بھی دی گئی لیکن اللہ تعالیٰ آپ کو نوازتا چلا گیا۔ وفات سے چندسال قبل آپ سرینام سے ہالینڈ منتقل ہوگئی تھیں۔

---★---★---★---

ٹوساں (Tucson) اری زونا کی سیر

ماہنامہ ’’احمدیہ گزٹ‘‘ کینیڈا اپریل 2012ء میں مکرمہ فرخ دلدار صاحبہ کے قلم سے امریکہ کے جنوب میں واقع ریاست Arizona کے دوسرے بڑے شہر ٹوساں (Tucson) کی سیر کا احوال شائع ہوا ہے جو کالے پہاڑوں میں گھرا ہوا ہے۔

Arizona امریکی کاؤبوائز اور Yankees کی سرزمین کہلاتی ہے۔ جھاڑیاں اور کیکٹس یہاں کی سوغات ہیں۔ علاقہ میں شدید گرمی پڑتی ہے۔ آبادی میں سفید فام اقلیت میں جبکہ ریڈانڈین زیادہ ہیں۔ تین ثقافتوں (انڈین، ہسپینک اور اینگلو کلچرز) سے مزیّن یہ شہر سیاحوں کے لئے بہت پُرکشش ہے۔ غروب آفتاب کے وقت سُرخ، جامنی، قرمزی رَوپہلی روشنیاں دیر تک آسمان کو روشن رکھتی ہیں۔ Old Dust Trail نامی ایک گاؤں میں پرانے زمانہ کا ماحول بنایا گیا تھا یعنی پرانی گاڑیاں، چھکڑے، لوہار کی دوکان، اسلحہ کی دوکان، شیرف (Shariff) کا دفتر، پَن چکّی اور سونا چھاننے والی چھلنیاں، ایک جنرل سٹور اور ہوٹل۔ نیز ایک اوپن ایئر سٹیج ڈرامے کی طرز پر کاؤبوائز کی لُوٹ مار، اُن کی آپس کی لڑائی اور پھر پولیس مقابلہ بھی دکھایا گیا تھا۔

ٹوساں کی ایک مقبول سیرگاہ اونچے پہاڑوں کے درمیان قدرتی طور پر محفوظ کی گئی ہے۔ درمیان میں بہنے والی ٹھنڈے پانی کی ندی سات جگہ آبشاریں بناتی ہیں اور کسی کسی جگہ چھوٹے چھوٹے تیراکی کے تالاب بناتی ہے جو صحرائی لوگوں کے لیے نعمت غیرمترقبہ ہے۔ پہاڑوں پر کیکٹس کا جنگل ہے اور غاروں میں شیر اور دیگر جانور رہتے ہیں۔ ایک شٹل جو پہاڑوں کے درمیان سیر کیلئے چلائی گئی ہے اس کے مسافروں کو روانگی سے پہلے بتادیا جاتا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری پر اس سیر کے لیے جارہے ہیں۔

اس علاقہ میں ’ڈائمنڈ ریٹل سانپ‘ بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ اس کی دُم ایک خاص قسم کی سخت جلد سے بنی ہوتی ہے جسے وہ حملہ کرتے وقت ہلاکر شور مچاتا ہے۔ اس سانپ کو مارنے یا نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں سوائے اس کے کہ یہ کاٹ لے۔ ورنہ متعلّقہ محکمہ کو اطلاع دیں تو وہ پکڑ کر جنگل میں چھوڑ آتے ہیں۔ شہر کے وسط میں ایک پُل اس سانپ کی شکل کا بنایا گیا ہے۔ پرندوں کی بہت سی قسمیں نظر آتی ہیں جن میں عقاب بھی شامل ہیں۔

ٹوساں میں جماعت احمدیہ کی بنیاد مکرم ڈاکٹر ظفر احمد بریلوی صاحب نے رکھی اور یہاں احمدیہ مسجد بھی تعمیر کی۔ آپ نے اپنی فیملی کے بعض افراد کو سپانسر کرکے مسجد کے آس پاس آباد کیا۔ اس وقت آپ کی بنائی ہوئی دو جڑواں مساجد (جن میں دفاتر بھی قائم ہیں) اور اُن کے ساتھ تین عدد گھر جماعت کے لیے وقف ہیں۔

مسجد میں ہماری ملاقات ایک امریکن سفید فام خاتون مکرمہ نصرت صاحبہ سے بھی ہوئی جنہوں نے خود احمدیت قبول کی تھی۔ وہ دہلی سے ہندی میں ایم اے کرچکی تھیں اور رشستہ اردو میں گفتگو کرسکتی تھیں۔

---★---★---★---

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 26 جولائی 2012ء میں مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کی رمضان المبارک کے حوالہ سے ایک نظم شامل اشاعت ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

خدا کے فضلوں کی برسات لے کے آیا ہے
یہ رنگ و نُور کی سوغات لے کے آیا ہے
اُتر رہے ہیں فلک سے یہ ارمغاں کیا کیا
یہ ماہِ خاص کرامات لے کے آیا ہے
لو ہو رہا ہے شب و روز رحمتوں کا نزول
قدم قدم پہ یہ برکات لے کے آیا ہے
سرور و کیف میں ڈوبے ہوئے ہیں اہلِ وفا
یہ جذب و عشق کے جذبات لے کے آیا ہے
جو ایک رات ہے افضل ہزار راتوں سے
ہاں بامرادوں کی وہ رات لے کے آیا ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

May 03, 2019 – May 09, 2019

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 3875 6040

Friday May 03, 2019

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat: 'the need for Prophets'.
00:55	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 20.
01:20	Inauguration Of Baitul Ikram Mosque: Recorded on February 20, 2016.
02:25	In His Own Words: 'A Message of Peace'.
03:00	Spanish Service
03:30	Pushto Muzakarah
04:10	Quran Class: Surah An - Noor, verses 4 - 22 by Khalifatul Masih IV (ra). Rec. March 05, 1997.
05:30	Qur'an Sab Se Acha
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith: 'steadfastness & patience.
06:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 27.
07:00	Beacon Of Truth
08:30	Masih Hindustan Main
09:00	Huzoor's (aba) Jalsa Salana Qadian Concluding Address: Recorded on December 28, 2011.
09:55	In His Own Words: 'The Philosophy Of The Teachings Of Islam'.
10:25	Islam Ahmadiyya in America
10:50	Deeni-O-Fiqahi Masail
11:30	LIVE From Baitul Futuh Mosque
12:00	LIVE Friday Sermon
13:00	LIVE From Baitul Futuh Mosque
13:30	Tilawat & The Holy Qur'an And Astronomy
14:30	Shotter Shondhane: Rec. October 2, 2016. Part 2.
16:30	Friday Sermon: Recorded on May 3, 2019.
17:40	The Life Of Holy Prophet Muhammad (SAW)
18:00	World News
18:15	Tilawat & Beacon Of Truth [R]
19:30	Huzoor's (aba) Jalsa Salana Qadian Concluding Address 2018 [R]
20:25	Deeni-O-Fiqahi Masail [R]
20:55	In His Own Words [R]
21:30	Friday Sermon [R]

Saturday May 04, 2019

00:00	World News
00:30	Tilawat & Yassarnal Qur'an
01:25	Huzoor's (aba) Jalsa Salana Qadian Concluding Address 2018
02:30	In His Own Words
02:55	Beacon Of Truth
04:00	Friday Sermon
05:10	Hazrat Khalifatul-Masih I (ra), the first successor of the Promised Messiah (as).
05:25	Deeni-O-Fiqahi Masail
06:00	Tilawat & Ramdhan Dars-e-Hadith: Ramadhan.
06:40	Al-Tarteel: Lesson no. 23.
07:10	Institution Of Jamia Ahmadiyya
07:35	Open Forum
08:05	International Jama'at News
09:00	Friday Sermon: Recorded on May 3, 2019.
10:10	In His Own Words
10:40	Tasheez-ul-Azhan
11:05	Indonesian Service
12:05	Tilawat & Al-Tarteel [R]
13:00	LIVE Intikhab-e-Sukhan
14:05	Bangla Shomprochar
15:15	Khazain-ul-Mahdi (as): 'The Need For The Imam'.
15:40	Hazrat Khalifatul-Masih I (ra): the first successor of the Promised Messiah (as).
16:00	LIVE Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat & Institution Of Jamia Ahmadiyya [R]
18:45	Open Forum [R]
19:15	Blessings Of Ramadhan
20:00	Huzoor's (aba) Jalsa Canada Concluding Address: Recorded on October 09, 2016.
21:05	International Jama'at News
22:00	Khazain-ul-Mahdi (as) [R]
22:30	Friday Sermon [R]
23:40	Hazrat Khalifatul-Masih I (ra)

Sunday May 05 2019

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's (aba) Jalsa Canada Address 2016
02:30	In His Own Words
03:00	Institution Of Jamia Ahmadiyya
03:25	Open Forum
04:00	Friday Sermon
05:10	Khazain-ul-Mahdi (as)
05:40	Tasheez-ul-Azhan
06:00	Tilawat & Dars-e-Ramadhan: Ramadhan.
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 27.
07:00	Rah-e-Huda: Recorded on May 4, 2019.
08:35	Roots To Branches
09:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded on November 25, 2017.
10:15	In His Own Words
10:45	Aao Urdu Seekhain
11:05	Indonesian Service
12:05	Tilawat & Dars-e-Ramadhan [R]
12:40	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on May 3, 2019.
14:10	Shotter Shondhane: Rec. Nov. 24, 2016. Part 1.
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam 2017 [R]
16:20	In His Own Words [R]
16:50	Seekers Of Treasure
17:40	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:45	Sach Tau Ye Hai
19:00	LIVE Beacon Of Truth
20:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam 2017 [R]
21:05	In His Own Words [R]
21:35	Blessings Of Ramadhan
22:25	Friday Sermon [R]
23:35	Roots To Branches [R]

Monday May 06, 2019

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Ramadhan
00:50	Yassarnal Qur'an
01:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam 2017
02:15	In His Own Words
02:50	Blessings Of Ramadhan
03:00	Ghazwat-e-Nabi (SAW)
03:35	Friday Sermon
04:45	Seekers Of Treasure
05:30	Roots To Branches
06:00	Tilawat & Dars-e-Ramadhan: 'sighting of the moon'.
06:25	Al-Tarteel: Lesson no. 23.
06:55	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on July 13, 1998.
08:25	Blessings Of Ramadhan
09:10	Convocation Shahid 2014 Jamia UK: Recorded on December 13, 2014.
09:50	In His Own Words: Today's episode is about Noah's Ark.
10:25	Swahili Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on November 23, 2018.
12:10	Tilawat [R]
12:20	Dars-e-Ramadhan
12:40	Al-Tarteel [R]
13:10	Friday Sermon: Recorded on May 24, 2013.
14:10	Bangla Shomprochar
15:15	Convocation Shahid Jamia UK 2014 [R]
16:00	In His Own Words
16:35	International Jama'at News
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 28-53.
18:30	Somali Service
19:00	Blessings Of Ramadhan
19:40	Rishta Nata Ke Masa'il
20:00	Convocation Shahid Jamia UK 2014 [R]
20:45	In His Own Words [R]
21:20	Islami Mahino Ka Ta'aruf
22:10	Seerat-un-Nabi (SAW): the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
22:30	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
23:05	Tilawat: Surah Al-Faatiha and Surah Al-Baqarah, verses 1-61.

Tuesday May 07, 2019

00:00	World News
00:20	Dars-e-Hadith & Al-Tarteel
01:10	Convocation Shahid Jamia UK 2014
01:55	In His Own Words
02:25	Seerat-un-Nabi (SAW)
03:00	Tilawat: Part 1. Surah Al-Faatha and Surah Al-Baqarah.
03:50	Zikr habib
04:30	Dars-ul-Quran: Qur'anic verses 155 -156 of Surah Aale-Imraan by Khalifatul-Masih IV (ra). Recorded on February 19, 1994.
06:00	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 62-97.
06:50	Dars-e-Ramadhan: 'benefits of Suhoor'.
07:05	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 28.
07:25	Liqa Maal Arab: Recorded on July 31, 1996.
08:25	Story Time
08:45	The Rightly Guided Khilafat
10:10	Indonesian Service
11:15	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 98-142.
12:15	Dars-ul-Quran: Qur'anic verses 155 -156 of Surah Aale-Imraan by Khalifatul-Masih IV (ra). Recorded on February 19, 1994.
13:45	The First Ashra Of Ramadhan: 'Ten Days Of Mercy' - the first Ashra of Ramadhan.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Friday Sermon: Recorded on May 3, 2019.
16:05	In His Own Words: 'Our Teachings'.
16:35	Beacon Of Truth: Recorded on May 5, 2019.
17:20	Yassarnal Qur'an
17:40	World News
18:00	LIVE Nashr-e-Ramadhan
18:35	Tilawat: Recitation of part 2 of the Holy Qur'an. Surah Al-Baqarah.
19:40	Rah-e-Huda: Recorded on May 4, 2019.
21:10	The First Ashra Of Ramadhan
21:30	Dars-ul-Quran [R]
23:15	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 143-183.

Wednesday May 08, 2019

00:10	World News
00:30	Dars-e-Ramadhan: 'benefits of Suhoor'.
00:50	Yassarnal Qur'an
01:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: recorded on November 25, 2017.
02:10	Braheen-e-Ahmadiyya
03:00	Tilawat: Part 3. Surah Al-Baqarah and Surah Aale-Imraan.
03:50	The True Concept Of Khilafat
04:15	Dars-ul-Quran: Qur'anic verses 155-156 of Surah Aale-Imraan by Khalifatul-Masih IV (ra). Recorded on February 20, 1994.
06:00	Tilawat: Part 2. Surah Al-Baqarah, verses 184-223.
07:05	Ramadhan Dars-e-Hadith: 'acceptance of prayers'.
07:30	Al-Tarteel: Lesson 23.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:35	Al-Tarteel: Lesson no. 22.
08:00	Bachon Ki Dunya: Prog. 13.
08:25	The Life Of Hazrat Umar Farooq (ra)
09:15	Na'atia Mosha'airah
10:10	Indonesian Service
11:05	Tilawat: Part 2, episode 3. Surah Al-Baqarah, verses 223-253.
12:10	Dars-ul-Quran [R]
13:55	Bangla Shomprochar
15:00	LIVE Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
16:05	The Holy Prophet (SAW) And Ramadhan
16:40	Bachon Ki Dunya & Al-Tarteel
17:40	World News
18:00	LIVE Nashr-e-Ramadhan
18:40	Tilawat: Part 3. Surah Al-Baqarah & Surah Aale-Imraan.
19:45	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
20:50	The Holy Prophet (SAW) And Ramadhan
21:30	Dars-ul-Quran [R]
23:15	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 254-282.

Thursday May 09, 2019

00:15	World News
00:35	Na'atia Mosha'airah
01:25	Hazrat Khalifatul-Masih V (may Allah be his Helper), the fifth successor of the Promised Messiah (as).
01:40	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
03:00	Tilawat: Part 4. Surah Aale-Imraan &Surah An-Nisaa.
03:55	In His Own Words
04:30	Dars-ul-Quran: Qur'anic verses 156-157 of Surah Aale-Imran by Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on February 21, 1994.
06:00	Tilawat: Part 3. Verses 283-287 of Surah Al-Baqarah and verses 1-31 of Surah Aale-Imraan.
07:00	Dars-e-Ramadhan: 'Ramadhan and self-assessment'.
07:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 28.
08:00	Islamic Jurisprudence & Roots To Branches
09:05	Huzoor's (aba) Interview by LBC Radio: Recorded on January 20, 2015.
09:40	The Prophecy Of Khilafat
10:00	In His Own Words: 'The Need For The Imam'.
10:35	Qur'an Sab Se Acha
11:15	Tilawat: Part 3. Surah Aale-Imraan, verses 32-92.
12:15	Dars-ul-Quran [R]
14:00	Friday Sermon: Recorded on May 3, 2019.
15:30	Persian Service
16:00	Friday Sermon [R]
17:05	The First Ashra Of Ramadhan: 'Ten Days Of Mercy'.
17:20	Yassarnal Qur'an
17:40	World News
18:00	LIVE Nashr-e-Ramadhan
18:35	Tilawat: Part 4. Surah Aale-Imraan &Surah An-Nisaa.
19:45	The First Ashra Of Ramadhan
20:00	Friday Sermon: Recorded on April 26, 2019.
21:05	In His Own Words
21:40	Dars-ul-Quran [R]
23:10	Tilawat: Part 4. Surah Aale-Imraan, verses 93-144.

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00, German service at 17:00 (GMT) & LIVE Turkish Service will be shown at 18:30 (Saturdays only).

Translations for Huzoor's (may Allah be his Helper) Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 26 Friday 03 May 2019 Issue No. 18

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی IAAAE (یورپ) کی سالانہ سمپوزیم کے اختتامی اجلاس میں شرکت

اس سال کے دوران افریقہ کے ممالک میں 3/ ماڈل ولیجز کا قیام کر کے 17/ ہزار سے زائد لوگوں کو زندگی کی بنیادی سہولیات فراہم کی گئیں

Water for Life کے تحت خود سے ڈرلنگ کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ امسال پانی کے ڈیڑھ سو سے زائد نلکے بحال کیے گئے، جبکہ 12/ نئے مقامات پر بورنگ کر کے سولر سسٹم کے ساتھ خودکار پانی مہیا کرنے کا نظام مہیا کیا گیا

تنزانیہ میں مسجد بیت السلام اور مالی میں مسجد مبارک کے کمپلکس کی تعمیر نو مکمل۔ مسجد کے ساتھ دفاتر اور مشن ہاؤسز بھی تعمیر کیے گئے

بورکینا فاسو میں مسرور انٹرنیشنل ٹیکنیکل کالج قائم کرنے کا عزم

یہ کالج پورے افریقہ میں بسنے والے لوگوں کو ٹیکنیکل ٹریننگ مہیا کرنے کے لیے اساتذہ تیار کرے گا (IAAAE کی سالانہ رپورٹ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

(لندن۔ راحیل احمد۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل) سیّدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27/ اپریل 2019ء بروزہ ہفتہ مسجد بیت الفتوح لندن میں منعقد ہونے والے انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجنیرز (IAAAE)، یورپین چیپٹر کے پندرہویں سالانہ سمپوزیم کی اختتامی تقریب کو رونق بخشی اور انگریزی زبان میں بصیرت افروز اختتامی خطاب فرمایا۔ یہ سمپوزیم طاہر ہال مسجد بیت الفتوح مورڈن میں منعقد کیا گیا تھا جس کا مرکزی themse اس سال Education for Sustainable Development تھا۔

حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مرکزِ احمدیت ’اسلام آباد‘ سے مسجد بیت الفتوح تشریف لائے اور نماز عصر پڑھائی۔ نمازِ جمعہ کے علاوہ یہ پہلی تقریب تھی جسے پیارے حضور نے ’اسلام آباد‘ منتقل ہونے کے بعد رونق بخشی تھی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور پانچ بجکر 45 منٹ پر طاہر ہال میں تشریف لائے اور کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہوئے۔ حضورِ انور کے عقب میں سٹیج پر مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ اور مکرم اکرم احمدی صاحب چیئرمین انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجنیرز (یورپین چیپٹر) نے بیٹھنے کی سعادت حاصل کی۔

اس سمپوزیم کے اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم عبد الرزاق شیخ صاحب نے سورۃ رحمٰن کی آیات 1 تا 14 کی تلاوت اور انگریزی ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

مکرم عطاء المحسن طاہر صاحب نے آج کے دن ہونے والے اس سمپوزیم کی کارگزاری رپورٹ حضور انور کی خدمت میں پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ اس سمپوزیم کا آغاز صبح آٹھ بجے ناشتے اور رجسٹریشن سے ہوا۔ پہلا سیشن بعد 10 بجے شروع ہوا۔ آج کے سمپوزیم میں اختتامی اجلاس کے علاوہ تین مختلف سیشن ہوئے جس میں معلوماتی پریزنٹیشنز کے علاوہ مختلف ممالک کی رپورٹس پر مبنی پریزنٹیشنز پیش کی گئیں۔ جن ممالک نے اپنی رپورٹس پیش کیں ان میں ہالینڈ، جرمنی، یوکے، لجنہ جرمنی، شامل ہیں۔

جن موضوعات پر پریزنٹیشن پیش کی گئیں ان میں درج ذیل شامل ہیں:

Sustainability of Smart Phones جس میں موبائل کی پروڈکشن اور اس کے استعمال کے دنیا اور لوگوں پر مضر اثرات پر روشنی ڈالی گئی۔ جرمنی سے محترمہ رابعہ انور صاحبہ نے یہ پریزینٹیشن پیش کی۔ اس کے بعد مسجد دار السلام تنزانیہ کی تکمیل پر مکرم رزاق انور صاحب نے پریزینٹیشن پیش کی۔ اجلاس کے دوسرے سیشن میں فرہان خان صاحب نے اسلامی مقدس عمارتیں اور انکا شہری ترقی پر اثر کے موضوع پر پریزینٹیشن پیش کی۔ جسکے بعد حارث نجیب صاحب جرمنی نے ٹیکنالوجی کا رجحان اور ہوا سے بجلی پیدا کرنے کی تکنیک میں ترقیات کے عنوان پر معلومات پیش کی۔ اس کے بعد ہالینڈ سے تشریف لائی مہمان پیٹریشا ہیومین (Patricia Haveman) نے اپنے فلاحی ادارے کا تعارف کروایا جس کا نام Mundo Younido ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کا مشن دنیا کو باہمی عزت اور انسانی اقدار کے قیام کے ذریعہ متحد کرنا ہے۔ اس کے بعد مکرم عمر احمد صاحب نے IAAAE کے نئے پروجیکٹ ’مسرور انٹرنیشنل ٹیکنیکل کالج‘ پر تفصیلی پریزینٹیشن پیش کی جس میں انہوں نے بتایا کہ ان شاء اللہ پورے افریقہ میں بنیادی معیار کے مختلف ڈویلپمنٹ کورسز پڑھائے جائیں گے۔ بعد ازاں مکرم اکرم احمدی صاحب نے احباب سے اس پروجیکٹ کی فنڈنگ کی اپیل کی۔

نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد IAAAE کے یورپین ایکشن کا انعقاد ہوا جس کے بعد فائز احمد صاحب نے (The Future of Sustainable Education) کے موضوع پر اور پھر نوشیروان اکرم صاحب نے (Stimulating Personal and Professional Growth) کے عنوان پر پریزینٹیشن پیش کیں۔

اس کے بعد چیئرمین IAAAE گھانا مکرم منیر سعید صاحب نے اپنے فلاحی کاموں اور اپنے پہلے سمپوزیم کے بارے میں احباب کو آگاہ کیا۔ اسی طرح IAAAE کینیڈا کے چیئرمین کامران چوہدری صاحب نے اپنے فلاحی کاموں کے بارے میں جن میں ساؤتھ امریکہ میں کیے جانے والے کام بھی شامل ہیں احباب کو آگاہ کیا۔

اس کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ نے مکرم اکرم احمدی صاحب، چیئرمین IAAAE یورپین چیپٹر کو سٹیج پر آنے کی دعوت دی جنہوں نے اس تنظیم کے تحت سال 2018ء/2019ء میں ہونے والے فلاحی کاموں کی رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی ماڈل ویلج ٹیم کو اس عرصہ کے دوران تین ماڈل ولیجز کی تکمیل کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ یہ ماڈل ولیجز بینن، مالی اور گیمبیا میں واقع ہیں۔ ان ماڈل ولیجز کی تعمیر کے لیے پہلے تفصیلی سروے کیا جاتا ہے جس میں ڈرونز سے بھی مدد لی جاتی ہے۔ اس کے بعد افریقہ کے دور دراز بسنے والے افراد کو صاف پانی، بجلی، کمیونٹی سنٹر یا مسجد اور صفائی کے معیار کو قائم رکھنے کے لیے ٹائلٹس وغیرہ تعمیر کر کے دیے جاتے ہیں۔ اس طرح عرصۂ رپورٹ کے دوران تقریباً 17,000 لوگوں کو بنیادی سہولیاتِ زندگی مہیا کی گئی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ جب ایک اسّی سالہ احمدی نے افریقہ کے دور دراز واقع گاؤں میں ایم ٹی اے کے ذریعہ حضورِ انور کا دیدار کیا تو بے اختیار کہنے لگا کہ میری عمر اسّی سال ہو چکی ہے۔ میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ میں مسیح کے خلیفہ کا اس طرح براہِ راست دیدار کرسکوں گا۔ لیکن آج خلافتِ احمدیہ کی برکت سے یہ ممکن ہوگیا ہے۔

اسی طرح Water for Life کی رپورٹ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حضورِ انور نے ایک مرتبہ اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ ہم لوگ پانی نکالنے کے لیے ڈرلنگ کا کام بھی از خود کریں۔ چنانچہ حضورِ انور کے ارشاد کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل فرمایا اور جرمنی سے ہیومینٹی فرسٹ کے تعاون کے ساتھ ڈرلنگ مشین حاصل کر کے ہم نے ڈرلنگ کا کام بھی شروع کر دیا ہے۔ الحمد للہ۔

ہماری ٹیم نے عرصۂ رپورٹ کے دوران 150 پانی کے نلکے بحال کیے ہیں نیز 12 نئے مقامات پر پانی کی فراہمی کے لیے بورنگ (boring) کا کام کیا گیا، مزید برآں 12 سولر پمپ سسٹم لگائے گئے۔ اس طرح آج تک اس پراجیکٹ کے تحت کل 2,667 پانی کے نلکے بحال کیے جاچکے ہیں جس سے 1 ملین سے زیادہ لوگوں کو فائدہ پہنچا ہے۔ اسی طرح Alternative Energy committee نے جس کا مقصد متبادل توانائی کا دور دراز علاقوں تک پہنچانا اور ان کا بحال رکھنا ہے یوگینڈا میں 50 اور بورکینا فاسو میں 25 سسٹمز کا جائزہ لیا ہے نیز گیمبیا اور گنی بساؤ میں 25، 25 سسٹم نئے لگائے ہیں۔ گنی بساؤ میں امسال پہلی مرتبہ IAAAE کی جانب سے کوئی پراجیکٹ کیا گیا ہے۔

انہوں نے اپنی رپورٹ کے آخر میں بیان کیا کہ آرکیٹیکٹ کمیٹی نے تنزانیہ میں مسجد دارلسلام اور باماکو مالی میں مسجد مبارک کی تعمیر مکمل کی ہے۔ آخر میں حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہر آن راہنمائی اور دعاؤں پر اظہارِ تشکّر کرنے کے بعد بورکینا فاسو میں بستانِ مہدی کے اندر مسرور انٹرنیشنل ٹیکنکل کالج کی تعمیر کا پروگرام

……باقی صفحہ نمبر 11 پر……